31

قادیانی مذہب

(اڈیشن ششم)

کا

مقدمہ

مؤلفہ

پروفیسر محمد الیاس برنی

سابق صدر شعبۂ معاشیات جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن

پبلشر

شیخ محمد اشرف تاجر کتب کشمیری بازار۔ لاہور

بار اول — تعداد ایک ہزار — قیمت دو روپے

Marfat.com

۲۹۷۵ ۸۲
۹ ۶۶ ل
۲۵۹۸

اطلاع

قادیانی مذہب کا اڈیشن ششم طبع ہو رہا ہے جو چند ماہ میں شائع ہو جائے گا ان شاءاللہ۔ چونکہ کتاب کی مانگ شدید تھی، اڈیشن ششم کا مقدمہ جداگانہ بھی شائع کر دیا گیا کہ یہ بھی بجائے خود ایک جامع، گو مختصر تالیف ہے۔

کشمیری بازار - لاہور
شوال المکرم ۱۳۶۹ھ

محمد اشرف
ناشر کتب

نامی پریس لاہور میں باہتمام شیخ محمد اشرف پرنٹر پبلشر نے کشمیری بازار لاہور سے شائع کی

Marfat.com

مُقدّمہ

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱	اڈیشن ششم	۷
۲	قادیانی مذہب	۹
۳	قادیانی تنقید	۱۱
۴	قادیانی احتیاط گزینی	۱۸
۵	قلّت صداقت و دیانت	۲۱
۶	قادیان اور قادیانی زندگی	۲۶
۷	خلیفہ صاحب قادیان کے فسانے	۳۲
۸	خطوں کا ہدیہ	۴۹
۹	خلیفہ صاحب قادیان کی صحّت	۵۰
۱۰	مرزا قادیانی صاحب کی صحّت اور وفات	۵۵

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱۱	قادیانیت اور سیاسیات	۶۸
۱۲	قادیانی وفاداری کا غوغا	۸۱
۱۳	اسلامی ممالک پر انگریزی تسلط کا ارمان ..	۹۷
۱۴	اسلامی جہاد کی قادیانی منسوخی	۱۰۲
۱۵	اسلامی ممالک میں قادیانی اثرات	۱۰۸
۱۶	مصر کا معرکہ	۱۲۰
۱۷	ووکنگ مشن، لندن	۱۳۲
۱۸	مسلمانوں پر قادیانی یورش	۱۳۵
۱۹	مسلمانوں کی بیداری سے قادیانیوں کی دشواری	۱۴۳
۲۰	ہند کی موجودہ سیاسیات میں قادیانیت کا مقام	۱۴۸
۲۱	موجودہ زمانہ کا سب سے بڑا انسان خلیفہ صاحب قادیان	۱۵۳
۲۲	خلیفہ صاحب قادیان کے عجیب عجیب خواب ..	۱۵۸
۲۳	سر سیّد، میرزا قادیانی اور قائد اعظم	۱۶۳
۲۴	قادیانیت کا ارتقاء	۱۶۹

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۲۵	قادیانی تکفیر مسلمین	۱۷۳
۲۶	قادیانی جماعت لاہور کی دو رُخی	۱۷۸
۲۷	قادیانی جماعت لاہور کا عقیدہ و عمل	۱۸۰
۲۸	قادیانی جماعت قادیان کے عقیدہ و عمل پر جماعت لاہور کی واویلا ..	۱۸۸
۲۹	قادیانی جماعت لاہور کا کارنامہ	۱۹۹
۳۰	قادیانی جماعت قادیان کے عقائد	۲۰۱
۳۱	مرزا قادیانی صاحب نبی اللہ، رسول اللہ ..	۲۰۱
۳۲	نبیوں کی شکل میں رسول اللہ کا ظہور	۲۰۶
۳۳	مرزا غلام احمد دراصل قرآنی احمد	۲۰۹
۳۴	حلفیہ شہادتیں	۲۱۲
۳۵	نبوت میں رسول اللہ صلعم سے بڑھنا ممکن ہے ..	۲۱۳
۳۶	نبی آئندہ بھی آتے رہیں گے	۲۱۵
۳۷	مرزا قادیانی صاحب نبی اللہ، رسول اللہ کی فضیلت	۲۲۲
۳۸	قادیان کی فضیلتیں، بیت الحرام، مسجد اقصیٰ، مکہ، مدینہ، حج، سب میں شامل	۲۳۵

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۳۹	قادیان کی آبادی اور بربادی	۲۴۷
۴۰	قادیان کا بدل ربوہ	۲۵۶
۴۱	اختتام مقدمہ	۲۶۳
۴۲	اپنے رفیقِ کار اور اُن کا شکریہ . . .	۲۶۴

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

قادیانی مذہب

مقدّمہ

ا۔ اڈیشن ششم اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ مشہور و معروف تالیف قادیانی مذہب کا چھٹا اڈیشن شائع ہو رہا ہے۔ اول تو اس کتاب کی عجب طور سے ابتدا ہوئی پھر ماہ رجب ۱۳۵۲ھ میں پہلا اڈیشن چھوٹی تقطیع پر مختصر سا کتابچہ شائع ہوا اور اس کی اس درجہ قدر اور مانگ بڑھی کہ چار سال میں متواتر پانچ اڈیشن نکل گئے، اور مضامین بڑھتے بڑھتے، پانچواں اڈیشن ماہ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ میں بڑی تقطیع کے بارہ سو۱۲۰۰ صفحات پر شائع ہوا۔ اس دوران میں قادیانی صاحبان کی طرف سے کیا کیا جوابات پیش ہوئے اور ملک میں عام و خاص طبقوں پر، مسلمانوں پر اور قادیانیوں پر کیا کیا اثرات نمودار ہوئے، یہ جملہ امور سابق کی پانچ تمہیدوں اور پانچ ضمیموں میں بالترتیب درج ہیں۔ یہاں کسی اعادہ کی ضرورت نہیں۔

Marfat.com

پانچواں اڈیشن بھی ہاتھوں ہاتھ نکل گیا، اور جلد کتاب خریداری میں کمیاب بلکہ نایاب ہوگئی۔ ہر طرف سے تقاضوں کی بھرمار ہونے لگی کہ جدید اڈیشن جلد شائع کیا جائے، مسلمانوں کو اس کی سخت ضرورت ہے اس طویل دوران میں دوسری علمی مصروفیات بہت بڑھتی رہیں۔ جدید اڈیشن کا کام یوں تو جاری رہا۔ لیکن عدیم الفرصتی کے سبب رفتار بہت سست رہی۔ نتیجہ یہ کہ کہیں بارہ چودہ سال میں یہ چھٹا اڈیشن تکمیل پا سکا۔ لیکن ناظرین پر واضح ہوگا کہ اس اڈیشن میں کم و بیش تین سو جدید اقتباسات اپنے اپنے محل پر اضافہ ہوئے اور اقتباسات بھی اس درجہ اہم اور معنی خیز کہ ان کو پڑھ کر آنکھیں کھل جاتی ہیں کہ تخریب و تفریق ملت کے واسطے کیا کیا تدبیریں ہوتی رہیں، ریشہ دوانیاں ہوتی رہیں اور مسلمان بالعموم لاعلم رہے۔ کہیں کہیں بحثیں ہوتی تھیں، لیکن وہ مولویوں کا مشغلہ سمجھی گئیں۔ خاص کر مولانا ثناء اللہ امرتسری علیہ الرحمۃ اور مولانا محمد علی مونگیری علیہ الرحمۃ نے اس میدان میں بڑے معرکے جیتے اس کے سوا بعض عالمانہ تصانیف بھی شائع ہوئیں۔ لیکن ان پر بھی توجہ کم ہوئی۔ مثلاً حضرت مولانا انوار اللہ خاں نواب فضیلت جنگ علیہ الرحمۃ کی کتاب افادۃ الافہام جو تحقیق کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ اس کے برعکس پروپیگنڈے کے زور سے قادیانیوں کے ساتھ حسن ظن بڑھنے لگا۔ خدا کی شان کہ بالآخر خلاف توقع یکایک حجت اٹھی اور پردہ فاش ہوگیا، بھید کھل گیا۔ سخن سازی کے پیچ اور تاویلوں کے

چکر سمجھ میں آ گئے۔ غلط بیانیاں واضح ہو گئیں۔ چنانچہ قادیانیت کے معاملہ میں مسلمان بیدار اور ہوشیار ہو گئے، حتیٰ کہ قادیانیت کو لینے کے دینے پڑ گئے، اور عذر کوشی میں یہ نوبت پہنچی کہ ع

کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

چنانچہ قادیانی جوابات شاہد ہیں۔

یوں تو اڈیشن پنجم میں بھی اقتباسات کی افراط تھی۔ تاہم اس اڈیشن میں جدید اقتباسات اوّل تو اس مقدمہ میں موقع بموقع بہ تعدادِ کثیر درج ہیں، اور جو باقی ہیں، وہ اپنے اپنے محل پر کتاب میں درج ہیں۔ چنانچہ بغرض شناخت جدید اقتباسات کے ساتھ فہرست مضامین میں اور نیز کتاب میں جدید کی علامت حرف (ج) درج ہے تاکہ آسانی سے اضافوں کا پتہ چل جائے، شائقین کو تلاش کی زحمت نہ ہو۔

۲- قادیانی مذہب

کہیں کہیں قادیانی حلقوں میں کتاب کے نام قادیانی مذہب پر نکتہ چینی ہوئی۔ حالانکہ یہ نام خود قادیانی اصول پر مبنی ہے۔ اوّل لفظ مذہب کو لیجئے۔ مولوی نورالدین صاحب اوّل خلیفہ قادیان خود بھی مذہب کے عنوان سے اپنے قادیانی فرقہ کی تخصیص کرتے تھے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

قوم کا لفظ آج کل اتنا بدنام ہو چکا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح

Marfat.com

اوّل رضی اللہ عنہ اس سے چڑ جایا کرتے تھے۔ جب کوئی شخص ان کے سامنے کہتا کہ "ہماری قوم" تو آپ فرماتے "ہماری قوم کیا ہوتی ہے، ہمارا مذہب کہنا چاہیئے"۔ لیکن بات یہ ہے کہ جہاں یہ لفظ نسلی امتیاز پر دلالت کرتا ہے، وہاں مذہبی امتیاز پر بھی دلالت کرتا ہے (بریں ہم خلیفہ اول لفظ مذہب ہی کو ترجیح دیتے اور درست سمجھتے تھے۔ للمولف برنی)۔

(اخبار الفضل قادیان جلد (۲۷) نمبر ۵۸ مورخہ ۱۱۔ مارچ ۱۹۳۹ء)

اب رہی صفت قادیانی جو لفظ مذہب کے ساتھ ضم ہے۔ سو وہ بھی "غلام احمد قادیانی" نام کا جزو لا ینفک ہے۔ دنیا میں بے شمار غلام احمد گزرے اور گزریں گے، لیکن بقول خود غلام احمد قادیانی ایک ہی گزرے ہیں، یعنی مرزا صاحب کے نام کی خاص الخاص نشانی قادیانی ہے۔ گویا کہ اس کو عَلَم کی حیثیت حاصل ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

"جس نے دعوٰے کیا اس نام کا بھی یعنی غلام احمد قادیانی اپنے حروف کے اعداد سے اشارہ کر رہا ہے یعنی تیرہ سو (۱۳۰۰) کا عدد جو اس نام سے نکلتا ہے، وہ بتلا رہا ہے کہ تیرھویں صدی کے ختم ہونے پر یہی مجدد آیا، جس کا نام تیرہ سو کا عدد پورا کرتا ہے"۔

(تریاق القلوب صفحہ ۱۶ مصنّفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"آپ کے پورے نام "غلام احمد قادیانی" کے اعداد بہ حساب جمل

(۱۳۰۰) نکلتے ہیں۔ اور اس میں یہ بھید تھا کہ تیرھویں صدی کے سر پر آپ نے ہی مجدد بننا ہے۔"

(تتمہ براہین احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۶۲)

"پس آپ کا (یعنی مرزا صاحب کا) منشار اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ دنیا میں آپ کے سوا کوئی دوسرا شخص غلام احمد قادیانی کے مرکب نام سے موسوم نہیں۔"

(کتاب آئینہ احمدیت صفحہ ۸ مصنفہ دوست محمد قادیانی صاحب)

پس واضح ہؤا کہ مسلمہ اعتبار سے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے فرقہ کا حوالہ جو سب سے زیادہ مستند ہو سکتا ہے، وہ قادیانی مذہب ہے اور یہ دوسروں کو بھی تسلیم ہے۔ البتہ احمد اور احمدیت کے دعوے سے مسلمانوں کو سخت انکار ہے اور انکار حق بجانب ہے کہ دعویٰ سراسر باطل ہے۔

۳۔ قادیانی تنقید

کتاب قادیانی مذہب کی تنقید قادیانی صاحبان کرنا چاہیں تو اس کی تین صورتیں ہیں: اوّل یہ کہ جن قادیانی کتابوں وغیرہ کے حوالے دئے گئے ہیں، قادیانی صاحبان ان کا انکار کر دیں کہ وہ ان کی نہیں ہیں۔ دوم آنکہ اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر جو اقتباسات ان کتابوں سے دئے گئے ہیں اُن کا انکار کر دیں کہ وہ محولہ کتابوں میں موجود نہیں ہیں۔ سوم آنکہ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر یہ واضح کریں کہ منقولہ اقتباسات میں کوئی تغیر،

Marfat.com

تبدّل کیا گیا ہے جس سے معنی میں فرق آگیا۔ لیکن اگر ان تین عذرات میں سے وہ کوئی عذر ثابت نہ کر سکیں تو پھر مآل اندیشی کا تقاضا ہے کہ سکوت اختیار کریں، ورنہ عذر بدتر از گناہ ہو تو ہوا خیزی بڑھ جاتی ہے، چنانچہ یہی عمل جاری ہے۔

دیانت اور صحت میں خود قادیانی کتابوں کا معیار اس درجہ پست ہے کہ دوسروں پر زبان کھولنا مشکل ہے۔ چنانچہ خود مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی کتابوں میں عجب کرشمے نظر آتے ہیں۔ مرزا صاحب کو اپنی بات بنانے کی ایسی دھن رہتی تھی کہ بصورت ضرورت، خواہ بزرگوں کا قول ہو، خواہ حدیث ہو، خواہ قرآن مجید کی آیات ہوں، روایت میں بے فکری سے تغیّر و تبدّل کر دیتے تھے۔ پھر قادیانی تاویلوں کی تائید شروع ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ قرآنی آیات بھی غلط کی غلط عمداً کتابوں میں برقرار رکھی جاتی ہیں کہ گویا مرزا غلام قادیانی صاحب نبی، رسول ہیں اور آیات قرآنی میں ان کی غلطی ان کی اُمّت کے حق میں ایسی سند ہے جو قابلِ برقراری ہے۔ چنانچہ یہ بحث تفصیل سے ہماری دوسری کتاب "قادیانی قول و فعل" میں درج ہو چکی ہے، یہاں اعادہ کی گنجائش نہیں۔ تاہم چند نمونے قابلِ ملاحظہ ہیں:۔

مثلاً حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانی قدس سرہٗ نے اپنے ایک مکتوب میں لکھا کہ جو شخص فلاں ایمانی خصوصیت رکھتا ہو، وہ محدّث کہلاتا ہے۔ مرزا صاحب نے وہاں لفظ بدل کر اپنے مطلب کے موافق

لکھ دیا کہ وہ نبی کہلاتا ہے۔ بعد کو جب پتہ چلا اور اعتراض ہوا تو قادیانی تاویل اصل تعریف سے بھی بازی لے گئی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

"مجدد صاحب سرہندی نے تو محدث ہی لکھا ہے مگر حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے خدا سے علم پاکر محدث کی بجائے نبی لکھ دیا ہے اور یوں مکتوبات کی غلطی کو درست کر دیا۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ بعض اہل اللہ احادیث کی بعض غلطیوں کو آنحضرؐ صلعم سے علم پاکر درست کر دیتے ہیں۔"

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۴ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۱۔ جنوری ۱۹۳۶ء)

اولیاء اللہ کے کلام میں تصرف کرنا تو مرزا صاحب کے نزدیک بڑی بات نہ تھی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام میں بھی ان کو چنداں تامل نہ تھا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) نے نہایت تصریح سے (کتاب) ازالہ اوہام میں فرما دیا تھا کہ مہدی کے باب میں کوئی حدیث بخاری اور مسلم میں موجود نہیں۔ لیکن بعد ازاں سہو سے آپ نے (کتاب) شہادۃ القرآن میں "ھذا خلیفۃ اللہ المھدی" کا حوالہ بخاری لکھ دیا۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۴ نمبر ۸۳ مورخہ ۲۲۔ اپریل ۱۹۲۷ء)

رہیں آیات قرآنی، سو وہ تو جا بجا بے دریغ غلط درج ہیں۔ ان کی بابت بھی قادیانی تاویل عبرت آموز ہے:۔

Marfat.com

"رہا یہ سوال کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض کتب کے دو دو تین تین اڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور تیس چالیس برس کا عرصہ بھی گزر چکا ہے۔ اب تک کیوں ان (آیات) کی تصحیح نہیں کی گئی۔ سو اس کا جواب میں یہی دونگا کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت نے یہی تقاضا کیا کہ یہ آیات حضور کی کتب میں اسی طرح لکھی جائیں جیسی کہ حضور کے زمانہ میں سہو کاتب سے یا خود حضور کے بعض دیگر آیات سے تشابہ کے باعث غلط لکھی گئیں اور اس میں تین راز ہیں۔ (بڑا راز یہ کہ جو شخص اپنی حجت و تائید میں قرآن کی آیات غلط لکھ کر پیش کرے، اس کے دعوے کی غلطی میں کوئی شک نہیں رہ سکتا۔ للمولف برنی)۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۹ نمبر ۱۰۳ مورخہ ۲۸۔ فروری ۱۹۳۲ء)

اگرچہ غلط بیانی کی کمی نہیں اور اکثر اس کی نوعیت بھی سنگین ہوتی ہے، تاہم مرزا غلام احمد قادیانی صاحب معمولی غلطیوں کا دبی زبان سے اعتراف فرماتے ہیں، ایں ہم غنیمت است۔ ملاحظہ ہو:

"میری کتابوں میں سہو کتابت یا مجھ سے بحالتِ تغافل معمولی غلطیاں ہوگئی ہیں۔ (انجام آتھم صفحہ ۲۴۱)"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۹۔ نمبر ۱۰۳۔ مورخہ ۲۸۔ فروری ۱۹۳۲ء)

ہماری کتاب قادیانی مذہب کی تنقید و تردید میں قادیانی صاحبان نے کتابت کی ذرا ذرا سی غلطیاں خوب بڑھا چڑھا کر پیش کیں لیکن

Marfat.com

اپنی کتابوں کے متعلق غلطیوں کی جو معذرت پیش کی وہ بہت سبق آموز ہے۔ ملاحظہ ہو :-

"آخر کتابوں اور اخباروں میں کتابت کی بیسیوں غلطیاں ہوتی ہیں۔ اگر چند غلطیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں بھی ہو گئی ہوں تو ان سے قطعی اور یقینی حوالوں کو کس طرح رد کیا جا سکتا ہے، میں نے تو دیکھا ہے، خطبہ جمعہ میں آپ درست کرتا ہوں مگر جب اخبار میں چھپ کر آتا ہے تو کتابت کی بیسیوں غلطیاں اس میں ہوتی ہیں۔ ایک دو غلطیاں تو ہمیشہ ہوتی ہیں اور بعض دفعہ بیس بیس غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ شاید اخبار والے خطبہ پڑھتے نہیں کہ باوجود میری اصلاح کے ان کے کاتب اس قدر غلطیاں کر جاتے ہیں، یا پڑھتے تو ہیں لیکن غلطیاں درست نہیں کی جاتیں۔

بہرحال کتابت کی کئی غلطیاں میرے خطبات میں بھی ہوتی ہیں۔ حالانکہ وہ میری نظر سے گزر چکا ہوتا ہے۔ اسی طرح ممکن ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر میں بھی کتابت کی غلطی ہو گئی ہو، کیونکہ جب دوسرے یقینی اور قطعی حوالے ہمارے پاس موجود ہیں تو ہم اس ایک کی وجہ سے ان تمام حوالوں کو رد نہیں کر سکتے۔ (میاں صاحب کی عذر خواہی میں مبالغہ قابلِ چشم پوشی ہے۔ تاہم غلط بیانات اور غلط روایات میں سہو

Marfat.com

کتابت کا عذر نہیں چل سکتا - اور ایسی ہی غلطیاں زیادہ ملتی ہیں - للمؤلف برنی) -

(میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا ارشاد مندرجہ اخبار الفضل جلد ۲۶ - نمبر ۲۰۳ مورخہ ۳ - ستمبر ۱۹۳۸ء)

حاصل کلام یہ کہ قادیانی کتابوں میں بے دریغ غلط بیانیاں ملتی ہیں - ان ہی سے بیشتر کام چلتا ہے، اور کبھی کوئی سخت گرفت ہو تو غریب کاتب سہو کتابت میں ملزم قرار پاتا ہے - نزلہ بر عضو ضعیف می ریزد - بہر حال گوناگوں دشواریوں کے باوجود ہماری ضخیم کتاب قادیانی مذہب صحت کے اعتبار سے غنیمت رہی - یوں تو اس کے آثار اظہر من الشمس ہیں، تاہم قادیانی احساس کا ایک سرسری بیان قابل دید ہے :-

"امید ہے کہ مولوی (غلام رسول راجیکی قادیانی) صاحب نے حیدر آباد کے الیاس برنی کی کتاب (قادیانی مذہب) کو پڑھا ہوگا جس میں اس نے احمدیت پر وہ حملے کئے ہیں کہ پناہ بخدا - جہاں تک میں نے غور کیا ہے، ان حملوں کی ذمّہ داری زیادہ تر اُن تقریروں اور تحریروں پر عاید ہوتی ہے جو خلیفہ صاحب قادیان نے، اخبار الفضل نے اور بعض اکابر قادیان نے وقتاً فوقتاً شائع فرمائی ہیں - اگرچہ احباب حیدر آباد نے نہایت بیدلی سے ان کی تردید کی کوشش کی ہے، لیکن میری نظر سے اس کا اب تک

Marfat.com

کوئی مبسوط اور معقول جواب نہیں گزرا۔ مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ ایسی تحریریں احمدیت بلکہ اسلام کے لئے زہر قاتل ہیں ان کو اس کا تریاق بہم پہنچایا جائے۔ کیونکہ ؎

اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست!

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۸۔ نمبر ۶۰۔ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۴۰ء)

خان بہادر میاں محمد صادق صاحب نے کتاب قادیانی مذہب پر جو تبصرہ فرمایا ہے، اس کا شکریہ۔ خدا سے جو پناہ چاہی ہے، اس کی بھی ایک صورت ہے کہ قادیانیت سے توبہ کی جائے۔ قادیانیت اسلام کے حق میں ایک نئی قسم کا زہر ہے، لیکن بفضلہ تعالیٰ مذکورہ کتاب خود قادیانیت کے حق میں زہر قاتل ہے اور اس طریق سے اسلام کے حق میں تریاق ہے کہ اس سے قادیانیت کے زہر کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

اپنی قادیانی جماعت لاہور میں ہمت نہ پاکر جوابدہی کا بار تمام تر جماعت قادیان پر ڈالا گیا ہے، حالانکہ کتاب بہت کچھ خود مرزا قادیانی صاحب کی تحریرات پر مبنی ہے، اور جماعت قادیان کی طرح جماعتِ لاہور کی تحریرات بھی بکثرت شامل ہیں، لیکن ؎

کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

خان بہادر صاحب نے "الیاس برنی" کا جس انداز میں حوالہ دیا ہے "قادیانی تہذیب کی پستی سے خان بہادر صاحب بھی معذور ہیں کہ قادیانی اکابر کی آپس

Marfat.com

میں بدکلامی چلتی ہو تو غیروں کو بدتمیزی کا کیا شکوہ ہو سکتا ہے، حالانکہ کتاب قادیانی مذہب میں قادیانی صاحبان کا نام رسمی اعزاز سے لیا گیا ہے۔

۴- قادیانی احتیاط گزینی

کتاب قادیانی مذہب شائع ہونے کے بعد قادیانیوں کی آنکھیں کھل گئیں، دل دھڑکنے لگے، گویا ؎

لکھ رہا تھا جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی!

گویا آئینہ سامنے آگیا تو صورت اتر گئی، آئندہ کی فکر دامنگیر ہوئی۔ اوّل تو یہ تدبیر کہ مرزا قادیانی صاحب کے جو ذاتی اور خانگی حالات شائع ہو چکے ہیں، کسی طرح پھر اُن میں ترمیم اس طرح کی جائے کہ پتہ کی باتیں غائب ہو جائیں۔ دوسرے بطور تلافی ایسے مزید حالات سوچ سمجھ کر لکھے جائیں جن سے مرزا قادیانی صاحب کی کچھ حیثیت درست ہو۔ تیسرے جدید قادیانی کتابوں پر سخت نگرانی رکھی جائے کہ وہ حسب سابق بے تکلف قادیانی امور تحریر میں نہ لائیں کہ گرفت سخت ہو گئی ہے۔ بلکہ جو کچھ لکھیں سوچ سمجھ کر لکھیں کہ مزید گرفت سے محفوظ رہیں۔ چنانچہ اس ذہنی انقلاب کی جھلک ذیل میں قابل ملاحظہ ہے:-

(۱) "احباب جماعت کی آگاہی کے لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ آجکل میں سیرۃ خاتم النبیین کے علاوہ سیرۃ المہدی حصہ سوم کی تالیف بھی کر رہا ہوں اور اُمید ہے کہ یہ مجموعہ اِنشاء اللہ عنقریب ہی شائع

ہو جائے گا۔ لہذا اگر کسی دوست کے نزدیک سیرۃ المہدی حصہ اوّل و دوم میں کوئی قابلِ اصلاح بات ہو (قابلِ اصلاح باتوں کی کیا کمی ہے۔ کتاب قادیانی مذہب پڑھ کر اس کا اندازہ ہو سکتا ہے (للمؤلف برنی) یا سیرۃ المہدی حصہ سوم کے لئے ان کے پاس سیرت و سوانح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق روایات کا کوئی مواد ہو (ہم نے مواد لکھا تھا تو قادیانی صاحبان بہت بھنّائے۔ چلو اب تو گھر میں مواد مل گیا۔ للمؤلف برنی) تو اس سے مجھے جلد سے جلد مطلع فرمائیں تاکہ اس مجموعہ میں قابلِ اصلاح باتوں کی اصلاح کردی جائے" (بہتر یہ ہے کہ کتاب سیرۃ المہدی کی اشاعت ہی روک دی جائے۔ للمؤلف برنی) اور پھر مزید روایات کو بھی شامل کر لیا جائے۔ (ایسی روایات کا مقصد و منشاء معلوم! پھر ان کی کیا وقعت ہوسکتی ہے۔ للمؤلف برنی)

(صاحبزادہ مرزا البشیر احمد صاحب قادیانی کا اعلان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۶ - نمبر ۲۵۴ - مورخہ ۴ - نومبر ۱۹۳۸ء)

(۲) "قادیان میں کوشش ہو رہی ہے کہ روایات کو محفوظ کردیا جائے۔ یہ کوشش بہت مستحسن ہے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان روایات میں جماعت کے موجودہ اختلاف کو مدِنظر رکھ کر بہت سی رنگ آمیزی کی جارہی ہے، اور اپنے نقطۂ نگاہ کو محفوظ رکھ کر ایسی روایات بیان کی جارہی ہیں جو ہر ایک طرح پایۂ اعتبار سے

Marfat.com

گری ہوئی ہیں"۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۷۔ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۷۔ فروری ۱۹۳۹ء)

(۳) "نظارت ہذا (یعنی نظارت قادیان) کی طرف سے متعدد مرتبہ یہ اعلان ہو چکا ہے کہ کوئی دوست بغیر منظوری اور نظر ثانی کئے جانے کے کوئی کتاب از خود شائع نہ کریں، کیونکہ اس طرح بعض ایسی غلطیاں شائع ہونے کا امکان ہے جو سلسلہ اور اسلام کی روایات کے خلاف ہوں۔ لیکن بایں ہمہ بعض دوست اس امر کی پروا نہیں کرتے، جس پر مجبوراً نظارت کی طرف سے ایسی کتاب کی اشاعت کو روکنا پڑتا ہے اور اس طرح اس کتاب کے لکھنے والے اور شائع کرنے والے ہر دو صاحبان کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ پس احباب کا یہ نہایت ہی ضروری اور اہم فرض ہے کہ وہ کسی کتاب یا رسالہ کی اشاعت سے قبل نظارت ہذا سے اس کے متعلق اجازت اور منظوری حاصل کر لیا کریں"۔ (جبکہ پرانی کتابوں میں ترمیم و تنسیخ کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے تو پھر نئی کتابوں میں لامحالہ بہت نگرانی اور تنقیح کی ضرورت ہے، مبادا گرفت کا سلسلہ اور دراز ہو جائے، حالانکہ پہلے ہی بہت طویل ہے کہ بقول قادیانی صاحبان "پناہ بخدا"۔ للمؤلف برنی)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۷۔ نمبر ۲۷۔ مورخہ یکم فروری ۱۹۳۹ء)

۵۔ قلتِ صداقت و دیانت

قادیانی کتب میں صداقت و دیانت کی کمی تو پہلے سے تھی، لیکن اس لحاظ سے تقریر اور تحریر کا معیار اب اور بھی گر رہا ہے، اور کیا کیا جائے سخن سازی اور سخن پروری کے بغیر گزر بھی نہیں کہ قادیانیت کی اصلیت خاص و عام پر منکشف ہو گئی اور برسوں کا بھرم کھل گیا، اور ثابت ہو گیا کہ برعکس نہند نام زنگی کافور :۔

(۱) "آخر میں قادیانی حضرات سے نہایت دردِ دل سے التجا کرتا ہوں کہ وہ دین کے معاملہ میں فریب کاری چھوڑ دیں۔ دین تو دنیا میں بلند اخلاق قائم کرنے کے لیے آیا تھا۔ اگر اسی کو مکر و فریب اور دجل کا ذریعہ بنا لیا جائے اور یہ سب کارروائی ایسی جماعت کی طرف سے عمل میں آئے جو اپنے تئیں نجات کا واحد اجارہ دار سمجھتی ہے اور دنیا میں اصلاح کی مدعی بنتی ہے تو اس سے زیادہ دنیا کی کیا بدبختی ہو سکتی ہے!"

(قادیانی جماعت کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۵ نمبر ۳۴۔ مورخہ ۷۔ مئی ۱۹۳۷ء)

(۲) "۳۔ اپریل کے اخبار الفضل (قادیان) میں جناب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ پڑھ کر حیرت ہو جاتی ہے جو غلط بیانیاں اس میں کی گئی ہیں اور واقعات کو جس رنگ میں توڑا مروڑا گیا ہے اس پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنے کے

Marfat.com

سوا اور کیا چارہ باقی رہ جاتا ہے۔ اگر ایک مذہبی پیشوا محض فریقِ مخالف کو زک پہنچانے کی خاطر یہ طریقہ اختیار کر سکتا ہے، تو یہ سمجھو کہ راستی کا جنازہ نکل گیا۔"

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۵۔ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۷۔ اپریل ۱۹۳۷ء)

(۳) "بدقسمتی سے مناظرہ یا مبادلۂ افکار کا مطلب ہمارے قادیانی دوستوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اپنا مطلب ثابت کرنے کے لئے جھوٹ، خیانت اور تحریف ہر چیز جائز ہے، اور اس کا مظاہرہ وقتاً فوقتاً ان کے علماء اور اکابر کی طرف سے ہوتا رہتا ہے۔ کیا اچھا ہوتا اگر شمس صاحب آیہ یٰاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کو مدِّنظر رکھتے۔"

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۷۔ نمبر ۲۴۸ مورخہ ۱۲۔ اگست ۱۹۳۹ء)

(۴) "فاضل قادیانی نے لکھنے کو تو لکھ دیا کہ یہ ایک مذموم روش ہے! مگر اسے یہ نظر نہ آیا کہ نہ صرف وہ خود ہی یہ مذموم روش اختیار کر رہا ہے، بلکہ یہی خطاب اپنی جماعت کے اُن تمام دوستوں کو بھی عطا کر رہا ہے جو کتر بیونت کے فن میں خوب ماہر ہیں، اور یہ تو ایک حقیقت ہے کہ قادیانی جماعت

۲۵۹۸

Marfat.com

اکثر افراد کی ہمیشہ سے یہی عادت ہے کہ وہ اسی طرح جوابوں کی کتر بیونت کر کے اپنے مطلب کے حوالے تلاش کرتے رہتے ہیں، چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے چند ایک حوالہ جات ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں...... اگر ضرورت پڑی تو ان شاء اللہ قادیانی جماعت کے سینکڑوں کی تعداد میں حوالے لکھے جا سکتے ہیں۔"

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۶۔ نمبر ۲۶۳ مورخہ ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

(۵) "قادیانی فاضل کی یہ حرکت میرے لئے غیر متوقع نہ تھی۔ کیونکہ قادیانیت کی بنیاد ہی دجل، فریب کاری، کذب اور افتراء پر ہے۔ (قادیانی جماعت لاہور کا یہ بے ساختہ اعتراف بہت سبق آموز ہے۔ گرچہ وہ جماعت قادیانی کی مخالفت میں اضطراراً زبان پر آیا۔ للمؤلف برنی) مگر مولوی اللہ دتا صاحب پر یہ واضح رہے کہ قادیانیت کو موت سے بچانے کے لئے یہ حیلے انشاءاللہ کارگر نہ ہونگے (بلکہ قادیانی جماعت لاہور بھی اسی قانون کے تحت ناکامی کا منہ دیکھے گی۔ للمؤلف برنی)۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۵۔ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۲۔ جون ۱۹۳۷ء)

علیٰ ہذا قادیانی جماعت قادیان کو بھی قادیانی جماعت لاہور سے

Marfat.com

سخت بدگمانی اور نفرت ہے کہ گویا وہ ان کے بدترین دشمن ہیں مثلاً :۔

" اگر (قادیانی جماعت قادیان کا) ایک بدترین دشمن ہندوؤں سے لیا جائے اور ایک بدترین دشمن عیسائیوں سے لیا جائے، اور ایک بدترین دشمن دہریوں سے لیا جائے اور ایک بدترین دشمن پیغامیوں سے لیا جائے (یعنی قادیانی جماعت لاہور سے لیا جائے) تو یقیناً پیغامی دشمنی اور بغض میں دہریہ، عیسائی اور ہندو سے بڑھا ہوا ہوگا۔ ان کے (یعنی قادیانی جماعت لاہور کے) غالی ممبر بغض کے مجسمے ہیں۔ اگر کسی نے زمین پر چلتی پھرتی دوزخ کی آگ دیکھنی ہو تو ان لوگوں کو دیکھ لے۔ میں نہیں سمجھتا ان سے زیادہ بغض و کینہ رکھنے والے لوگ کبھی دنیا میں ہوئے ہوں ...... جہاں تک تاریخ کا پتہ چلتا ہے، ان لوگوں کا بغض سب سے بڑھا ہوا ہے۔" (یہ تو سراسر مبالغہ بلکہ غلو معلوم ہوتا ہے، البتہ دونوں جماعتوں کی مخالفت اور رقابت تو مسلم ہے۔ للمؤلف برنی)۔

(میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ بابت ۱۹۴۱ء مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۹۔ نمبر ۲۲۲۔ مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۴۱ء)

مزید برآں قادیانی جماعت قادیان، قادیانی جماعت لاہور کی اندرونی حالت بھی قابلِ شرم سمجھتی ہے مثلاً اس کا ایک حوالہ ملاحظہ ہو :۔

Marfat.com

"مجھے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی نرالی دنیا کا بھی ذکر کرنا ہے۔ اس انجمن کا مرکز احمدیہ بلڈنگس میں ایک گڑھے کے اندر بنا ہوا ہے۔ وہاں رہنے والے ذمہ دار اراکین جن میں مولانا محمد علی کو سب کے اوپر فوقیت حاصل ہے، اور پھر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب وائس پریزیڈنٹ، خان صاحب محمد منظور الٰہی صاحب جائنٹ سیکرٹری، سید غلام مصطفٰی شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر ہیں۔ یہ عجیب قماش کے لوگ ہیں۔ ان کا جو بڑے سے بُرا نام رکھو صحیح ہے۔ یہ آنکھوں سے چھپے ہوئے اس زمانہ کے جن ہیں ...... یہ لوگ نہ اخلاق کو جانتے ہیں، نہ شریعت کو، نہ اپنے قواعد کو، نہ ملکی آئین اور نہ انسانی حقوق کو۔ بلکہ سب کو پانی میں حل کر کے سالم نگل چکے ہیں۔ ان کے منہ کی باتیں سنو، شکلیں دیکھو، کتابیں دیکھو، تو ملائکہ اور فرشتے نظر آتے ہیں، لیکن اعمال میں اور اندر، مخفی گندگی کی نالیاں بہہ رہی ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح ان کے محلّہ میں زمین کے بہت نیچے چھپ کر گندی نالی بہتی ہے ...... ان کی اولاد دین احمدیت یا دین سے ہرگز اچھا تعلق نہیں رکھتیں ...... بلکہ قریباً قریباً بے دین ہیں۔ اس لئے خدا کے الہام میں یہ سب روحانی حقیقت میں لاولد ہیں۔"

"یہ (مندرجہ بالا) الفاظ اس شخص کے ہیں جسے مولوی غلام حسن

Marfat.com

خانصاحب پشاوری، جن کا غیر مبایعین (یعنی قادیانی جماعت لاہور) میں مولوی محمد علی صاحب کے بعد دوسرا درجہ ہے، یعنی وہ نائب صدر اور لائف ممبر انجمن اشاعت اسلام (لاہور) ہیں نہایت پاکباز اور قابل احترام سمجھے جاتے ہیں اور تحریری، زبانی اور مالی امداد دیتے رہتے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب کو چاہیے کہ اس گھر کے بھیدی نے جو حالات بیان کئے ہیں، سب سے پہلے ان کی اصلاح کی فکر کریں، اور پھر کسی اور طرف کا رخ کریں۔"
(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۷۔ نمبر ۵۴۔ مورخہ ۷۔ مارچ ۱۹۳۹ء)

۶۔ قادیان اور قادیانی زندگی

لیکن خود قادیان اور قادیانی زندگی بھی پستی کا منظر پیش کرتی ہے، مثلاً چند اعتراضات ذیل میں ملاحظہ طلب ہیں:۔

"پس اساتذہ، افسران تعلیم اور خدام الاحمدیہ کا یہ فرض ہے کہ بچوں سے آوارگی دور کریں۔ یہ آوارگی کا ہی اثر ہے کہ ہم اوپر نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں، اور ادھر گلی میں بچے گالیاں بک رہے ہوتے ہیں۔ اگر تو وہ نماز ہی نہیں پڑھتے تو دوہرے مجرم ہیں، نہیں تو یہی جرم کافی ہے۔ فحش گالیاں ماں بہن کی وہ بکتے ہیں اور کسی شریف آدمی کو خیال نہیں آتا کہ ان کو روکے مسجد مبارک کے سامنے کھیلنے والے بچے ۹۰، ۹۵ فی صدی

Marfat.com

احمدیوں کے بچے ہی ہو سکتے ہیں۔ تھوڑے سے غیروں کے بھی ہوتے ہونگے۔ مگر میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے۔ احمدیوں کے بچے گالیاں دے رہے ہوتے ہیں اور ان کے ماں باپ اور اساتذہ کو احساس تک نہیں ہوتا کہ ان کی اصلاح کریں۔ پھر میں نے دیکھا ہے' مدرسہ احمدیہ کے طلبہ گلیوں میں سے گزرتے ہیں تو گاتے جاتے ہیں، حالانکہ یہ وقار کے سخت خلاف ہے' اور اس کے معنی یہ ہیں کہ شرم و حیا جو دین کا حصہ ہے' بالکل جاتی رہی ہے۔ پھر میں نے دیکھا ہے' نوجوان ایک دوسرے کی گردن میں باہیں اور ہاتھ میں ہاتھ ڈالے چلے جا رہے ہیں، حالانکہ یہ سب باتیں وقار کے خلاف ہیں... ..... میں نے دیکھا ہے کہ نوجوانوں کو اسلامی آداب سکھانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ نوجوان بے تکلفانہ ایک دوسرے کی گردن میں باہیں ڈالے پھر رہے ہوتے ہیں' حتیٰ کہ میرے سامنے بھی ایسا کرنے میں کوئی باک نہیں ہوتا، کیونکہ ان کو یہ احساس ہی نہیں کہ یہ کوئی بُری بات ہے۔ ان کے ماں باپ اور اساتذہ نے ان کی اصلاح کی طرف کبھی توجہ ہی نہیں کی۔ حالانکہ یہ چیز ہی انسانی زندگی پر بہت گہرا اثر ڈالتی ہے۔" (اثر تو صاف ظاہر ہے۔ للمؤلف برنی)۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۷۔ نمبر ۵۸۔ مورخہ ۱۱۔ مارچ ۱۹۳۹ء)

Marfat.com

جب بچپن میں آوارگی عام ہو تو لا محالہ نوجوانی میں صحت کمزور ہو جائیگی۔ اگرچہ پنجاب کی تندرستی و توانائی ہندوستان میں اعلےٰ مانی جاتی ہے، تاہم وہاں کے قادیانی نوجوانوں کی صحت بہت خستہ معلوم ہوتی ہے، اور یہ آوارگی کا لازمی نتیجہ ہے۔ مثلاً ملاحظہ ہو:۔

"اور جیسا کہ میں بتا چکا ہوں، ہماری جماعت کے سینکڑوں نوجوانوں نے شوق سے اس (بھرتی) میں حصہ لیا، اور اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کر دیا ہے، لیکن اس بھرتی میں ہمیں ایک اور فائدہ بھی حاصل ہوا ہے، اور وہ یہ کہ ہماری توجہ ایک اور اہم معاملہ کی طرف پھر گئی ہے۔ اگر یہ بھرتی کا موقع نہ آتا، تو نہ معلوم وہ بات کب تک ہماری نظروں سے اوجھل رہتی۔ وہ بات یہ ہے کہ اس فوجی بھرتی کے نتیجہ میں یہ نہایت ہی افسوسناک امر بھی معلوم ہوا ہے کہ احمدی نوجوانوں کی صحتیں خطرناک طور پر گری ہوئی ہیں۔ اگر بھرتی کا یہ موقع نہ ملتا تو شاید ہمیں اس کا علم دیر تک نہ ہوتا۔ احمدی نوجوانوں کے وزن بالعموم اُس وزن سے کم ہیں، جتنا وزن اس عمر میں نوجوانوں کا ہوا کرتا ہے۔ احمدی نوجوانوں کی نظریں بالعموم اُن نظروں سے کم ہیں، جتنی نظریں اس عمر میں نوجوانوں کی ہوا کرتی ہیں اور احمدی نوجوانوں کی کمریں بالعموم اس معیار سے بہت کمزور ہیں جتنی اُس عمر میں نوجوانوں کی کمروں میں طاقت ہوا کرتی ہے

اور یہ امر ایسا خطرناک ہے، جس کی جتنی جلد اصلاح ممکن ہو، اتنی ہی جلدی کرنی چاہیئے۔ پس اگر اس فوجی تربیت میں شریک ہونے کے اعلان سے کوئی اور فائدہ نہ بھی ہو، تب بھی اس ذریعہ سے ہمیں یہ فائدہ حاصل ہوا ہے، اور یہ خود اپنی ذات میں بہت اہم ہے، اور میں غور کر رہا ہوں کہ آئندہ نوجوانوں کے لئے ایسے قواعد تیار کئے جائیں جن کے نتیجے میں اُن کے تمام قوی کی حفاظت ہو۔"

(میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا ارشاد مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ماہ اکتوبر ۱۹۳۹ء یا قریب قریب)

آوارگی اور کمزوری کا مزید نتیجہ بزدلی ہوتا ہے، چنانچہ خلیفہ صاحب قادیان نے اپنی جماعت کی بزدلی سے بیزار ہو کر ان کو خنثوں کا خطاب دیا، مثلاً:۔

"تمہاری حالت یہ ہے کہ جب تم سے بعض، دشمن سے کوئی گالی سنتے ہیں، تو ان کے منہ میں جھاگ بھر آتا ہے اور وہ کود کر حملہ کر دیتے ہیں، لیکن اسی وقت ان کے پیر پیچھے کی طرف بڑھ رہے ہوتے ہیں۔ تم سے بعض تقریر کے لئے کھڑے ہوتے ہو، اور کہتے ہو کہ "ہم مر جائیں گے مگر سلسلہ کی ہتک برداشت نہ کریں گے۔" لیکن جب کوئی اُن پر ہاتھ اٹھاتا ہے تو پھر اِدھر اُدھر دیکھنے لگتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ "بھائیو! اچھ

Marfat.com

روپے ہیں، جن سے مقدمہ لڑایا جائے۔ کوئی وکیل ہے جو وکالت کرے۔" بھلا ایسے ضنتوں سے بھی قوم کو فائدہ پہنچا ہے؟"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا ارشاد مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵۔ نمبر ۱۲۹۔ مورخہ ۵ مئی ۱۹۳۷ء)

خیر! آوارگی، کمزوری اور بزدلی جو کچھ سہی، ذہنی اور تعلیمی حالت بھی ابتر بتائی جاتی ہے، مثلاً ملاحظہ ہو:۔

"مجھے نہایت افسوس سے معلوم ہوا کہ جامعہ احمدیہ (قادیان) میں جو طلبہ تعلیم پاتے ہیں، انہیں کنوؤں کے مینڈکوں کی طرح رکھا گیا ہے۔ ان میں کوئی وسعتِ خیال نہ تھی۔ ان میں کوئی شاندار امنگیں نہ تھیں، اور ان میں کوئی روشن دماغی نہ تھی۔ میں نے کرید کرید کر ان کے دماغ میں داخل ہو جانا چاہا، مگر چاروں طرف سے ان کے دماغ کا راستہ بند نظر آیا، اور مجھے معلوم ہوا کہ سوائے اس کے کہ انہیں کہا جاتا ہے کہ وفاتِ مسیح کی یہ یہ آیتیں رٹ لو، یا نبوت کے مسئلہ کی یہ یہ دلیلیں یاد کر لو، انہیں اور کوئی بات نہیں سکھلائی جاتی ......

"میں نے جس سے بھی سوال کیا، معلوم ہوا کہ اس نے کبھی اخبار نہیں پڑھا۔ اور جب کبھی میں نے ان سے امنگ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ "ہم تبلیغ کریں گے" اور جب سوال کیا کہ "کس طرح تبلیغ کرو گے؟" تو یہ جواب دیا کہ جس طرح

Marfat.com

بھی ہوگا تبلیغ کریں گے" یہ الفاظ کہنے والوں کی ہمت تو بتاتے ہیں، مگر عقل تو نہیں بتاتے۔ الفاظ سے یہ تو ظاہر ہوتا ہے کہ کہنے والا ہمت رکھتا ہے، مگر یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ کہنے والے میں عقل نہیں اور نہ وسعت خیالی ہے" جس طرح ہوگا کروں گا" یہ تو سؤر کہا کرتا ہے۔ اگر سؤر کی زبان ہوتی اور اس سے پوچھا جاتا کہ تو کس طرح حملہ کرے گا تو وہ یہی کہتا کہ "جس طرح ہوگا، کروں گا" پس سؤر کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ سیدھا چل پڑتا ہے۔ آگے نیزہ لے کر بیٹھو تو نیزہ پر حملہ کر دے گا۔ بندوق لے کر بیٹھو تو بندوق کی گولی کی طرف دوڑتا چلا جائے گا۔ پس یہ تو سوروں والا حملہ ہے کہ سیدھے چلے گئے، اور عواقب کا کوئی خیال نہیں کیا؟

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲۔ نمبر ۸۹۔ مورخہ ۲۴۔ جنوری ۱۹۳۵ء)

جب لڑکپن سے اخلاق و عادات خراب ہو جائیں تو بڑے ہو کر دوسری خرابیاں نمودار ہوں گی، مثلاً ملاحظہ ہو:۔

"کسی دوسری جگہ خلیفہ صاحب قادیان کے ایک خطبہ کے چند اقتباسات درج کئے گئے ہیں، جن میں انہوں نے اپنے مبلغین کی ریشہ دوانیوں، مرکزی کارکنوں کی دوست نوازی اور اقربا پروریوں اور دینی مدارس کی تعلیم و اخلاق کا رونا روتے

Marfat.com

ہوئے اس حقیقت کو واضح طور پر بیان کیا ہے کہ نہ مبلّغین اپنے افسروں کا حکم مانتے ہیں، نہ مرکزی کارکن اپنی ذمّہ داریوں اور فرائض کو پورا کرتے ہیں، بلکہ ذاتی تعلّقات کو سلسلہ کے مفاد پر ترجیح دیتے ہیں اور خود خلیفہ صاحب کے احکام کو ٹھکرا جاتے ہیں۔ ایسا ہی ان کا بیان ہے کہ دینی مدارس کی تعلیم و اخلاق کا ستیاناس ہو رہا ہے۔ اور دین داری کی تعلیم دینے والے ادارے بے دین ثابت ہو رہے ہیں۔ انہوں نے ان مدارس کے اساتذہ اور مبلّغین کو اور ان کی اولاد تک کو "لعنتی" اور "ہلکا کتا" تک کہنے سے دریغ نہیں کیا۔"

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۳۷۔ نمبر ۹ مورخہ یکم مارچ ۱۹۵۰ء)

۷۔ خلیفہ صاحب قادیان کے فسانے

قادیان اور قادیانی زندگی کا جو سرسری خاکہ اوپر پیش ہوا، اس سے ہزار درجہ بڑھ کر خود خلیفہ صاحب قادیان کی زندگی کے بعض پہلو غور طلب ہیں کہ ان کو اپنی جماعت میں بجا طور پر مضبوط مرکزیت اور مقبولیت حاصل ہے۔ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کے امتیازات سے کون واقف نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے بڑے صاحبزادے، جماعت قادیان کے خلیفہ ثانی، جو اپنے رتبہ اور اپنی اولو العزمی کی بنا پر اپنی جماعت میں امیر المومنین اور

Marfat.com

فضلِ عمر کہلاتے ہیں، اور جن کے مراتب اور فضائل اپنے محل پر اس کتاب میں بھی درج ہیں، جو قابلِ دید ہیں۔ تاہم خلیفہ صاحب کی زندگی کے انسانی پہلو جن سے خود قادیانی چونکتے جھکتے ہیں، نفسیاتی اعتبار سے ضرور قابلِ مطالعہ ہیں، کہ وہ ایک بارسوخ شخصیت سے متعلق ہیں، اور مریدین اور متبعین پر ان کا موافق یا ناموافق اثر پڑنا لابُد ہے، چنانچہ ایک سرسری خاکہ از ابتدا ملاحظہ طلب ہے۔

حکیم نورالدین صاحب قادیانی خلیفہ اوّل کو مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے خاندان میں بہت رسوخ حاصل تھا، خاص کر میاں محمود احمد صاحب پر تو بچپن ہی سے خاص نظر تھی، بہت محبت تھی، پیار کی شدت تھی۔ چنانچہ اس کی جھلک صاف نظر آتی ہے، مثلاً:-

(۱) "ملک غلام فرید صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک روز مولوی عبدالحی صاحب (پسر حکیم نورالدین صاحب) اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (میاں محمود احمد صاحب) حضرت خلیفہ اوّل (حکیم نورالدین صاحب) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے مولوی عبدالحی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"بچے تم مجھے بہت پیارے ہو، بہت پیارے، بہت پیارے ہو، مگر" حضور کی طرف اشارہ کر کے فرمایا "محمود مجھے تم سے بہت زیادہ پیارا ہے"

Marfat.com

"خاندانِ نبوت میرا ہے۔ وہ مطیع و فرمانبردار ہے (عجب دعویٰ ہے! للمؤلف برنی)۔ خصوصاً میرا پیارا محمود تو سب سے زیادہ میری اطاعت کرتا ہے" (حکیم نورالدین صاحب) (پیار اور اطاعت اس سے بڑھ کر حسنِ ربط کیا ہو سکتا ہے۔ للمؤلف برنی)

"میرا خیال تھا کہ محمود خلیفہ بنے، اس لئے اس کی تعلیم و تربیت کے لئے کوشاں بھی رہا" (حکیم نورالدین صاحب)

"محمود کی کوئی کتنی ہی شکایتیں ہمارے پاس کرے، ہمیں اس کی پروا نہیں۔ (پیار، محبت میں ایسا ہی ہوتا ہے للمؤلف برنی) ہمیں تو اس میں وہ چیز نظر آتی ہے، جو اس کو نظر نہیں آتی۔ یہ لڑکا بہت بڑا بنے گا، اور اس سے خدا تعالیٰ عظیم الشان کام لے گا۔" (حکیم نورالدین صاحب)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵۔ نمبر ۱۷۹۔ مورخہ ۴۔ اگست ۱۹۳۷ء)

(۲) "۱۹۰۳ء میں میں (شوق محمد) قادیان میں بغرض تعلیم مقیم تھا۔ میں نے اپنے زمانۂ قیام دارالامان میں متعدد بار دیکھا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (میاں محمود احمد صاحب) بچپن میں ہی چلتے وقت نہایت نیچی نظریں رکھا کرتے تھے اور چونکہ آپ کو آشوب چشم کا

Marfat.com

عارضہ عموماً رہتا تھا، اس لئے کئی بار میں نے حکیم الامّت مولنا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کو خود اپنے ہاتھ سے آپ کی آنکھ میں دوا ڈالتے دیکھا۔ وہ دوائی ڈالتے وقت عموماً نہایت محبّت اور شفقت سے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا کرتے تھے، اور رخسار مبارک پر دست مبارک پھیرتے ہوئے فرمایا کرتے "میاں تو بڑا ہی میاں آدمی ہے۔ اے مولا! اے میرے قادر مطلق مولا! اس کو زمانہ کا امام بنا دے" (محبّت و شفقت میں تو کلام نہیں۔ لیکن دُعا پیار کی آڑ معلوم ہوتی ہے للمؤلف برنی)۔ خاکسار شوق محمد۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۶۔ نمبر ۵۹۔ مورخہ ۱۲۔ مارچ ۱۹۳۸ء)

(۳) "مجھے یاد ہے، میرا ایک دوست تھا۔ بچپن میں ایک دفعہ ہم دونوں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے بیٹھے تھے کہ حضرت خلیفہ اوّل نے دیکھا۔ میری تو آپ بہت عزّت کیا کرتے تھے، اس لئے مجھے تو کچھ نہ کہا، لیکن اُس کو اس قدر ڈانٹا کہ مجھے بھی سبق حاصل ہوگیا۔" (حکیم صاحب کی نظر واقعی تیز تھی اور محبّت میں نظر تیز ہی رہتی ہے۔ پھر تعلیم و تربیت کا بھی سوال تھا۔ للمؤلف برنی)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا ارشاد مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۷۔ نمبر ۵۸۔ مورخہ ۱۱۔ مارچ ۱۹۳۹ء)

بچپن اور لڑکپن تو بہر حال حکیم نورالدین صاحب خلیفۂ اوّل کی

Marfat.com

محبت، شفقت، نگرانی اور تعلیم و تربیت میں گزرا، اور خوب گزرا کہ میاں صاحب، حکیم صاحب کے بہت پیارے تھے، لیکن بعد میں طبیعت کا جو رنگ اُبھرا، اور جو روایات غلط یا صحیح پھیلیں، ان سے حکیم صاحب کا اخلاقی اثر توقّع کے برعکس ظاہر ہوتا ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے، چند روایتیں پیش ہیں۔ لیکن جب تک تحقیق کامل اور ثبوت محکم نہ ہو، ایسی روایتیں قابلِ اعتبار کم ہوتی ہیں بلکہ وہ بُغض و عناد کی ایجاد ہو سکتی ہیں، یا مغالطہ و مبالغہ ہو سکتی ہیں۔ غرض کہ خواہ مخواہ ان پر یقین نہیں ہو سکتا۔ البتہ آثار و قرائن سے قیاس کو مدد مل سکتی ہے۔ بہرحال چند روایات ملاحظہ ہوں:-

(۱) "بڑا الزام یہ لگایا جاتا ہے کہ خلیفہ (میاں محمود احمد صاحب) عیّاش ہے اس کے متعلق میں کہتا ہوں۔ میں ڈاکٹر ہوں اور میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ جو چند دن بھی عیاشی میں پڑ جائیں وہ وہ ہو جاتے ہیں جسے انگریزی میں ریک (Wreck) کہتے ہیں ایسے انسان کا نہ دل و دماغ کام کا رہتا ہے، نہ عقل درست رہتی ہے، نہ حرکات صحیح طور پر کرتا ہے۔ غرض سب قوا اس کے برباد ہو جاتے ہیں۔ اور سر سے لے کر پیر تک اُس پر ایک نظر ڈالنے سے فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ عیاشی میں پڑ کر اپنے آپ کو برباد کر چکا ہے، اسی لئے کہتے ہیں الزنا یخرج البناء کہ زنا انسان کو بنیاد سے نکال دیتا ہے، مگر ہمارا خلیفہ نعوذ باللہ

Marfat.com

اگر عیاش ہوتا تو وہ اولوالعزمی، وہ بلند ہمتی، وہ دانشمندی، وہ فہم و فراست، وہ ذکاوت، وہ تدبّر جو آپ کو عدیم المثال طور پر حاصل ہے، حاصل ہو سکتا؟"

(میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی کی تقریر مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ - نمبر ۱۵۸ مورخہ ۱۰ - جولائی ۱۹۳۷ء)

(۲) "مکرم و معظّم جناب میاں صاحب، خلیفہ جماعت قادیان! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - میرے کانوں نے احمدیہ بلڈنگس (لاہور) میں آپ کے متعلق ایک ایسی بات سُنی ہے جس نے میرے وجود میں ایک لرزہ ڈال دیا ہے، اور وہ ایسی خطرناک بات ہے کہ جسے میں چھپا نہیں سکتا - اگر وہ صحیح ہے تو آپ کے لئے زلزلۂ نمونۂ قیامت ہے، اور اگر غلط ہے تو اس بات کے پروپیگنڈا کرنے والے پر آسمان سے غضب کا زلزلہ وارد ہوگا...... چنانچہ اسی غرض کے لئے میں یہ خط آپ کو بھیج رہا ہوں، اور اب وہ بات لکھتا ہوں جو میں نے اپنے کانوں منہ در منہ سُنی ہے :-

"کچھ عرصہ ہوا کہ ڈاکٹر اللہ بخش صاحب لاہوری احمدی اور مولوی آفتاب الدین مسلم مشنری ووکنگ قادیان گئے تھے انہوں نے وہاں آپ سے ملاقات کا انتظام کیا - آپ نے ان کو دو تین گھنٹہ کے وقفہ سے ملاقات کا موقع دیا - مجھے

Marfat.com

اس ملاقات کے متعلق میرے دفتر میں پہلے چودھری محمد سعید صاحب بھٹہ اوورسیر نے اور پھر مولوی آفتاب الدین صاحب نے یہ سنایا کہ ڈاکٹر اللہ بخش صاحب نے اپنی ڈاکٹری سے دوران ملاقات میں یقینی طور پر یہ اندازہ کیا کہ آپ نے شراب پی ہوئی تھی۔ اسی لئے آپ نے دو تین گھنٹہ کا وقفہ لیا۔ (یہ کوئی دلیل نہ ہوئی۔ للمؤلف برنی) اور پھر آپ نے جو خوشبوئیں لگا کر ملاقات کی، انہوں نے آپ کے منہ سے شراب کی بُو کو بہرحال محسوس کر لیا۔"

"مجھے اسی طرح دو گواہوں نے یہ بات سُنائی اور سنانے والوں نے اپنے حلقہ میں، مجھے خیال ہے کہ دُور دُور تک اسے پھیلا دیا ہے۔" (الزام شدید ہے، تحقیق مقدم ہے للمؤلف برنی)

(شیخ غلام محمد صاحب قادیانی کا مکتوب مندرجہ رسالہ تصنیفات محمدیہ جلد یازدہم صفحہ ۹ مطبوعہ لاہور)

(۳) "شبنم صاحب! آپ کا خط محررہ ۲۷/۳ مجھے مل گیا ہے...... دوسرا امر آپ کے خط میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) کے خاندان کے متعلق اتہامات ہیں۔ آپ نے بڑی دیدہ دلیری سے بغیر شرعی ثبوت کے اور بغیر عینی شاہد ہونے کے، ایسی فحش باتیں خط میں تحریر کی ہیں کہ جن کی

اشاعت آپ کو مروّجہ قانون کی رُو سے مجرم بناتی ہے۔ یہ محض حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی فراخ حوصلگی ہے کہ آپ ازالۂ حیثیت عرفی کے جرم کے مرتکب ہوتے ہوئے بھی اس کی سزا سے بچے ہوئے ہیں۔ ہم آپ کے خط میں مندرجہ امور سب غلط اور نتیجۂ عناد سمجھتے ہیں۔"

(محمد صادق صاحب شبنم قادیانی کے خط کا جواب منجانب مرزا محمد علی بیگ صاحب قادیانی مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ نمبر ۲۲۳۔ مورخہ ۲۵۔ ستمبر ۱۹۳۷ء)

(۴) " نیز میں خدا کی قسم کھا کر یہ بھی لکھتا ہوں کہ اس نے (یعنی میاں فخر الدین ملتانی صاحب قادیانی نے) ایک دن اپنے مکان کے پاس کھڑے ہو کر یہ کہا تھا کہ تحریک جدید (کے بورڈنگ) کا ایک فائدہ ضرور ہوا ہے کہ پہلے تو لڑکوں کو تلاش کرنا پڑتا تھا، اور اب لڑکے جمع شدہ مل جائیں گے۔ اس جگہ اس کا مفہوم نہایت ہی گندہ تھا اور حضور (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) پر کمینہ حملہ تھا۔"

(حاشیہ محمد عمر صاحب قادیانی کا حلفیہ بیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵۔ نمبر ۱۶۵۔ مورخہ ۱۸۔ جولائی ۱۹۳۷ء)

(۵) "اس شہادت میں ایک اور بات بھی بیان کی گئی ہے جو تحریک جدید کے بورڈنگ کے متعلق ہے، اور اس تحریک جدید

Marfat.com

کے وقف کنندگان کے متعلق ہے۔ اس میں جس قدر شرمناک حملہ مجھ پر کیا گیا، وہ میں نہیں سمجھتا کہ احراریوں کے حملوں سے یا دوسرے دشمنانِ سلسلہ کے حملوں سے کم ہو۔ اگر ایسے لوگ احمدیت میں رہ سکتے ہیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ خلافت اور نظامِ سلسلہ سے بدتر اور بے معنی لفظ دنیا میں کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس سے یہ بہتر ہوگا کہ جماعت بے خلافت رہے تاکہ لوگوں کو ایسے بے معنی نظام پر ہنسی اڑانے کا موقع نہ ملے"

(میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی تقریر مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵۔ نمبر ۱۶۵ مورخہ ۱۸۔ جولائی ۱۹۳۷ء)

(۶) "پھر جماعت میں بدی اور بے حیائی کی باتوں کا چرچا کر کے فحش کی اشاعت کی جاتی ہے۔ اور گندی باتیں کر کر کے کمزور طبیعت لوگوں میں گندے جذبات کو ابھارا جا رہا ہے۔ ...... اور ثبوت پوچھو تو سوائے اس کے کچھ پیش نہیں کر سکتے کہ فلاں مرد یہ کہتا ہے۔ (مرد بھلا کیا گواہی دے سکتا ہے۔ للمؤلف برنی)۔ اور فلاں عورت یہ سناتی ہے، اور فلاں لڑکا یہ گواہی دیتا ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ کیا معصوم لوگوں (مثلاً خلیفہ صاحب قادیان۔ للمؤلف برنی) کے چال چلن کی اتنی ہی قیمت رہ گئی ہے کہ زید و بکر کی بیہودہ بکواس سے انہیں داغدار کرنے کی کوشش کی جائے۔ کیا اس شخص کا کیرکٹر

Marfat.com

جس کے ہاتھ میں آپ نے چہارم صدی تک (مراد چوتھائی صدی معلوم ہوتی ہے، یعنی ۲۵ سال۔ للمؤلف برنی) اپنا بیعت کا ہاتھ دے رکھا ہے، اس معیار پر تولنے کے قابل ہے کہ آوارہ مزاج اور آزاد منش نوجوان اس کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ افسوس، صد افسوس! اتنا بھی نہیں سوچا گیا کہ یہ شہادت دینے والے کس قماش کے لوگ ہیں۔ (ایسی شہادت تو اسی قماش کے لوگ دے سکتے ہیں کہ خود مبتلا رہتے ہیں۔ للمؤلف برنی)۔ اور جس کے متعلق شہادت دی جا رہی ہے وہ کس پوزیشن کا انسان ہے۔" (یعنی خلیفہ قادیان ہے اور اس پر خلقت حیران ہے للمؤلف برنی)

(صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی برادر خلیفہ صاحب قادیان کا بیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ نمبر ۱۵۷۔ مورخہ ۲۵۔ اگست ۱۹۳۷ء)

(۷) مندرجہ ذیل اقتباسات کا جامع حوالہ سب سے آخر میں درج ہے، یعنی مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور کا رسالہ):—

"پھر کیا کبھی آپ حضرات نے یہ بھی غور فرمایا کہ ہم نے کونسا قصور کیا، جس کی پاداش میں ہمیں ان انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنایا جا رہا ہے، جن کے سننے سے بھی ایک شریف انسان کی روح کانپ اٹھتی ہے اور بدن میں کپکپی پیدا ہوتی ہے.....

Marfat.com

....

"کیا ہمارا صرف یہی قصور نہیں کہ ہم نے خلیفہ صاحب کی ذات میں ایسے نقائص دیکھے جن کی موجودگی میں کوئی شخص خلیفہ چھوڑ احمدی بھی نہیں کہلا سکتا۔

"پس ہم نے حضرت سعد رضؓ کی طرح جراُت ایمانی سے کام لے کر، خدا اور اس کے رسولؐ کے احکام پر عمل پیرا ہو کر اپنے اور اپنے بال بچوں کے آرام کو قربان کرتے ہوئے ہر قسم کی تکالیف و مصائب اٹھاتے ہوئے خلیفہ صاحب کو ان نقائص کی طرف توجہ دلائی، اور ہر رنگ میں فیصلہ کے لئے آمادگی ظاہر کی، چنانچہ میرے ایک خط کے جواب میں خلیفہ صاحب فرماتے ہیں۔ (جو ذیل میں ملاحظہ ہو۔ للمؤلف برنی)

"مذکورہ بالا خط میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی آزاد کمیشن بیٹھے تو اس کے سامنے میرے (یعنی خلیفہ صاحب قادیان کے للمؤلف برنی) خلاف لڑکوں، لڑکیوں اور عورتوں کی گواہیاں وہ دلوا دینگے۔ (جب لڑکے، لڑکیاں، عورتیں گواہ بنیں تو الزامات کی نوعیت ظاہر ہے۔ للمؤلف برنی) بلکہ خود میری گواہی بھی وہ دلوا دیں گے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں میری اپنی گواہی سے مراد لکھنے والے کی شاید یہ ہے کہ وہ کوئی میری تحریر پیش کرنا چاہتے ہیں۔ واللہ اعلم، اور کوئی معنی

اس فقرہ کے میرے ذہن میں نہیں آئے۔ (ممکن ہے خدانخواستہ یہی معنے ہوں۔ واللہ اعلم۔ للمؤلف برنی) مگر ایسا ہو تو بھی خلفائے سابق سے میری ایک اور بھی مماثلت ثابت ہوگی۔ (اپنے عیوب اکابر کے سر تھوپنا خاص قادیانی سُنّت ہے۔ مرزا قادیانی صاحب بھی اپنی خامیاں انبیاء پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتے تھے، گویا، ہم تو ڈوبے ہیں مگر ان کو بھی لے ڈوبیں گے۔ نعوذ باللہ۔ للمؤلف برنی)۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۰۔ نومبر ۱۹۳۷ء)

"حالانکہ میں نے اپنے خط میں یہ لکھا تھا کہ لوگوں سے سنا ہے کہ جناب چار گواہوں کا مطالبہ فرماتے ہیں، اگرچہ ہم سے تو آپ نے یہ بھی نہیں فرمایا، تاہم اگر یہ بات درست ہے تو پھر آپ اسی کے لئے تیاری فرمالیں۔ ہم صرف چار ہی نہیں بلکہ بہت سی شہادتیں علاوہ عورتوں، لڑکیوں اور لڑکوں کی شہادت کے خود جناب والا کی اپنی شہادت بھی پیش کردیں گے۔ اگر ہم ثبوت نہ پیش کرسکیں تو آپ کی بریئت ہو جائے گی، اور ہم ہمیشہ کے لئے ذلیل ہونے کے علاوہ ہر قسم کی سزا بھگتنے کے لئے بھی تیار ہیں۔" (واقعی چیلنج بہت زوردار ہے، گویا کہ بالکل صحیح ہے۔ للمؤلف برنی)

(حکیم عبدالعزیز صاحب قادیانی سکرٹری انجمن انصار احمدیہ

Marfat.com

قادیان کا رسالہ نمبر ۳ - بعنوان "خلیفہ صاحب قادیان کا بائیکاٹ و مقاطعہ"

" الزام کے الفاظ جو خلیفہ صاحب قادیان اپنے اخبار الفضل (قادیان) میں خود شائع کرا چکے ہیں، حسب ذیل ہیں، اور وہ بحوالہ شیخ عبدالرحمٰن مصری صاحب قادیانی فیصلہ عدالت العالیہ ہائیکورٹ لاہور میں بھی درج ہیں :-

"موجودہ خلیفہ (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) سخت بدچلن ہے۔ یہ تقدس کے پردہ میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے۔ اس کام کے لئے اس نے بعض مردوں اور بعض عورتوں کو بطور ایجنٹ رکھا ہوا ہے۔ ان کے ذریعہ یہ معصوم لڑکوں اور لڑکیوں کو قابو میں کرتا ہے۔ اس نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی ہے جس میں مرد اور عورتیں شامل ہیں اور اس سوسائٹی میں زنا ہوتا ہے۔" (شاید مخالف یہ کہیں کہ ع

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

یا یہ کہیں کہ ع

تا نہ باشد چیزکے مردم نہ گویند چیزہا

تاہم الزامات بہت سنگین ہیں۔ کافی تحقیق اور ثبوت کے بغیر قابلِ تسلیم نہیں ہیں۔ واللہ اعلم۔ للمؤلف برنی)

(مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور کا رسالہ

Marfat.com

بعنوان "میاں محمود احمد صاحب پر اُن کے مریدین کے الزامات"
(مورخہ ۹۔ دسمبر ۱۹۳۸ء)

چال چلن کے الزامات کی اصلیت جو کچھ بھی ہو، واللہ اعلم۔ تاہم میاں صاحب خلیفۂ قادیان کی طبیعت تجسّس پسند ضرور ہے۔ خواہ تجسّس ان کے حق میں حدِ مناسب سے بھی تجاوز کر جائے۔ چنانچہ فرانس میں بہ مقام پیرس برہنہ عورتوں کی جو سیر کی گئی وہ بہت پُر لطف ہے۔ کہ خود میاں صاحب کا بیان بھی اس میں شریک ہے، چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

"سیدنا وامامنا حضرت اقدس امیر المومنین المصلح الموعود
خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز!

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعض بد باطن اور خبیث فطرت غیر احمدی مناظرہ میں یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ تمہارے خلیفہ صاحب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کو ساتھ لے کر پیرس میں ننگی میموں کا ناچ دیکھنے کے لئے گئے۔ مندرجہ ذیل حوالہ تائید میں پیش کرتے ہیں:۔

"جب میں (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) ولایت گیا تو مجھے خصوصیت سے خیال تھا کہ یورپین سوسائٹی کا عیب والا حصہ بھی دیکھوں۔ (یہ خیال تھا بھی خصوصیت کے لائق۔ للمؤلف برنی) مگر قیام انگلستان کے دوران میں مجھے اس کا موقع نہ ملا۔ (موقع کیونکر ملتا کہ وہاں کسی قدر تعارف حاصل تھا۔ للمؤلف برنی)

Marfat.com

واپسی پر جب ہم فرانس آئے تو میں نے چودھری ظفر اللہ خانصاحب سے، جو میرے ساتھ تھے، کہا کہ مجھے کوئی ایسی جگہ دکھائیں جہاں یورپین سوسائٹی عریانی سے نظر آئے (پیرس کا انتخاب بھی بہتر تھا کہ وہاں سوسائٹی خوب عریاں نظر آتی ہے۔ چنانچہ اس خصوصیت کو شہرت عامہ حاصل ہے اور میاں صاحب کے مشاہدہ سے اس کی تصدیق ہوگئی۔ للمؤلف برنی)۔ وہ (چودھری ظفر اللہ خانصاحب بھی فرانس سے واقف تو نہ تھے، (معلوم ہوتا ہے کہ چودھری صاحب کو کافی مواقع حاصل ہونے کے باوجود میاں صاحب کی طرح سوسائٹی کی عریانی دیکھنے کا خیال کبھی خصوصیت سے پیدا نہ ہوا تھا۔ للمؤلف برنی) مگر مجھے اوپرا میں لے گئے، جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ اوپیرا سینما کو کہتے ہیں۔ چودھری صاحب نے بتایا کہ یہ اعلیٰ سوسائٹی کی جگہ ہے۔ جسے دیکھ کر آپ اندازہ کر سکتے ہیں۔

میری نظر چونکہ کمزور ہے، اس لئے دُور کی چیز اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا۔ (لیکن بہرصورت میاں صاحب کی دُور بینی مسلّم ہے۔ للمؤلف برنی) تھوڑی دیر کے بعد میں نے جو دیکھا تو ایسا معلوم ہوا کہ سینکڑوں عورتیں بیٹھی ہیں۔ میں نے چودھری صاحب سے کہا، کیا یہ ننگی ہیں؟ انہوں نے بتایا یہ ننگی نہیں ہیں، بلکہ کپڑے پہنے ہوئی ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ ننگی معلوم

ہوتی تھیں" (جب عورتیں ننگی معلوم ہوں، خواہ تصور ہی سہی تو مشاہدہ کافی ہے۔ نظر کمزور ہونے یا تن پر کپڑا ہونے میں کیا مضائقہ ہے مقصد تو حاصل ہو گیا کہ یورپین سوسائٹی کی عریانی نظر آئی۔ للمؤلف برنی)۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۳۴ء)

"حضور! ہم مخالفین کو بتاتے ہیں کہ اس حوالہ میں یورپین سوسائٹی کی عریانی کا ذکر ہے۔ ننگی میموں کے ناچ کا ذکر نہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ نہ تھا، جو تم اپنی اندرونی تصویر کے مطابق پیش کرتے ہو۔ حضور کو جب یہ محسوس ہوا کہ وہ اس قدر باریک لباس پہنے ہوئے ہیں تو حضور اسے ناپسند کر کے اٹھ کر چلے آئے۔ (چلے کیوں آتے، جانے کا مقصد ہی یہ تھا کہ سوسائٹی کی عریانی دیکھیں۔ للمؤلف برنی) مگر وہ اسے تسلیم نہیں کرتے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تمہارا اپنا خیال ہے، وہ سینما میں پورا شو دیکھ کر اٹھے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ! اگر ازراہ نوازش اس واقعہ پر کسی مجلس علم و عرفان میں روشنی ڈال دیں تو مخالفین کو اس اعتراض کا جواب دینے میں انشاء اللہ تعالیٰ مدد ملے گی۔۔

۔۔۔۔ یہ سوال جب خاکسار نے حضور کی خدمت میں پیش کیا تو حضور نے اسی وقت اپنے قلم سے مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا:۔

Marfat.com

جواب: — یہ درست نہیں کہ میں اُٹھ کر آ گیا۔ میں تو اسی بات کو دیکھنے کے لئے گیا تھا۔ باقی وہ عورتیں ننگی نہ تھیں، بلکہ ان کے چُست لباس سے بوجہ نظر کی کمزوری کے میں نے خیال کیا کہ وہ ننگی ہیں۔ (نظر کی عجب کمزوری تھی کہ لباس کے باوجود عورتیں ننگی نظر آئیں۔ پھر میاں صاحب نے خیال بھی یہی کیا کہ وہ ننگی ہیں۔ غرضکہ عریانی کا تصور بہت غالب تھا، اور نظر تیز بھی ہوتی تو کیا فائدہ۔ عریانی ایسی بے تکلف نظر نہ آتی۔ بلکہ چودھری صاحب کی طرح کپڑے بھی نظر آتے۔ مشاہدہ کا لطف مکدر ہو جاتا، یعنی سوسائٹی اس درجہ عریاں نظر نہ آتی کہ گویا عورتیں بلا لباس ننگی معلوم ہوں۔ للمؤلف برنی)۔

"یہ تو تماشائی عورتوں کا ذکر ہے، جو ایک طرف گیلری میں تھیں۔ ممکن ہے میری ان پر نظر ہی نہ پڑتی۔ اس قسم کے لباس کی عورتیں صبح اور شام مال (یعنی لاہور کی مشہور سڑک) پر دوڑتی پھرتی ہیں۔ (یہ مبالغہ تو ہندوستانی مستورات پر بڑا ظلم ہے۔ للمؤلف برنی)۔ اس پر اعتراض اور تعجب کی کونسی بات ہے۔ لباس کا نیا فیشن جنگ کے بعد یہی تھا۔ بوجہ اس سے ناواقفیت کے میں نے دھوکا کھایا۔ اور اب ہندوستان میں بھی یہی ہے۔ میں نے تو نہیں لکھا کہ گانے والے لوگ ننگے تھے وہ سینما نہ تھا بلکہ ورائٹی شو تھا، جس میں خاص ماہر گاتے ہیں

یا بعض ہتھکنڈے دکھاتے ہیں۔ مگر وہ سب لوگ۔ لباس میں تھے۔ صرف سوسائٹی کی عورتیں ایسے تنگ اور چپت لباس میں تھیں جیسا کہ اب ہر شہر اور ہر ملک میں ہے۔ میں اس ناواقفی اور عینک نہ ہونے کی وجہ سے انہیں ننگا سمجھا۔ (عینک بھی عادت کے باوجود اچھے وقت غائب ہوئی کہ سوسائٹی کی عریانی بھی نظر آگئی اور عذر بھی ہاتھ آگیا۔ یک کرشمہ دو کار۔ للمؤلف برنی)۔ پہلے معترض مال روڈ وغیرہ پر چلنا ترک کردے؟ (جہاں گویا لباس پہن کر عورتیں کمزور نظروں میں ننگی معلوم ہوتی ہیں۔ جواب میں بناوٹ، گریز، مبالغہ اور جھنجلاہٹ صاف ظاہر ہے، لیکن کیا کیا جائے اور کوئی مفر بھی نہیں۔ للمؤلف برنی)۔

(سوال جواب مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۳۴ نمبر ۱۵۶۔ مورخہ ۵۔ جولائی ۱۹۴۶ء)

۸۔ خطوں کا ھدیہ

واضح باد کہ اقتباس (۷) مندرجہ بالا میں میاں صاحب نے اپنے خطوں کا جو اشارہ کیا تو ہمیں یاد آیا کہ جن دنوں قادیان میں جھگڑے چل رہے تھے کوئی صاحب کچھ خانگی خطوط کا ذخیرہ لے کر ہمارے پاس بھی پنجاب سے پہنچے تھے کہ یہ خلیفہ صاحب قادیان کے خطوط ہیں، اور ان کی سند کا ذمہ لیا جاتا ہے۔ اس سے بھی کتاب "قادیانی مذہب" میں کام لیا جائے تو بڑا کام ہوگا، لیکن ان کو بہت مایوسی ہوئی بلکہ شاید صدمہ ہوا

Marfat.com

جبکہ ہم نے خانگی خطوط لینے اور ان سے کام لینے سے انکار کر دیا۔ اس سے پہلے کچھ خانگی خطوط خود مرزا قادیانی صاحب کے بھی پہنچے تھے۔ جو قیمتی سمجھے جاتے تھے، ان کے ساتھ بھی یہی عمل ہوا کہ شکریہ کے ساتھ واپس کیے گئے۔ ہم نے اپنی تالیف میں یہ اخلاق لازم رکھا کہ صرف وہی معلومات درج ہوں جو شائع ہو چکے ہوں اور جو مسلّمہ و مستند ہوں۔ بالآخر یہ فرمائش ہوئی کہ کم از کم خطوط کو دیکھ لیا جائے، تا کہ پس منظر زیادہ واضح ہو جائے۔ لیکن اس سے بھی عذر کر دیا گیا کہ جب کام لینا منظور نہیں تو پھر دیکھنے سے کیا حاصل۔ فضول اخلاقی ذمہ داری عائد ہوگی۔ خط لانے والے صاحب اس عذر کو شدید ناقدری اور بے اعتنائی سمجھے، ہمارے پاس ٹھہرے بھی نہیں۔ غصہ میں اُٹھ کر چلے گئے۔ جلدی کے تعارف میں نام اور پتہ کی بھی پوری نوبت نہ آئی۔ البتہ ہمارے ایک معزز دوست جو اتفاقاً موجود تھے، اس واقعہ سے متعجب اور محظوظ ہوئے۔ رات کا وقت تھا۔ آنکھوں میں خواب کا نقشہ پھر گیا۔ یہ صاحب نوجوان تھے، چہرہ پر داڑھی کا آغاز تھا، جیسے کہ عربی مدارس کے طالب علم ہوتے ہیں۔ بعد کو افسوس ہوا کہ ان کو سمجھا منا کر اخلاقاً مہمان بنا کر کیوں نہ رکھا۔ پھر پتہ نہیں کہاں ٹھہرے، کب واپس گئے۔

۹۔ خلیفہ صاحب قادیان کی صحت

میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی نے بحیثیت ڈاکٹر، خلیفہ صاحب کی صحت کے متعلق جو رائے لکھی ہے، اوپر درج

Marfat.com

ہو چکی ہے۔ ان کے نزدیک عیاشی سے انسان کی صحت برباد ہو جاتی ہے لیکن خلیفہ صاحب کو وہ اس بلا سے محفوظ سمجھتے ہیں۔ مزید براں تباہیِ صحت کے اور بھی اسباب ہو سکتے ہیں، اگرچہ عام صورت وہی ہے جو میر صاحب نے لکھی ہے، یعنی عیاشی۔ بہرحال اسباب جو کچھ بھی ہوں، میاں صاحب خلیفۂ قادیان کی صحت معمول سے زیادہ خستہ معلوم ہوتی ہے۔ ذیل میں سال بسال چند مصدقہ رپورٹیں قابل غور ہیں :۔

(۱) "قادیان۔ ۲۰۔ فروری ۱۹۳۸ء ....

آج ۷۔ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو سردی کی وجہ سے، نیز زکام کی کثرت کے باعث اعصابی کمزوری کی شکایت ہے۔ کل آناً فاناً حضور کو ضعف بصارت کا حملہ ہو گیا۔ جو دو تین گھنٹے کے بعد رفع ہؤا۔ سر کے چکّروں کی بھی شکایت ہے! احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔"

(صحت کی رپورٹ بابت ۲۰۔ فروری ۱۹۳۸ء

مندرجہ اخبار الفضل قادیان)

(۲) "ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب شملہ سے ۲۔ تاریخ کے خط میں تحریر فرماتے ہیں :۔

"سیدنا حضرت المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آج صبح ۹۔ بجے کے قریب طبیعت کا حال بتاتے ہوئے فرمایا :۔

Marfat.com

"معلوم ہوتا ہے، مجھے اعصابی کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ آج نماز سے پہلے جو طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے تھرمامیٹر لگا کر دیکھا گیا تو ٹمپریچر ۵ء۹۵ تھا۔ یعنی نارمل سے بہت نیچے تھا۔ فرمایا یہی وجہ ہے کہ مجھے آج کل صبح کی نماز بیٹھ کر ادا کرنی پڑتی ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ حضور کا بلڈ پریشر (خون کا دباؤ) بھی بہت تھوڑا ہے۔ یہ دونوں علامتیں اعصابی کمزوری کی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ شملہ کی آب و ہوا، دراصل، موافق نہیں آئی۔ احباب حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا جاری رکھیں۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۸۔ نمبر ۲۲۲
مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۴۰ء)

(۳) "سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج جب خطبۂ جمعہ کے لئے منبر پر کھڑے ہوئے تو ضعفِ دل کی تکلیف ہو گئی، اور حضور بیٹھ گئے اور ۱/۲-۱ منٹ تک بیٹھے رہے۔ اس دوران میں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے دوا پلائی، اور حضور نے کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا۔ دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ خدا کے فضل سے اب ضعفِ دل کی تکلیف میں تخفیف ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۹۔ نمبر ۱۲۳۔ مورخہ یکم جون ۱۹۴۱ء)

Marfat.com

(۴) "سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ شاید گرمی کی شدت کی وجہ سے دو چار دن سے مجھے تنفّس کی خرابی کی تکلیف ہے۔ رات کے وقت یہ تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے، اور بعض دفعہ تو کئی کئی گھنٹہ تک جاری رہتی ہے۔ ابھی میں خطبہ کے لئے چل کر آیا تو میرا سانس اتنا پھول گیا تھا کہ پیٹ میں سماتا نہیں تھا۔ منبر پر بیٹھنے سے آرام آیا تھا، مگر کھڑے ہوتے ہی پھر وہی دورہ شروع ہو گیا ہے، اس لئے میں مختصراً اور آہستہ بول سکوں گا۔" ...... حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس قدر فرمایا تھا کہ تکلیف کی وجہ سے منبر پر بیٹھ گئے، اور قریباً آٹھ منٹ تک بیٹھے رہے۔ اس کے بعد پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا" ....

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۹ - نمبر ۱۳۰
مورخہ ۱۱- جون ۱۹۴۱ء)

(۵) "سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ گزشتہ چار دنوں میں حضور کو بخار ہوتا رہا، گھٹنے میں درد بھی رہا۔ ۲۷- تاریخ کو تقریر کے بعد گھٹنے کے درد کے علاوہ پاؤں میں بھی دردِ نقرس نمودار ہو گیا۔ ۲۸- کو گھٹنے کے درد میں کمی آ گئی، مگر پاؤں کا درد کچھ بڑھ گیا۔ ۲۹- کو بھی درد رہا، اور آج ۳۰-

Marfat.com

دسمبر ۱۹۴۵ء کو درد اور بخار میں زیادہ شدت ہو گئی ہے۔ ایک گھٹنا تو پہلے ہی ماؤف تھا۔ آج سے دوسرے گھٹنے میں بھی شدید درد شروع ہو گئی ہے، جس کی وجہ سے حرکت بالکل نہیں کی جا سکتی۔ جلسہ کی وجہ سے طبیعت بالکل نڈھال ہو گئی ہے۔"

(۱۹۴۵ء کے سالانہ جلسہ کی رُوئداد مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۳۳۔ نمبر ۳۰۳۔ مورخہ ۳۱۔ دسمبر ۱۹۴۵ء)

(۶) "سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ میری طبیعت تو چند روز سے علیل ہے، لیکن میں اپنے نفس پر جبر کر کے جمعہ پڑھانے کے لئے آگیا ہوں۔ مجھے کئی دنوں سے پیچش کی تکلیف ہے۔ یوں اسے پورے طور پر پیچش بھی نہیں کہا جا سکتا، بلکہ وہ ایک نئے طرز کی بیماری معلوم ہوتی ہے، اور عام طور پر دوسرے لوگ بھی شکایت کرتے ہیں کہ انہیں یہ تکلیف ہے۔ معلوم ہوتا ہے یہ تکلیف وبائی رنگ اختیار کر گئی ہے۔ پیچش میں تو انسان کو جلد جلد اجابتیں ہوتی ہیں۔ مگر اس مرض میں گلے سے لے کر انتڑیوں تک تمام جگہ زخمی اور ماؤف معلوم ہوتی ہے۔ پیٹ میں درد کے دَورے اُٹھتے ہیں اور معدہ میں تشنج ہوتا ہے۔ غرض یہ ایک نئے قسم کی مرض ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عام طور پر پھیل رہی ہے۔"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان کا خطبۂ جمعہ مندرجہ اخبار

Marfat.com

(الفضل قادیان جلد ۳۴ - نمبر ۲۷۰ - مورخہ ۱۵ - نومبر ۱۹۴۶ء)

قصّہ مختصر یہ کہ میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان کی صحت مدّت سے خراب ہو رہی ہے۔ ضعفِ اعصاب، ضعفِ قلب، نقرس، پیچش، تنفّس، طرح طرح کے مرض لپٹ گئے ہیں، جن کے دَورے اُٹھتے رہتے ہیں۔ رہے امراض کے اسباب، سو میاں صاحب جانیں یا اللہ جانے۔

۱۰۔ مرزا صاحب کی صحت اور وفات

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی صحت تو اَور بھی خراب رہتی تھی۔ چنانچہ آگے کتاب میں حالات درج ہیں۔ شاید یہی سبب ہو کہ مرزا صاحب قادیانی کے استعمال میں مشک، عنبر، مروارید، افیون، سنکھیا، ٹانک وائن (TONIC WINE)، مرغ، فاختہ، تیتر، بٹیر ایسے مقویات کا ذکر زیادہ پایا جاتا ہے۔ بہر حال مرزا صاحب قادیانی کی صحت اور وفات کا مختصر تذکرہ ذیل میں پیش ہے۔ مزید تفصیل کتاب میں درج ہے، جو قابل دید ہے:۔

(۱) دو مرض میرے لاحقِ حال ہیں۔ ایک بدن کے اوپری حصّہ میں، اور دوسرا بدن کے نیچے کے حصّہ میں۔ اوپر کے حصہ میں دورانِ سر ہے، اور نیچے کے حصّہ میں کثرتِ پیشاب۔ اور یہ دونوں مرضیں اس زمانہ سے ہیں جس زمانہ سے میں نے اپنا دعوٰے ماموریّت من اللہ ہونے کا شائع کیا (گویا دعوٰے کے یہ دو انعام ملے۔ للمؤلف برنی)۔

Marfat.com

(مرزا قادیانی صاحب کی تالیف حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۶- منقول از قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۳۶- نمبر ۴۷- مورخہ یکم دسمبر ۱۹۴۸ء)

(۲) "مسیح موعود دو زرد چادروں میں اُترے گا۔ ایک چادر بدن کے اوپر کے حصّہ میں ہوگی، اور دوسری چادر بدن کے نیچے کے حصّہ میں ہوگی۔ سو میں نے کہا کہ اس طرف اشارہ تھا کہ مسیح موعود دو بیماریوں کے ساتھ ظاہر ہوگا، کیونکہ تعبیر کے علم میں زرد کپڑے سے مراد بیماری ہے۔ اور وہ دونوں بیماریاں مجھ میں ہیں، یعنی ایک درد سر کی بیماری، اور دوسری کثرت پیشاب اور دستوں کی بیماری (جیسے مسیح علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ بیماروں کو تندرست بلکہ مُردوں کو زندہ کرتے تھے، اور مسیح موعود یعنی بزعم خود مرزا قادیانی صاحب کی نشانی خود امراض ہیں۔ خاص کر سر کی بیماری اور پیشاب اور دستوں کی بیماری! مرزا قادیانی صاحب یوں تو تاویلوں کے بڑے استاد ہیں لیکن واقعی یہ تاویل سب سے بڑھ گئی۔ واقعہ یہ ہے کہ تعبیر والے زرد رنگ کو عشق و محبّت کی علامت مانتے ہیں۔ چنانچہ ان لوگوں میں دولھا دلھن کو زرد اُبٹن ملتے ہیں، زرد کپڑے پہناتے ہیں۔ للمؤلف برنی)۔

(مرزا قادیانی صاحب کی تالیف "تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۲۳-

منقول از قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۳۶ نمبر ۴۷
مورخہ یکم دسمبر ۱۹۴۸ء)

(۳) "مسیح موعود کی نسبت حدیثوں میں دو زرد رنگ چادروں کا ذکر ہے۔ ایسی ہی میرے لاحق حال دو بیماریاں ہیں۔ ایک بیماری بدن کے اوپر کے حصہ میں جو اوپر کی چادر ہے، اور وہ دوران سر ہے، جس کی شدت کی وجہ سے بعض وقت میں زمین پر گر جاتا ہوں، اور دل کا دوران خون کم ہو جاتا ہے، اور ہولناک صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ (بعض دیگر دماغی امراض خاص کر مرگی میں یہ کیفیت گزرتی ہے۔ در دسر میں تو بیشتر تکلیف رہتی ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی صاحب نے اپنی خرابی صحت میں ہسٹیریا مرض بھی ظاہر کیا ہے۔ للمؤلف برنی)۔ اور دوسری بیماری بدن کے نیچے کے حصّہ میں ہے، جو مجھے کثرتِ پیشاب کی مرض ہے، جس کو ذیابیطس کہتے ہیں۔ معمولی طور پر مجھے ہر روز پیشاب کثرت سے آتا ہے، اور پندرہ یا بیس دفعہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے، اور بعض اوقات قریب سو دفعہ کے دن رات میں پیشاب آتا ہے اور اس سے بھی ضعف بہت ہو جاتا ہے۔"

(مرزا قادیانی صاحب کی تالیف ضمیمہ براہینِ احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۰۱۔ منقول از اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۳۶ نمبر ۴۷ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۴۸ء)

Marfat.com

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی صحت کی جو خرابی تھی اوپر بیان ہوئی اب ان کی وفات کو لیجئے۔ مرزا قادیانی صاحب اپنی تحریرات میں مرض ہیضہ کو قہر الٰہی کا ایک نشان قرار دیتے ہیں۔ جو گمراہوں گستاخی پر بطور عذاب نازل ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض علماء اسلام سے خاص کر حضرت مولانا ثناء اللہ امرت سری علیہ الرحمۃ سے جو مرزا قادیانی صاحب کے مقابلے ہوئے تو ان میں مرزا صاحب نے یہی بددعا کی کہ جو کاذب اور مفتری ہو، اُس پر مرض ہیضہ کی شکل میں موت وارد ہو۔ اور فریق مقابل سے پہلے نازل ہو گویا جو پہلے مرے اور مرضِ ہیضہ میں مبتلا ہو کر مرے، وہ مفتری کذّاب مانا جائیگا۔ چنانچہ مرزا قادیانی صاحب کا دعوٰے اور انجام ملاحظہ ہو:۔

"بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ ......

...... اگر میں ایسا ہی کذّاب و مفتری ہوں، جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں (یعنی اخبار اہلحدیث امرتسر میں۔ للمؤلف برنی) مجھے یاد کرتے ہیں، تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ (چنانچہ یہی واقعہ ہُوا۔ للمؤلف برنی)۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذّاب کی بہت عمر نہیں ہوتی۔ (اس اشتہار کے سوا سال بعد ہی مرزا قادیانی صاحب اس دُنیا سے گزر گئے۔ للمؤلف برنی) اور آخر وہ ذلت و حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے، اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔ تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔

اور اگر میں کذب و مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنّت اللہ کے موافق آپ مکذّبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں، بلکہ خدا کے ہاتھوں سے ہے، یعنی طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی ہی میں وارد نہ ہوئیں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ (واقعہ کیا ہوا؟ اس اشتہار کے سوا سال بعد ہی یعنی اوائل جولائی ۱۹۰۸ء میں مرزا قادیانی صاحب ہیضہ کے مرض میں دنیا سے رخصت ہوئے اور حضرت مولانا بعد کو مدّت دراز تک بصحت و عافیت دین کی خدمت میں مصروف رہے۔ آخر زمانہ تک قادیانیت کی سرکوبی کرتے رہے، اور کبرسنی میں طبعی طور پر رحمتِ رب سے جا ملے۔ للمؤلف برنی)۔

یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں، محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک! .... اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذّاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک، میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے

Marfat.com

اُن کو اور اُن کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین! (چنانچہ یہ دُعا مرزا قادیانی صاحب کے حق میں لفظاً لفظاً پوری ہوئی۔ للمؤلف برنی)۔

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے، حق پر نہیں، تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے، بلکہ طاعون، ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے۔ بجز اس صورت کے وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کریں جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین (واقعی ثابت ہوا کہ حضرت مولانا علیہ الرحمۃ نے قادیانیت کے مقابل جو جہاد کیا، وہ فرض منصبی تھا۔ اور اسی ماموریت کی برکت تھی کہ وہ مرزا قادیانی صاحب کی تمام بددعاؤں کے برعکس آخر تک کامران رہے۔ للمؤلف برنی)

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار مورخہ ۵-اپریل ۱۹۰۷ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۱۲۰)

اس اشتہار کی اشاعت کے ہفتہ عشرہ بعد ہی ۲۵-اپریل ۱۹۰۷ء کو اخبار بدر قادیان میں مرزا صاحب کی روزانہ ڈائری میں شائع ہوا کہ ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے۔ یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں

بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی اس کی بنیاد رکھی گئی۔

اگرچہ مرزا قادیانی صاحب کی موت صریحاً مرض ہیضہ سے واقع ہوئی تاہم عرصہ تک اس کو چھپانے کی کوشش ہوتی رہی اور مسلمانوں پر ہیضہ کی طعن ہوتی رہی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

محمد عاشق نائب صدر مجلس احرار قصور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بے حد بد زبانی کیا کرتا تھا، ۲۹۔ جولائی کو ہیضہ سے نہایت عبرتناک موت مر گیا۔ قصور کے دوسرے احباب کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ (لیکن مرزا قادیانی صاحب کن کن کی شان میں گستاخی کیا کرتے تھے، جو ہیضہ میں خاتمہ ہو گیا۔ قادیان کے احباب کو بھی عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ للمؤلف برنی)۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴۔ نمبر ۳۰ مورخہ ۴۔ اگست ۱۹۳۶ء)

جب ہم نے اپنی تالیف قادیانی مذہب کے ابتدائی اڈیشنوں میں مرزا قادیانی صاحب کی وفات کا ذکر لکھا تھا کہ مرض ہیضہ سے انتقال ہوا تو قادیانی صاحبان بہت چراغ پا ہوئے، برافروختہ ہوئے۔ مثلاً پہلی کتاب "تصدیق احمدیت" (مصنفہ سید بشارت احمد صاحب قادیانی) میں تنبیہ لکھی گئی کہ "حضور (مرزا قادیانی صاحب) کے وصال کا باعث ہیضہ قرار دینا صریح جھوٹ بلکہ قانونی جرم ہے"۔ دوسری کتاب "ہمارا مذہب" (مصنفہ علی محمد صاحب قادیانی) شائع ہوئی تو اس میں الزام دیا گیا کہ "جناب محقق

Marfat.com

برنی صاحب بالقابہ نے حضرت مسیح موعود کے وصال کے متعلق لکھا ہے کہ ہیضہ سے واقع ہوئی، مگر یہ منجملہ آپ کے افتراؤں کے ایک نہایت ہی ناپاک افترا ہے۔ ناپاکی شاید ہیضہ سے پیدا ہوئی۔ اگر افتراء ناپاک سمجھا جائے تو واقعہ اور بھی زیادہ ناپاک ہو گا۔

غرض کہ قادیانی صاحبان ڈرتے رہے کہ اگر مرزا قادیانی صاحب کی وفات کا باعث ہیضہ ظاہر اور ثابت ہو جائے تو خود قادیانی دعوؤں کے بموجب مرزا صاحب کی نبوّت و مسیحیت پر پانی پھر جائیگا۔ الٹا قہر الہی کا نشانہ بننا پڑیگا، لیکن بات کھل گئی تو کیا کریں۔ ع

کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

چنانچہ مختصر کیفیت ملاحظہ ہو، تفصیل آگے کتاب میں درج ہے:۔

(۱) "خاکسار مختصراً عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء یعنی پیر کی شام کو بالکل اچھے تھے۔ رات کو عشاء کی نماز کے بعد خاکسار باہر مکان میں آیا، تو میں نے دیکھا کہ آپ والدہ صاحبہ کے ساتھ پلنگ پر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے۔ میں اپنے بستر پر جا کر لیٹ گیا، اور پھر مجھے نیند آگئی۔ رات کے پچھلے پہر صبح کے قریب مجھے جگایا گیا، یا شاید لوگوں کے چلنے پھرنے اور بولنے کی آواز سے میں خود بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی صاحب) اسہال کی بیماری سے سخت بیمار ہیں اور حالت نازک ہے، اور ادھر اُدھر معالج

اور دوسرے لوگ کام میں لگے ہوئے ہیں۔ جب میں نے پہلی نظر حضرت مسیح موعود کے اوپر ڈالی تو میرا دل بیٹھ گیا، کیونکہ میں نے ایسی حالت آپ کی اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی، اور میرے دل پر یہی اثر پڑا کہ یہ مرض الموت ہے۔" (حالانکہ اسہال تو مرزا صاحب کو معمولاً آتے رہتے تھے۔ للمؤلف برنی)

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ ۷، مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

(۲) "خاکسار نے والدہ صاحبہ کی یہ روایت جو شروع میں درج کی گئی ہے، جب دوبارہ والدہ صاحبہ کے پاس برائے تصدیق بیان کی اور حضرت مسیح موعود کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔ مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے، اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے، اور میں بھی سو گئی۔ لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک دو دفعہ حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا، تو آپ نے ہاتھ سے مجھے جگایا۔ میں اٹھی تھی تو آپ اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے، اور میں آپ کے پاؤں دبانے بیٹھ گئی۔

"تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا۔ تم اب سو جاؤ میں نے کہا، نہیں، میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست

Marfat.com

آیا۔ مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانے نہ جا سکے۔ اس لئے چارپائی کے پاس ہی بیٹھ کر آپ فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے، اور میں پاؤں دباتی رہی۔ مگر ضعف بہت ہوگیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا، اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا، اور حالت دگرگوں ہوگئی۔ (اسہال تو مرزا قادیانی صاحب کا قدیم مریض تھا، جس کے وہ مدت العمر عادی رہے، لیکن ان دستوں میں عجیب سمیت تھی کہ آناً فاناً مرزا صاحب بیدم ہو گئے۔ پھر قے بھی ساتھ آئی۔ یہ ہیضہ نہیں تو پھر اس کو کیا کہیے۔ للمؤلف برنی) اس پر میں نے گھبرا کر کہا "اللہ! یہ کیا ہونے لگا۔" تو آپ نے کہا، یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا۔ خاکسار نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ کیا آپ سمجھ گئی تھیں کہ حضرت کا کیا منشاء ہے؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ہاں!"

(سیرۃ المہدی صفحہ ۹/۱ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

(۳) "حضرت مرزا صاحب جس رات کو بیمار ہوئے۔ اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا۔ جب میں حضرت (مرزا)

Marfat.com

صاحب کے پاس پہنچا تو آپ نے مجھے خطاب کرکے فرمایا۔ میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ (گویا زبان بند ہوگئی، جیسی کہ اکثر ہیضہ میں آخر وقت خشکی سے ہو جاتی ہے۔ للمولف برنی)۔ یہاں تک کہ دوسرے دن دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہوگیا۔"

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے خسر میر ناصر نواب صاحب قادیانی کے خود نوشتہ حالات مندرجہ "حیاتِ ناصر" مرتبہ شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب قادیانی)

(۴) ہانگ کانگ سے ایک مبلّغ نے لکھا ہے کہ "یہاں بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات مرض ہیضہ سے ہوئی۔ (ہیضہ کی خبر ہیضہ کی طرح دُور دُور تک پھیل گئی۔ للمولف برنی) نیز اور باتیں بھی اعتراضی رنگ میں وفات کے متعلق کرتے ہیں۔ (شاید یہ کہ روایت ہے کہ آخری وقت نفے میں منہ کی راہ سے غلاظت خارج ہوئی۔ استغفر اللہ للمولف برنی)۔ اسی لئے کسی صحابی سے اس وقت کے حالات لکھوا کر بھیجے جائیں۔ لہٰذا ناظم صاحب تحریک جدید کے حکم کی تعمیل میں عاجز نے مفصلہ ذیل مضمون لکھا ہے جو فائدہ عام کے لئے درجِ اخبار کیا جاتا ہے۔ فقط

محمد صادق عفی اللہ عنہ

۲۱۔ نومبر ۱۹۳۷ء

"وصال سے دو گھنٹہ قبل حضور بات نہ کر سکتے تھے۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب معالج تھے۔ کاغذ، قلم، دوات منگا کر حضور نے لکھا 'خشکی بہت ہے، بات نہیں کی جاتی'۔ ایسے ہی کچھ اور الفاظ بھی تھے، جو پڑھے نہ گئے"۔ (گویا آخر وقت کلمہ بھی زبان سے نہ نکلتا ہوگا۔ دل کا حال کسی کو کیا معلوم! بظاہر وہ اس قدر بدحواس معلوم ہوتے تھے کہ ان کی تحریر بھی پڑھنے میں نہ آسکی۔ مرضِ ہیضہ میں بھی خشکی کی بہت شکایت ہو جاتی ہے حقیقتِ حال سے اللہ ہی بہتر واقف ہے۔ البتہ بظاہر بڑی عبرت معلوم ہوتی ہے۔ للمؤلف برنی)۔

(مرزا صاحب کے خاص صحابی محمد صادق صاحب قادیانی کا مضمون مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ نمبر ۲۷۴ مورخہ ۲۴۔ نومبر ۱۹۳۷ء)

(۵) "چند روز ہوئے مجھے ایک قادیانی بزرگ سے جو لاہور میں سکونت پذیر ہیں، لاہور سے باہر ایک جگہ ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اثنائے گفتگو میں میری زبان سے یہ نکل گیا کہ 'خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم موت کے وقت بہت خوش تھے'۔ وہ بزرگ جھٹ بول اٹھے کہ 'یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ محمود (یعنی میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

کا دشمن موت کے وقت خوش ہو۔ موت کے وقت خواجہ (کمال الدین) کے منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا؛ میں نے اس بزرگوار سے دریافت کیا کہ آپ نے خواجہ صاحب کو دیکھا؛ ارشاد ہوا، دیکھا تو نہیں، مگر میں جو کہتا ہوں سچ ہے، میں نے آیت وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ کی طرف توجہ دلائی مگر بے سود۔ مجھے بہت تعجب ہوا، بالکل ایسے ہی الفاظ (کہ موت کے وقت منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا للمؤلف برنی) مخالفین حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کہتے ہیں، اور لاکھ تردید کرو نہیں مانتے۔"

(چودھری محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی لاہوری کا بیان جو قادیانی جماعت لاہور کے اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۷ نمبر ۱۳ مورخہ ۳۔ مارچ ۱۹۳۹ء میں شائع ہوا)

(۶) "جو شخص یہ کہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور اس کے الہام و کلام سے مشرف ہوں، حالانکہ وہ نہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے، نہ اس کے الہام و کلام سے مشرف ہے، وہ بہت بُری موت مرتا ہے اور اس کا انجام نہایت ہی بد اور قابلِ عبرت ہوتا ہے" (واقعی یہ قول کتنا سچا ثابت ہوا۔ للمؤلف برنی)

(مرزا قادیانی صاحب کا ارشاد)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۸ نمبر ۵۰۔ مورخہ ۲۔ مارچ ۱۹۴۰ء)

Marfat.com

۱۱- قادیانیت اور سیاسیات

قادیانیت بڑی حد تک سیاسی تحریک ہے، یہ تحریک انگریزوں کی سرپرستی میں جاری ہوئی اور خوب پھلی پھولی۔ چنانچہ خود مرزا قادیانی صاحب فخریہ اقرار بلکہ اعلان کرتے ہیں کہ قادیانی جماعت سرکار انگریزی کا خود کاشتہ پودا ہے، اور واقعی انگریزوں نے بھی اس پودے کی خوب آبیاری کی۔ انگریزوں کی غرض یہ تھی کہ قادیانیت پھیلے تو خود قرآن اور رسالت کی اساس پر مسلمانوں میں نفاق، شقاق اور افتراق پھیلے، اور ملتِ اسلامیہ کا رہا سہا اتحاد پاش پاش ہو جائے۔ پھر قادیانی تعلیم کے بموجب جہاد بالسیف منسوخ ہو جائے اور اس کی جگہ انگریزوں کی وفاداری جزوِ ایمان قرار پائے تو اسلامی سیاسیات میں انگریزوں کے لئے راستہ کشادہ اور ہموار ہو جائے حتّٰی کہ قادیانی تمناؤں اور دعاؤں کے بموجب انگریز اسلامی ممالک پر قابض ہو جائیں، حکمران بن جائیں اور ان کے سایۂ عاطفت میں وہاں قادیانیت بھی فروغ پائے۔ جیسے کہ ہندوستان میں انگریزی سرپرستی سے قادیانیت کو فروغ حاصل ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ چنانچہ اس کی تفصیل ذیل میں پیش ہوگی۔

خود مرزا قادیانی صاحب، تحریک کا سرکار انگریزی کے ساتھ کیسا تعلق سمجھتے ہیں، صرف چند اشارات ملاحظہ ہوں۔ خوشامد، لجاجت کسی بات میں بھی تکلف نہیں، اور تکلف کی گنجائش بھی نہیں، جبکہ بقولِ

Marfat.com

مرزا قادیانی صاحب، قادیانی جماعت سرکار انگریزی کی نمک پروردہ ہے اور نمک حلالی کی اہمیت تو بہر صورت مسلّم ہے :۔

(۱) **خود کاشتہ پودا** ۔ "میری اس درخواست سے جو حضور کی خدمت میں مع اسماء مریدین روانہ کرتا ہوں، مدّعا یہ ہے کہ اگرچہ میں ان خدماتِ خاصّہ کے لحاظ سے جو میں نے اور میرے بزرگوں نے محض صدقِ دل اور اخلاص اور جوشِ وفاداری سے سرکارِ انگریزی کی خوشنودی کے لئے کی ہیں، عنایتِ خاص کا مستحق ہوں .... صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار، جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے، اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکارِ انگریزی کے پکّے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم و احتیاط، اور تحقیق و توجّہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکّام کو اشارہ فرمائے۔ (اشارہ کی خوب کہی۔ للمؤلف) کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ (ایک خاص عنایت و مہربانی کی نظر"؟ عاقل را اشارہ کافیست۔ للمؤلف برنی)

Marfat.com

ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا، اور نہ اب فرق ہے۔ (البتہ اللہ کی راہ میں جہاد بالسیف، خاص کر انگریزوں کے مقابل' مرزا قادیانی صاحب کے نزدیک منع اور حرام ہے۔ اللہ رے دُنیا داری! للمؤلف برنی)۔ لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصیّتِ توجّہ کی درخواست کریں۔ تا ہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبرو ریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے۔" (مقطع کا بند قادیانی سخن سازی کا اچھا نمونہ ہے۔ للمؤلف برنی)۔

اب کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل میں لکھتا ہوں (تاکہ معاملات میں سرکار ان کا خاص خیال رکھے۔ للمؤلف برنی)۔

(۱) خان صاحب نواب محمد علی خاں صاحب رئیس مالیر کوٹلہ جن کے خاندان کی خدمات گورنمنٹ عالیہ کو معلوم ہیں" وغیرہ (اس فہرست میں ۳۱۶ مریدوں کے نام درج ہیں۔ للمؤلف برنی)۔

(درخواست بحضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد" از قادیان۔ مورخہ ۲۴۔ فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم مؤلفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)۔

Marfat.com

(۲) **نمک پروردہ جماعت** ۔۔ "غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ" اور نیکنامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہیں۔ (نمک پروردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ! یہی قادیانی جماعت کی مختصر مگر جامع خصوصیت ہے۔ للمؤلف برنی)۔ اور یا وہ لوگ جو میرے اقارب یا خدام میں سے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک بڑی تعداد علماء کی ہے، جنہوں نے میری اتباع میں اپنے وعظوں سے ہزاروں دلوں میں گورنمنٹ کے احسانات جما دئے ہیں۔ اور میں مناسب دیکھتا ہوں کہ ان میں سے اپنے چند مریدوں کے نام بطور نمونہ (گویا خودکاشتہ پودے کے نمونہ کے پھل۔ للمؤلف برنی) آپ کے ملاحظہ کے لئے لکھ دوں" (مریدوں کے ناموں کی سرکار کو اطلاع دینا بہت ضروری ہے، "تاکہ حسب درخواست ان پر" ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر" رہے۔ للمؤلف برنی)۔

(درخواست بحضور نواب لفٹننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان مورخہ ۲۴ - فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم مؤلفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)۔

(۳) "میں نے صدہا کتابیں جہاد کے مخالف تحریر کر کے عرب اور مصر اور بلادِ شام اور افغانستان میں گورنمنٹ (انگریزی)

Marfat.com

کی تائید میں شائع کی ہیں۔ کیا آپ نے بھی ان ملکوں میں کوئی ایسی کتاب شائع کی۔ (خدا نہ کرے مسلمان اس طرح دین فروشی پر اُتر آئیں۔ للمؤلف برنی)۔ باوجود اس کے میری یہ خواہش نہیں کہ اس خدمت گزاری کی گورنمنٹ کو اطلاع دوں یا اس سے کچھ صلہ مانگوں۔ جو انصاف کی رُو سے اعتقاد تھا، وہ ظاہر کر دیا" (مرزا قادیانی صاحب نے اشتہار شائع کر دیا گورنمنٹ کو ہرگز اطلاع نہیں دی۔ رہا صلہ کا سوال، سو اس کی بابت گوناگون رنگ میں متعدد درخواستیں موجود ہیں جو کہیں کہیں خودداری سے بھی تجاوز کر گئی ہیں۔ للمؤلف برنی)۔

(مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد چہارم۔ حاشیہ صفحہ ۴۶۔ مؤلفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

(۴) حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی صاحب) فرماتے ہیں کہ میں وہ مہدی معہود ہوں، اور گورمنٹ برطانیہ میری وہ تلوار ہے، (گورمنٹ برطانیہ مرزا قادیانی صاحب کی تلوار ہے یا خود مرزا قادیانی صاحب گورمنٹ برطانیہ کی تلوار ہیں کہ اسلام کا خون ہو۔ للمؤلف برنی) جس کے مقابلہ میں ان علماء کی کچھ پیش نہیں جاتی (یعنی سرکار برطانیہ کی زیر حمایت مرزا قادیانی

Marfat.com

صاحب کے مقابل علماء اسلام کی کچھ نہیں چلتی۔ للمؤلف برنی)
اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو اس فتح (بغداد)
سے کیوں خوشی نہ ہو۔ (ضرور خوشی ہونی چاہیئے کہ مرزا
قادیانی صاحب کی دعاؤں کی برکت سے بغداد شریف
انگریزوں کے ہاتھ آگیا۔ للمؤلف برنی) عراق عرب ہو یا شام
ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں (یعنی اسلامی
ممالک میں ہر جگہ سرکار برطانیہ کا دور دورہ دیکھنا چاہتے
ہیں۔ قادیانی سیاسی جذبہ کا یہی عروج ہے، یعنی برطانیہ کی
غلامی۔ نعوذ باللہ۔ للمؤلف برنی)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۶، نمبر ۴۲ مورخہ ۷ر دسمبر ۱۹۱۸ء)

بہرحال جب سرکار انگریزی کی تائید کے آثار قادیانی معاملات
میں ظاہر ہونے لگے، تو دنیا طلب لوگ جو بالعموم دین کی اہمیت کم سمجھتے
ہیں، ترقی کے شوق میں قادیانیت پر گرنے لگے، کہ گویا زندگی کی کش مکش،
خاص کر سرکاری ملازمتوں میں، سرکاری ٹھیکوں میں، اور دوسری سرکاری
کارروائیوں میں ان کا میدان اور ہموار ہو گیا۔ اور ہر طرف سرکاری
محکموں میں قادیانی صاحبان کی آؤ بھگت ہونے لگی۔ چنانچہ دنیا طلب
لوگ کس طرح قادیانیت کی طرف لپکے، اس کی کیفیت خود مرزا قادیانی
صاحب کی زبانی مختصراً قابل شنید ہے:۔

"ہمارے گروہ میں عوام کم اور خواص زیادہ ہیں۔ اس گروہ

میں بہت سے سرکار انگریزی کے ذی عزت عہدہ دار ہیں۔ جو ڈپٹی کلکٹر اور ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور تحصیلدار وغیرہ معزز عہدوں والے آدمی ہیں۔ (جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے واقعی سرکار کے معزز عہدہ داروں کو جلد از جلد قادیانی مرید بننا لازم تھا کہ سرکار کی خوشنودی حاصل کرنے کا یہ بھی ایک مجرّب نسخہ تھا۔ اس کے بعد رئیسوں کو، جاگیرداروں کو، اور بالآخر نوجوان تعلیمیافتہ جو تلاش معاش اور حصولِ ملازمت پر مجبور تھے، ان کو بھی قادیانیت میں ہی کاربراری اور کامیابی کا راستہ سہل اور قریب نظر آیا۔ چنانچہ وہ بھی اسی راستہ پر پڑ لئے ورنہ نفسِ دین سے ان کو جو دلچسپی ہو سکتی ہے، معلوم ہے خدانخواستہ سب پر یا اکثر پر تو نہیں، البتہ بہت سی کمزور طبیعتوں پر یہی دور گذر گیا۔ اللہ تعالیٰ پھر ہدایت عطا فرمائے۔ للمؤلف برنی) ایسا ہی پنجاب اور ہندوستان کے کئی رئیس اور جاگیردار، اور اکثر تعلیمیافتہ ایف اے اور بی اے اور ام اے، اور بڑے بڑے تاجر (ایسے تاجر جن کے سرکار سے کاروباری معاملات رہتے ہیں۔ للمؤلف برنی) اس جماعت میں داخل ہیں۔ غرض ایسے لوگ جو عقل، اور علم اور عزت واقبال رکھتے تھے یا بڑے بڑے عہدوں پر سرکار انگریزی کی طرف سے مامور تھے، یا رئیس، جاگیردار اور تعلقہ دار، اور نوابوں کی اولاد تھے۔ اور

Marfat.com

ہندوستان کے قطبوں اور غوثوں کی نسل سے تھے۔ جن کے بزرگوں کو لاکھوں انسان اعلیٰ درجہ کے ولی اور قطبِ وقت سمجھتے تھے وہ لوگ اس جماعت میں داخل ہوئے، اور ہوتے جاتے ہیں۔ (آخر میں قطبوں اور ولیوں اور غوثوں کی اولاد کا مبالغہ بلکہ غلو بھی ظاہر ہے۔ للمؤلف برنی)

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اعلان زیر عنوان، "تزک احمدی"، مندرجہ اخبار الحکم قادیان خاص نمبر جلد ۲۷ نمبر ۱۸/۱۹ مورخہ ۲۱/۲۸ مئی ۱۹۲۴ء)

حاصل کلام یہ کہ سیاسیات کے تعلق سے قادیانیوں اور انگریزوں میں تو چولی دامن کا ساتھ ہے یا ساتھ تھا، لیکن ہندوستان میں ہندو بھی سیاسی اعتبار سے قادیانی تحریک کو اپنے مطلب کے موافق سمجھتے اور سیاست دان ان کی تائید کرتے تھے، چنانچہ چند سال ہوئے، حال ہی کا مشہور تاریخی واقعہ ہے کہ آنریبل پنڈت جواہر لال نہرو بالقابہ' نے قادیانیت کی تائید کا بیڑا اٹھایا تھا اور ڈاکٹر سر محمد اقبال علیہ الرحمۃ سے بحث تک نوبت آئی۔ یہ بحثیں رسالوں اور اخباروں میں شائع ہو چکی ہیں۔ یہاں ان کی گنجائش نہیں۔

قادیانی صاحبان بھی پنڈت جی کی اس حمایت اور طرفداری سے بہت خوش ہو گئے، اور جب پنڈت جی ۲۹ مئی ۱۹۳۶ء کو لاہور تشریف لائے تو قادیانی صاحبان نے دل کھول کر گرمجوشی سے ان

Marfat.com

کا اسٹیشن پر استقبال کیا - چنانچہ ذیل میں مختصر کیفیت قابل ملاحظہ ہے:-

"اگر پنڈت جواہر لال نہرو اعلان کر دیتے کہ احمدیت کو مٹانے کے لئے وہ اپنی تمام طاقت خرچ کر دیں گے جیسا کہ احرار نے کیا ہوا ہے، تو اس قسم کا استقبال بے غیرتی ہوتا، لیکن اگر اس کے برخلاف یہ مثال موجود ہو کہ قریب کے زمانہ میں ہی پنڈت صاحب نے ڈاکٹر اقبال کے ان مضامین کا رد لکھا جو انہوں نے احمدیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ قرار دئے جانے کے لئے لکھے تھے، اور نہایت عمدگی سے ثابت کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے احمدیت پر اعتراض اور احمدیوں کو علیحدہ کرنے کا سوال بالکل نامعقول اور خود ان کے گزشتہ رویہ کے خلاف ہے، تو ایسے شخص کا جب کہ وہ صوبہ میں مہمان کی حیثیت سے آ رہا ہو ایک (قادیانی) سیاسی انجمن کی طرف سے استقبال بہت اچھی بات ہے"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد (۲۳) نمبر ۲۸۷ مورخہ ۱۱ر جون ۱۹۳۶ء)

قصہ مختصر انگریز تو سرپرست ہی ٹھہرے، ہندو جو بایکاٹ میں تھے وہ بھی سیاسی نظر سے قادیانیت کا خیر مقدم کرتے تھے کہ ان کو اسلام کی وحدت اور مرکزیت توڑنے میں اس سے بہت مدد ملنے کی توقع تھی یا یوں کہئے کہ ایک جداگانہ ہندوستانی اسلام بنانے کی

توقع تھی۔ چنانچہ اس پہلو پر ڈاکٹر شنکر داس صاحب کی مندرجہ ذیل صراحت غور طلب ہے۔ اس کو قادیانی جماعتِ لاہور نے اپنی جس تنقیح کے ساتھ شائع کیا ہے وہ بھی ساتھ ہی درج ہے۔ یہ لاہوری جماعت ایک طرف مرزا قادیانی صاحب کی مرید اور متبع ہونے کا دعویٰ کرتی ہے اور دوسری طرف مرزا صاحب کی تعلیم میں قطع برید کر کے مسلمانوں کو بھی خوش اور مطمئن رکھنا چاہتی ہے کہ ان سے بھی اپنے کاموں میں مالی اور اخلاقی مدد پاتی ہے۔ غرض کہ عجب دوئی میں مبتلا ہے۔ آدھا تیتر، آدھا بٹیر، یہ معاملہ ہے:۔

"قرآن مجید، احادیث صحیحہ، اور مسلمانوں کا اجماع جو تواتر سے ثابت ہے، وہ ایک ہی محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تاقیامت نبی ہونے پر ہے۔ بائیبل کی شہادت، اور کتب مقدسہ ہنود، بدھ اور نصاریٰ کی گواہی اسی ایک نبی کے متعلق ہے۔ بدھ سے پہلے بیسیوں بدھ ہو چکے، مگر آنے والا بدھ میتر بیا نام صرف ایک ہے۔ اوتار ہندوؤں میں متعدد ہو چکے، مگر آنے والا دشم اوتار صرف ایک ہی تھا، ختم نبوت کے ان روشن دلائل اور قولوں کی متفقہ شہادت کے بعد دشمنانِ اسلام کا نقطۂ نگاہ بھی قابلِ غور ہے۔ جب تک مسلمانوں کا نبی ایک ہے۔ کتاب ایک ہے، اور قبلہ ایک ہے، مسلمان دشمنوں کی نگاہ میں زندہ قوم ہیں۔ اس لئے

Marfat.com

دشمنانِ اسلام کا حملہ ہمیشہ ان تین چیزوں کی اہمیت کو کم کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ مسلمانوں میں کوئی نبی ہونے کا دعویٰ کرے، مسلمان قرآن سے منہ موڑلیں اور ان کا قبلہ ایک نہ رہے، یہ دشمنانِ اسلام کی انتہائی تمنا ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید نے خود دوسرے پارہ کے شروع میں کیا ہے۔ جمال الدین افغانی کی اتحاد اسلامی پیدا کرنے والی کوششوں کو ملیا میٹ کرنے کے لئے دشمنانِ اسلام نے بابی اور بہائی مذہب پیدا کیے، اور اب کانگریس اس غرض سے قادیانی یا محمودی مذہب کی پیٹھ ٹھونک رہی ہے۔ مگر مسلمان جب تک ارضِ حرم کے اندر ہے، زندہ ہے۔ جب بھی وہ اس سے باہر قدم رکھے گا، وہ دشمنانِ اسلام کا شکار ہوجائیگا

ے

از حریم کعبہ چوں آہو رمید
ناوکِ صیاد پہلویش درید

"قادیان کو ارضِ حرم بناکر، مکہ معظمہ کی چھاتیوں کے دودھ کو خشک بناکر، مسلمانوں کو تکفیر کی چھری سے ذبح کرکے کوئی شخص اسلام کی خدمت نہیں کرسکتا، بلکہ یہ ساری باتیں دشمنانِ اسلام کی عین خواہش اور انتہائی تمنا ہیں۔ جس طرح یہود نے بیت المقدس سے منہ موڑ کر سامریہ کو قبلہ بنایا اور برباد ہوئے اور ہوتے رہیں گے، اسی طرح کوئی مسلمان بھی

ارضِ حرم کے بالمقابل قادیان کو قبلہ بنا کر نہ صرف عزّت حاصل نہیں کر سکتا، بلکہ زندہ بھی نہیں رہ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ قادیان کی ان خانہ بر انداز کوششوں میں ہندو اور کانگریس برابر کا حصّہ لے رہے ہیں۔ مسجد نبوی کے مقابل ایک اور مسجدِ ضرار کی تعمیر میں معاون و مددگار ہو رہے ہیں۔ چنانچہ بہت دن نہیں گذرے ڈاکٹر شنکر داس نے اخبار "بندے ماترم" میں لکھا:-

"ہندوستانی قوم پرستوں کو اگر کوئی امید کی شعاع دکھائی دیتی ہے تو وہ احمدیت کی تحریک ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلمان جس قدر احمدیت کی طرف راغب ہوں گے اسی طرح قادیان کو مکہ تصور کرنے لگیں گے، اور آخر کار قوم پرست بن جائیں گے۔ مسلمانوں میں اگر کوئی تحریک عربی تہذیب اور پان اسلامزم کا خاتمہ کر سکتی ہے تو وہ یہی احمدی تحریک ہے۔ (جس سے ڈاکٹر کی مراد موجودہ محمودی تحریک ہے) (سچ پوچھئے تو یہ لاہوری جماعت کی تاویل ہے، ورنہ ڈاکٹر صاحب کی صراحت پوری طرح قادیانیت پر چسپاں ہوتی ہے۔ للمؤلف برنی)

جس طرح ایک ہندو کے مسلمان بن جانے پر اس کی شردھا (عقیدت)، رام، کرشن، وید، گیتا، اور رامائن سے

Marfat.com

اٹھ کر حضرت محمد صاحب، قرآن مجید، اور عرب کی بھومی (ارض حرم) پر منتقل ہو جاتی ہے، اسی طرح جب کوئی مسلمان احمدی (محمودی) بن جاتا ہے، تو اس کا زاویہ نگاہ بھی بدل جاتا ہے۔ حضرت محمد میں اس کی عقیدت کم ہوتی چلی جاتی ہے، اور جہاں پہلے اس کی خلافت عرب میں تھی، اب وہ قادیان میں آ جاتی ہے۔ ایک احمدی خواہ وہ دنیا کے کسی گوشہ میں بھی ہو، روحانی شکتی (قوت) حاصل کرنے کے لئے وہ اپنا منہ قادیان کی طرف کرتا ہے۔ ۳
(اخبار بندے ماترم)

مدیس کانگریس اور ہندو دنیا مسلمانوں سے کم از کم جو کچھ چاہتی ہے وہ یہ ہے کہ اس ملک کا مسلمان اگر ہردوار کی نہیں تو قادیان کی ہی جاترا (زیارت) کرلے۔ (گویا ہندوستان کے باہر حرمین شریفین کے ساتھ عقیدت کا تعلق نہ رہے۔ للمؤلف برنی)، ہندو اخبارات اور پولیٹیکل لیڈروں کے یہ خیالات ہندوستان کے مسلمانوں کو نہایت وضاحت سے بتا رہے ہیں کہ گذشتہ دنوں قادیانی ہٹلر (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان للمؤلف برنی) اور کانگریس کے جواہر آنریبل پنڈت جواہر لال نہرو بالقابہ۔ (للمؤلف برنی) میں جو چھینٹا جھپٹول ہو رہی تھی (یعنی سرگوشی ہو رہی تھی للمؤلف برنی) وہ اس سمجھوتہ کی بنا پر

تھی کہ محمود (خلیفہ صاحب قادیان) مسلمانوں کی اس قوت کو توڑنے کے لئے کیا کرے گا، اور کانگریس اس کے معاوضہ میں کیا دیگی، دکیا چکر تھا۔ نعوذ باللہ۔ للمؤلف برنی)

(قادیانی جماعتِ لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۷ نمبر ۶۹ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۴۵ء)

قادیانیت میں پس پردہ جو مقاصد اور منصوبے کارفرما تھے ان کا مختصر اسادہ خاکہ اوپر پیش ہوا۔ اب بقدر ضرورت مزید تفصیل ذیل میں پیش کرتے ہیں تاکہ بخوبی توضیح و تصدیق ہو جائے اور مسلمانوں کو اندازہ ہو جائے کہ طویل تغافل کے بعد بالآخر جب وہ قادیانیت سے باخبر ہوئے اور اس کی چال اور اس کا جال سمجھے تو بیداری کی بدولت کیسے کیسے فتنوں سے ان کو نجات حاصل ہوئی۔ ع

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔ یہ ناچیز خود بھی قادیانیت کے چکروں سے لاعلم تھا۔ ۱۳۵۲ھ کے ربیع الاول شریف میں قادیانی صاحبان ناچیز سے الجھے تو قادیانیت کو سلجھانے کی فکر شروع ہوئی جس کے نتیجہ میں یہ کتاب "قادیانی مذہب" تیار ہو گئی ع خدا شرّے برانگیزد کہ خیرِ ما دراں باشد۔ فالحمد للہ!

۱۲۔ قادیانی وفاداری کا غوغا مندرجہ بالا صراحت سے واضح ہوگا کہ قادیانیت بڑی حد تک انگریزی سیاسیات کا کرشمہ ہے، جو دین کے فریب میں نمودار

Marfat.com

ہوا۔ اسلام کی تاریخ میں ایسے فتنے پہلے بھی نمودار ہوتے رہے ہیں، اور دین وملّت کو تھوڑا بہت نقصان پہنچاتے رہے ہیں، چنانچہ قادیانی سیاسیات کی روداد کتاب "قادیانی مذہب" میں تفصیل سے درج ہے۔ بایں ہم ایک سادہ خاکہ ذیل میں بھی پیش ہے، جو عبرت آموزی کے لئے کافی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب میں انگریزی وفاداری کا یہ جوش وغلبہ ہے کہ جو کوئی اس میں ان سے اختلاف کرے، اس کو وہ احمق، نادان بلکہ حرامی اور بدکار قرار دیتے ہیں۔ اس معیار سے ان کی اخلاقی ذہنیت کا بھی اندازہ ہو سکتا ہے۔ وفاداری کے چند ارشادات ملاحظہ ہوں:۔

"ہم نے اس گورنمنٹ کے وہ احسانات دیکھے کہ خدا کا شکر کرنا کوئی سہل بات نہیں۔ اس لئے ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیر خواہ ہیں، جس طرح ہمارے بزرگ تھے۔ ہمارے ہاتھ میں بجز دعا کے اور کیا ہے۔ سو ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس گورنمنٹ کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے۔ اور اس کے دشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے۔

"خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے جیسا کہ اس کا شکر ادا کرنا۔ سو اگر ہم اس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا

Marfat.com

نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں تو ہم خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہ کیا۔ کیوں کہ خدا تعالیٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جس کو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو بطور رحمت عطا کرے، درحقیقت یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں، اور ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اور ایک کے چھوڑنے سے دوسرے چھوڑنا لازم آتا ہے۔

"بعض احمق نادان سوال کیا کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے، کیوں کہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض ہے، اور واجب ہے، اس سے جہاد کیسا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک بدکار اور حرامی آدمی کا کام ہے۔"

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی کتاب شہادت القرآن کا تتمہ بعنوان "گورنمنٹ کی توجہ کے لائق" صفحہ ۳ منقول از اخبار الفضل قادیان جلد ۲۷، صفحہ ۲۰۹ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۳۹ء)

مرزا قادیانی صاحب کے نزدیک انگریزوں کے ساتھ وفاداری کا معیار یہ ہے کہ چاہے کچھ گذر جائے ذرا بھی چون و چرا نہ کرے، بلکہ برداشت نہ ہو سکے تو خود ملک بدر ہو جائے۔ جہاں سینگ سمائے چلا جائے، چنانچہ ملاحظہ ہو۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

Marfat.com

"غیروں سے اب لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محلِ سزا ہوئے

"جو کوئی شخص اس گورنمنٹ کے ملک میں رہتا ہے، وہ گویا اس بات کا عہد کرتا ہے کہ میں اس کی اطاعت و فرمانبرداری کروں گا۔ پس جب تک وہ اس کے ماتحت ہے، اس کا فرض ہے کہ اس کی اطاعت اور فرماں برداری کرے اور اپنے اس عہد کو پورا کرے۔ اگر وہ دیکھتا ہے کہ مجھ پر ظلم ہوتا ہے۔ مجھ سے انصاف نہیں کیا جاتا، تو اسے چاہیئے کہ اس حکومت سے نکل جائے۔ ہم ایسے شریر اور مفسد لوگوں کو جو گورنمنٹ کے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلاتے رہتے ہیں، کہتے ہیں کہ اگر تمہارے نزدیک گورنمنٹ ظالم ہے تو اس کے ملک کو چھوڑ دو۔ اور پھر تمہارا جو جی چاہے کرو۔ (اپنے زمانہ میں مرزا قادیانی صاحب غالباً کانگرس کو ملامت کر رہے ہیں، اور یوں تو مسلم لیگ کی بھی ان کے زمانہ میں ابتداء ہو چکی تھی۔ اور اس کو بھی وہ مشتبہ سمجھتے تھے۔ للمؤلف برنی)

(اخبار الفضل قادیان ج۴، نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۱۶ء)

سرکار انگریزی کی اطاعت اور وفاداری کے متعلق مرزا قادیانی صاحب اور ان کے متبعین کے ارشادات کی کوئی کمی نہیں، حتیٰ کہ مرزا قادیانی صاحب نے اپنی جماعتِ قادیانی کے اصول اور عقائد میں یہ شرط

Marfat.com

داخل کر دی کہ وہ ہمیشہ اس گورنمنٹ کی سچی خیر خواہ رہے، چنانچہ ملاحظہ ہو:-

(۱) پورے بائیس برس سے ہمارے امام (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) اس خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ پچاس[۱] کے قریب ایسی کتابیں، عربی، فارسی، اور اردو میں تالیف کی ہیں جن میں بار بار مسلمانوں کو اس گورنمنٹ (برطانیہ) کی اطاعت کی ترغیب دی ہے اور جہاد کی ممانعت کی ہے، اور وہ کتابیں نہ صرف برٹش انڈیا میں بلکہ تمامی اسلامی ممالک میں شائع کر دی ہیں، اور اس مضمون کے اشتہارات بھی شائع کئے ہیں۔ بلکہ اپنی جماعت کے اصولوں اور عقائد میں یہ شرط داخل کر دی ہے کہ ہمیشہ اس گورنمنٹ کی سچی خیر خواہ رہے۔ ہر ایک جو آپ کی (مرزا قادیانی صاحب کی) بیعت کرتا ہے اس کو اپنے اندر یہ تبدیلی کرنی پڑتی ہے کہ وہ درحقیقت اس گورنمنٹ کا سچا خیر خواہ بن جائے (واقعہ بھی یہ ہے کہ قادیانی جماعت بقول مرزا قادیانی صاحب ابتداء سرکار انگریزی کا خود کاشتہ پودا ہے، اور نمک خوار جماعت ہے، اور اس سرکار کی سرپرستی میں وہ دل کے حوصلے نکالتی رہی، لیکن زمانے پلٹا کھایا ہے تو اسے بھی ابن الوقتی کی شرم وندامت دامن گیر ہوئی کہ سرکار انگریزی کی حمایت میں وہ جس سیاسی بیداری کی مذمت اور مخالفت کرتی تھی، آج اپنے

سرپرست چلے جانے کے بعد اسی سیاسی بیداری کے تابع ہونا پڑا۔ شاید پرانے سرپرست اب بھی دور سے کچھ اشک شوئی کرتے رہیں۔ للمؤلف برنی)

(قادیانی رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ۱۹۰۲ء جلد (۱) ۲ مضمون از اڈیٹر رسالہ مولوی محمد علی صاحب قادیانی، فی الحال امیر جماعت قادیان لاہور)

(۲) مدعو دشخص، کتاب) ازالہ اوہام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی صاحب) کی یہ تحریر پڑھتا ہے کہ ہر ایک سعادت مند مسلمان کو دعا کرنی چاہیئے کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو، کیوں کہ یہ لوگ ہمارے (یعنی قادیانی صاحبان کے) محسن ہیں اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں۔ سخت جاہل، اور سخت نادان، اور سخت نالائق وہ مسلمان ہے جو اس گورمنٹ سے کینہ رکھے۔ اگر ہم ان کا شکر نہ کریں تو پھر ہم خدا تعالیٰ کے بھی ناشکر گذار ہیں، اس سے زیادہ بے ایمان اور کون شخص ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا مسیح تو کہتا ہے کہ ہر ایک مسلمان کو انگریزوں کی کامیابی کے لئے دعا کرنی چاہیئے، اور یہ کہتا ہے کہ دعا کی کیا ضرورت ہے، انگریزوں کو شکست ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ میں تو ایسے احمدی کو لعنتی انسان سمجھتا ہوں، (ممکن ہے معاملہ برعکس ہو۔ للمؤلف برنی)

Marfat.com

اور میں تو یقین رکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا بہرحال قبول ہوئی۔ اگر اللہ تعالیٰ کا منشا کسی اور بڑی حکمت کے تحت اس دعا کو قبول کرنے کا نہ بھی ہوا تو بھی اس شخص پر لعنت پڑ جائے گی۔ (اللہ رے گر بز۔ اللہ رے غصہ۔ للمولف) کیوں کہ اس نے اپنے آپ کو اس صف میں کھڑا کیا جو خدا تعالیٰ کے مسیح کے دشمنوں کی ہے" (وہ کون بدنصیب اور خوش نصیب قادیانی ہوگا، جس پر یہ بوچھاڑ پڑی ہے۔ للمؤلف برنی)

(اخبار الفضل قادیان جلد (۲۸) نمبر ۱۲۷ مورخہ ۵ مرجون ۱۹۴۰ء غالباً میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا ارشاد ہے)

حاصل کلام یہ کہ سیاسی حیثیت سے قادیانی فرقہ بقول مرزا قادیانی صاحب سرکار انگریزی کا خود کاشتہ پودا ہے، اور نمک خوار جماعت ہے۔ حتیٰ کہ اس جماعت کے اصول اور عقائد میں یہ شرط مرزا قادیانی صاحب نے داخل کر دی ہے کہ وہ ہمیشہ اس گورنمنٹ کی سچی خیر خواہ رہے۔ یوں تو بکثرت بیانات اپنے اپنے محل پر درج ہیں۔ تاہم ذیل میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کا خطبۂ جمعہ بطریق انتخاب درج کرتے ہیں، جس سے واضح ہوگا کہ آج سے تیس بتیس سال قبل جب کہ انگریزوں کا ہندوستان میں زور تھا، قادیانی صاحبان کو انگریزی سرکار کی حمایت کا کیسا گھمنڈ تھا، اور ملک کی سیاسیات میں قادیانی

Marfat.com

جماعت کیا حیثیت رکھتی تھی :-

"دینی طور پر ہماری جماعت کے جو تعلقات گورنمنٹ کے ساتھ ہونے چاہئیں، ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی سب سے بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اس کے متعلق خوب کھول کھول کر لکھا ہے۔ حتیٰ کہ آپ لکھتے ہیں کہ میں نے کوئی کتاب ایسی نہیں لکھی جس میں گورنمنٹ کی وفاداری کی طرف توجہ نہ دلائی ہو۔ پھر فرماتے ہیں کہ گورنمنٹ کے سکھ کو اپنا سکھ، گورنمنٹ کی تکلیف کو اپنی تکلیف، گورنمنٹ کی ترقی، اپنی ترقی، گورنمنٹ کے تنزل کو اپنا تنزل سمجھنا چاہیئے۔ (گویا گورنمنٹ سے یوں مل جانا چاہیئے کہ ۔۔ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی؛ تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری، للمؤلف برنی)

"تو یہ حکماً ہو گیا کیوں کہ ہمارے امام حضرت مسیح موعود نے خود اس کی تشریح کر دی ہے، لیکن اگر عقل و فکر سے دیکھیں تو بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہماری ترقی اس گورنمنٹ سے وابستہ ہے مشاہدہ سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ اس کے مطابق دیکھ لو کہ وہ کونسی جگہ ہے جہاں احمدیت کو ترقی ہوتی ہے۔ کابل کی سرزمین کو دیکھ لو۔ وہاں ہمارے دو آدمی محض احمدی ہونے کی وجہ سے شہید کیئے گئے۔ (روایت یہ ہے کہ جہاد کے خلاف سرگوشیاں

کرنے پر انگریزی جاسوس سمجھ کر ان کو سزا دی گئی۔ للمؤلف برنی) اور اس وقت تک بھی وہاں علی اعلان احمدیت کا اظہار نہیں ہو سکتا۔ پھر ترکوں کی حکومت ہے جہاں کے بادشاہ کو امیر المؤمنین کہا جاتا ہے۔ (حالانکہ خلیفہ صاحب قادیان بھی امیر المؤمنین ہونے کا دعوے دار ہیں۔ للمؤلف برنی) وہاں ہمارا ایک آدمی کتابیں لے کر پہنچا تو اس سے کتابیں لے کر جلا دی گئیں۔ یہاں سے ایک اشتہار عربی میں شائع ہوا تھا وہ وہاں چسپاں کیا گیا تو اس پر بڑی لے دے ہوئی اور آخرکار اس کو اتروا دیا گیا۔ (قادیانی کتابوں کے غیر اسلامی مضامین تو معلوم ہیں، اشتہار بھی اسی رنگ کا ہوگا۔ للمؤلف برنی)

" یہ تو دور کی باتیں ہیں۔ ہندوستان میں ہی دیکھ لو۔ جہاں مسلمانوں کی کچھ ریاستیں باقی ہیں، جن کے متعلق حضرت مسیح اوّل فرمایا کرتے تھے کہ ان کو خدا تعالیٰ نے اس لئے باقی رکھا ہے کہ ان کو دیکھ کر معلوم ہو جائے کہ اسلامی حکومت کی یہ حالت تھی۔ ان میں سے ایک ریاست کا یہ حال ہے کہ احمدیوں کو مسجد بنانے تک کی اجازت نہیں دی جاتی۔ مندر، گرجے اور گردوارے تو بن رہے ہیں۔ ان کے لئے بڑی خوشی سے اجازت دیجاتی ہے۔ لیکن اگر اجازت نہیں دی جاتی تو احمدیوں کو مسجد بنانے کی نہیں دی جاتی۔ ایک اور ریاست ہے۔ جہاں کوئی احمدی بنا

Marfat.com

اور جھٹ اس پر کوئی نہ کوئی مقدمہ کھڑا کر دیا گیا۔ یہ سلوک ہے جو ہم سے کیا جاتا ہے (خود قادیانی صاحبان کی طرف سے جو مقامی سازشیں اور ریشہ دوانیاں ملّت، اور ریاست میں کی جاتی ہیں وہ اگر پیش نظر ہوں تو شکایت کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ للمؤلف برنی)

"اس کے مقابلہ میں گورنمنٹ برطانیہ کو دیکھئے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ ہم سے ایسا سلوک کرتی ہے جو دوسروں سے نہیں کرتی بلکہ وہ ہم سے بھی اسی طرح پیش آتی ہے جس طرح دوسروں سے، لیکن اس سے یہ نہیں ہو سکتا کہ اگر دوسروں کے دلوں میں شکر گذاری کا جذبہ نہیں پیدا ہوتا تو ہمارے دلوں میں بھی نہ ہو، کیوں کہ اگر انہیں دین کی اشاعت کی ضرورت اور پرواہ نہیں ہے، تو ہمیں تو ہے۔ پس اگر ہمارے ساتھ گورنمنٹ کا سلوک ایسا ہی ہے جیسا کہ دوسروں کے ساتھ تو اس کے یہ معنی نہیں کہ اگر وہ گورنمنٹ کے ساتھ ہمدردی نہ رکھیں اور اس کے شکر گذار نہ ہوں تو ہمیں بھی ایسا سلوک کرنا چاہئے، کیونکہ ہم سے بھی گورنمنٹ ویسا ہی سلوک کرتی ہے جیسا کہ اُن سے، یہ دلیل بالکل بیہودہ اور لغو ہے۔" (سلوک ایسا ہونے پر جو بار بار زور دیا گیا ہے، اس کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی جماعت کے ساتھ گورنمنٹ کا جو خاص سلوک ہے، اس پر پردہ پڑا

رہے ہے، حالانکہ وہ خود قادیانی تحریرات اور تحریکات سے صاف ظاہر ہے۔ للمؤلف برنی)

"پھر ایک اور بات ہے، اور وہ یہ کہ ان لوگوں کے لئے امن ہے، لیکن ہمارے لئے نہیں ہے۔ ہر ایک ہمارا دشمن ہے پھر خدا تعالیٰ نے اپنے سلسلہ کی ترقی کے لئے اسی سرزمین کو چنا ہے جو گورنمنٹ برطانیہ کے ماتحت ہے۔ اس لئے بھی مبارکباد کے قابل ہے۔ اگر کوئی سلطنت اس سے بڑھ کر اچھی اور عمدہ ہوتی تو خدا تعالیٰ اپنے سلسلہ کی نشوونما کے لئے اسی کو چنتا، لیکن خدا تعالیٰ نے اسی کو چنا ہے، جو اس کی فضیلت کی بڑی دلیل ہے پس یہ حکومت جس قدر وسیع ہوگی، ہمارا سلسلہ بھی وسیع ہوتا جائے گا، اور ہمیں آزادی حاصل ہوتی جائے گی، (بلکہ تائید و امداد حاصل ہوتی جائے گی۔ للمؤلف برنی) اس لئے اگر کوئی ہم سے پوچھے تو یہی کہیں گے کہ وہ علاقہ جہاں ہمارے آدمی قتل کئے گئے (یعنی افغانستان) کل کی بجائے آج ہی گورنمنٹ برطانیہ کے ماتحت آجائے تو ہم خوش ہیں۔ (تیس ہی سال کے اندر ۱۹۴۷ء میں واضح ہوگیا کہ ۱۹۱۷ء قادیانی قول کیسا شیطانی فریب تھا آج قادیانیوں کا کیا منہ ہے کہ افغانستان کو دکھائیں اور اسلامی ممالک میں تخریبِ دین کے لئے جائیں۔ للمؤلف برنی) کیوں کہ ہماری ترقی گورنمنٹ برطانیہ سے مربوط ہے اور خدا تعالیٰ کا

Marfat.com

فضل اور ہمارا مشاہدہ اس بات کی شہادت دے رہا ہے
کہ اس گورنمنٹ کے ماتحت ہمیں کامیابی ہوگی۔ (لیکن اس کا
کیا علاج کہ قادیانی دعاؤں کی برکت سے خود گورنمنٹ برطانیہ
یہاں سے رخصت ہوگئی اور قادیانی صاحبان ہاتھ ملتے رہ گئے
ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ للمؤلف برنی) .....

"پس ہمارا دل تو یہی کہے گا، اور کہتا ہے کہ جن کی حکومت
اور سلطنت سے ہمیں امن ملا ہے ان ہی کے فوائد سے ہمیں
ہمدردی ہے۔ پھر جب ہمارا اصل مدّعا اور مقصد دین کی اشاعت
ہے۔ (یا ملت اسلامیہ کی تفریق وتخریب ہے للمؤلف برنی) اور
یہ گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ ہو کر حاصل ہو سکتا ہے، تو پھر
کیوں ہم گورنمنٹ کی ہر طرح سے امداد اور ہمدردی نہ کریں
فرض کرو کہ گورنمنٹ کے خلاف جوش پھیلا کر اور اس سے
ہمدردی نہ کر کے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ مگر کن کو؟ ان
ہی کو جن کی آنکھ میں ہم کانٹے کی طرح کھٹک رہے ہیں۔ اگر
خدا نخواستہ (کیسی بددعا ہے؟ للمؤلف برنی) ان کو پارلیمنٹ
مل جائے تو پہلا ایکٹ یہی پاس کریں کہ احمدیوں کو کاٹ
ڈالو، کیوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب کبھی ان کا داؤ چلا ہے،
انہوں نے ہمیں نقصان پہنچانے میں کمی نہیں کی۔ اور اس کی
دادرسی گورنمنٹ برطانیہ ہی سے ہوئی۔ (لیکن اب تو فنا ہوا

دل یہی کہتا ہوگا ؎ بک رہا تھا جنوں میں کیا کیا کچھ ؛ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی۔ للمؤلف برنی)

" حضرت مسیح موعود نے جو اپنی کتابوں میں اس بات پر خاص زور دیا ہے کہ گورنمنٹ کے ساتھ ہمارے تعلقات نہایت وفادارانہ ہونے چاہیئں، اور ہمیں ہر طرح اس کی مدد کرنا چاہیے حتیٰ کہ آپ نے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جب صرف میری ہی جماعت وفادار ثابت ہوگی۔ یہ یوں ہی نہیں لکھ دیا، خدا تعالیٰ کے مامور کوئی لغو کام نہیں کرتے۔ (البتہ اگر مامور نہ ہوں اور صرف مغالطہ میں مبتلا ہوں تو عجب عجب لغو کام کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ سرکاری وفاداری کا مبالغہ خود غرضی کے تحت، خوشامد اور سازش تک بڑھ سکتا ہے، حتیٰ کہ لوگ سرکاری پٹھو اور جاسوس سمجھیں۔ للمؤلف برنی) پس اس کے متعلق یہ تو کہا نہیں جا سکتا کہ آپ نے نعوذ باللہ! گورنمنٹ کی خوشامد کرنے کے لئے لکھ دیا ہے۔ (نعوذ باللہ کہنے سے خوشامد کا عیب ظاہر ہے۔ للمؤلف برنی) کیوں کہ اگر آپ ایسا نہ لکھتے تو آپ کو کیا خطرہ تھا۔ (خطرہ نہ سہی لیکن خسارہ ضرور تھا کہ گورنمنٹ کی کھلی اور چھپی تائید اور امداد سے محروم رہتے اور اس کے بغیر کم از کم ابتداء میں مشن چلنا دشوار تھا۔ للمؤلف برنی) آریا

ہندو، سکھ وغیرہ قومیں بھی تو اسی ہندوستان میں رہتی ہیں انہوں نے اگر نہیں لکھا تو انہیں کیا ہو گیا ہے۔ (لیکن وہ سرکاری تائید اور امداد کی اتنی خواہشمند اور حاجتمند بھی نہیں ہیں۔ للمؤلف برنی) پھر ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کا رویہ گورنمنٹ کو پسند نہیں ہے، مگر باوجود اس کے گورنمنٹ انہیں گرفتار نہیں کرتی۔ پھر حضرت مسیح کا کوئی ایسا دعویٰ بھی نہ تھا کہ گورنمنٹ کو اس کے متعلق کوئی کارروائی کرنی پڑتی۔ (البتہ مہدویت کا دعویٰ تھا اور ڈرتے تھے کہ اسے گورنمنٹ خطرناک نہ سمجھے، اس لئے صفائی بھی ضروری تھی۔ للمؤلف برنی) آپ پر دشمنوں کا یہ اعتراض تھا کہ گورنمنٹ کی خوشامد کے لئے ایسا کرتے ہیں، لیکن یہ بالکل غلط ہے۔ آپ نے گورنمنٹ کی خدمت کی اور بہت بڑی خدمت کی۔ (نبوت جیسے بنیادی مسئلہ پر مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا۔ حرمین شریفین کی مرکزیت توڑنے کی کوشش کرنا حتیٰ کہ قادیان کے سالانہ جلسہ کو ظلی حج قرار دینا، وہ بھی اس تشریح کے ساتھ کہ مکہ کی چھاتیوں میں دودھ خشک ہو گیا ہے۔ جہاد بالسیف جس سے اغیار فکرمند رہتے تھے، اس کو اسلام میں منسوخ بلکہ حرام قرار دینا، خود اسلامی ممالک میں تبلیغ کے بہانے پھر اور کام کرنا حتیٰ کہ اسلامی ملکوں کو اپنی سرکار کے تابع دیکھنے کی د[redacted] آرزو کرنا، یہ کوئی معمولی وفاداری نہیں ہے۔ بلکہ دین وملت

Marfat.com

نثار کرنے پر یہ وفاداری حاصل ہوتی ہے۔ نعوذ باللہ (للمؤلف برنی) مگر اس کے بدلہ میں کوئی امید نہیں رکھی (البتہ ملکہ وکٹوریہ کو جو ایک خوشامد کا خط لکھا تھا۔ امید تھی کہ اس کے جواب سے عزت افزائی ہوگی۔ مگر یہ امید بھی پوری نہیں ہوئی۔ کیوں کہ خوشامد سے یوں طرح طرح کے فوائد حاصل ہوں، لیکن اخلاقی اور نفسیاتی توقیر حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ الٹی تحقیر نصیب ہوتی ہے۔ للمؤلف برنی، مگر باوجود ان باتوں کے آپ نے گورنمنٹ کی وفاداری پر کیوں اتنا زور دیا (اس لئے دیا کہ اس سے ملک میں مسلمانوں کے خلاف زور حاصل ہوا۔ للمؤلف برنی)، اس کی سوائے اس کے کوئی وجہ نہیں ہے کہ ایک زمانہ ایسا آنا تھا جب کہ گورنمنٹ کے خلاف بعض لوگوں کے خیالات پھیلتے تھے۔ (البتہ یہ تصور میں نہ آ سکا کہ چند سال بعد گورنمنٹ انگریزی خود رخصت ہو جائے گی، اور کوتاہ اندیشی کی وفاداری سے شرمندگی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ ع چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ للمؤلف برنی) . . . .

"پس حضرت مسیح موعود نے جو گورنمنٹ کے متعلق وفادارانہ خیال رکھنے کی اس قدر کوشش کی کہ مشورے دئیے۔ اس کی ترقی کے لئے دعائیں کیں۔ اپنی کتابوں میں بار بار توجہ دلائی، تو یہ یوں ہی نہیں تھا، بلکہ ایک پیش گوئی کے ماتحت تھا، کیوں کہ ایک ایسا زمانہ آنا تھا جب کہ لوگوں کے خیالات میں تبدیلی ہونی تھی۔ مگر حضرت مسیح

Marfat.com

موعود نے اس سے پیشتر ہی آگاہ کر دیا کہ تم اس سے متاثر نہ ہونا اور گورنمنٹ کے متعلق اپنے وفادارانہ اور ہمدردانہ خیالات رکھنا۔ پس میں بھی حضرت مسیح موعود کے تتبع میں اپنی جماعت کے لوگوں کو آگاہ کرتا رہتا ہوں، اور اب بھی کرتا ہوں کہ اس زمانہ میں جو ناپاک اور گندہ خیالات پھیل رہے ہیں (یعنی ملک کو آزاد کرانے کی جو جدوجہد جاری ہے۔ للمؤلف برنی) اس سے پورے طور پر بچیں، اور نہ صرف خود ہی بچیں، بلکہ دوسروں کو بھی بچائیں۔ (یعنی سرکار کی طرفداری میں پروپیگنڈہ کریں جیسا کہ اس تقریر میں کیا گیا ہے۔ للمؤلف برنی)

"پس میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس قسم کے خیالات سے اپنے آپ کو بالکلیہ بچائے، جو گورنمنٹ کے خلاف ہوں۔ پھر اُن کے مٹانے کی پوری کوشش کرے، خصوصاً وہ لوگ جو مدرس ہیں خواہ یہاں کے اسکولوں کے یا باہر کے۔ انکی زیر نگرانی جو طلبہ ہوں وہ ان میں گورنمنٹ کی وفاداری کا بیج بوئیں طلبہ کے دلوں میں بویا ہوا بیج خوب پھل لاتا ہے۔ گورنمنٹ نے اس بات کو مانا ہے کہ وہ ایجی ٹیشن سخت خطرناک ہوتی ہے جو طالب علموں کے ذریعہ پھیلائی جاتی ہے، چنانچہ بنگال کے گورنر نے اپنی ایک تقریر میں یہی کہا ہے۔ اس کے مقابلہ کے لئے ہمیں بھی وہی ذریعہ اختیار کرنا چاہیے۔ یعنی طلبہ کے دلوں میں پورے

زور کے ساتھ گورنمنٹ کی وفاداری کے خیالات جمانے چاہئیں
(چنانچہ قادیانیت کی تبلیغ کے واسطے بھی قادیانی مدرسین طالبعلموں
میں یہی طریق اکثر درپردہ اختیار کرتے ہیں۔ مالی امداد کا بھی لالچ
دیتے ہیں۔ للمؤلف برنی)

"چوں کہ ہمارا کام دین کی اشاعت ہے، اور وہ وابستہ
ہے گورنمنٹ برطانیہ سے، اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے
کہ جس طرح بھی ممکن ہو، گورنمنٹ کی مدد اور تائید کریں۔ (جس کے
صلہ میں گورنمنٹ بھی قادیانی تحریک کی مدد اور تائید کرے۔ للمؤلف
برنی) اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو اس بات کی سمجھ اور توفیق دے
کہ حضرت مسیح موعود کی باتوں کی تصدیق کرے، اور ان کو پورا
کرکے خدا تعالیٰ کے انعامات حاصل کرنے کی اہل بنے۔ آمین"
(خدا تعالےٰ کے انعامات تو کیا ملیں گے۔ البتہ گورنمنٹ کے
انعامات کچھ دن ضرور ملے، جس کے احسان میں گورنمنٹ کا کلمہ
پڑھنا پڑا۔ اور خود مرزا قادیانی صاحب نے احسان مندی
میں اپنی جماعت کو گورنمنٹ کا خود کاشتہ پودا تسلیم کیا۔ غرضکہ قادیانی
سیاست کافی عبرتناک ہے۔ للمؤلف برنی)

(میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبۂ جمعہ
مندرجہ اخبار الفضل جلد (۴)، نمبر ۶ مورخہ ۶ مارچ ۱۹۱۷ء)

۱۳۔ اسلامی ممالک پر انگریزی تسلط کا ارمان (مرزا غلام احمد قادیانی کے)

صاحب، اور ان کے متبعین کو یہ بھی آرزو اور تمنا رہی کہ اسلامی ممالک پر بھی کچھ نہ کچھ حکومت برطانیہ کا تسلط ہو جائے تاکہ انگریزوں کی سرپرستی اور حمایت میں قادیانیوں کو بھی وہاں گل کھلانے کا موقعہ ملے۔ یہ آرزو جابجا تحریرات میں نمایاں ہیں۔ ذیل میں دو ایک نمونے ملاحظہ ہوں:۔

(۱) "موجودہ زمانہ کے متعلق جو پیش گوئیاں ہیں اُن سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں انگریزوں کے ساتھ تعاون کرنا پڑے گا۔ اور ان کے قوانین احمدیت کی ترقی کے لئے ممد ہوں گے اور جہاں جہاں ان کی حکومت ہو گی، وہاں احمدیت کی تبلیغ کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے (یا شیطان کی چالی سے، للمؤلف برنی) راستہ کھل جائے گا۔ اور اس کا عملی ثبوت اس بات سے مل سکتا ہے کہ ہندوستان سے باہر جن ممالک میں انگریزوں کی حکومت نہیں وہاں ہم نے جب تبلیغ کی تو ہمارے راستہ میں روکیں حائل کرنے کی کوشش کی گئی" (قادیانیوں کی سیاسی تعلیم سے صاف ظاہر ہے کہ وہ انگریزی حکومت کے کلمہ گو ہیں، پس انگریز بھی ان کی سرپرستی اور حمایت کرتے تھے، گویا چولی دامن کا ساتھ تھا۔ اس سبب سے دوسری حکومتیں قادیانیوں پر جاسوسی کا شبہ کرتی تھیں، اور کبھی کبھی اس کی اصلیت بھی ظاہر ہو جاتی تھی۔ اسلامی ممالک دینی اعتبار سے بھی نگرانی رکھتے تھے۔ للمؤلف برنی) (اخبار الفضل قادیان جلد ۲۷، نمبر ۲۱۲ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۹ء)

(۲) "کیا یہ حکومت اپنی فیاضانہ اور محسنانہ کارروائیوں سے اس

قابل نہیں کہ خدا کے مسیح موعود اور آپ کی جماعت کی طرف سے بموجب
ھل جزاء الاحسان الا الاحسان ۰ اس کے حق میں اخلاص سے بھری
ہوئی دعائیں خدا کے عرش تک پہنچیں اور گورنمنٹ انگلشیہ عالیہ کی رعایا
سے ہر ایک فرقہ گورنمنٹ کے لا تعداد احسانوں اور بے شمار مہربانیوں
کی وجہ سے اس قابل ہے کہ وہ وفاداری کے ساتھ اس کی اطاعت میں
اپنے جان و مال کو نثار کرنے کی سعادت حاصل کرے، اور شکر گذاری
کے ساتھ پیش آئے، لیکن ہم احمدی سب فرقوں سے بڑھ کر گورنمنٹ
عالیہ کے ممنون احسان ہیں کہ اس نے ہر طرح سے ہماری جانوں، مالوں
عزتوں، آبروؤں بلکہ ہمارے دین و ایمان کی حفاظت کی۔ (گویا ہندوستان
میں انگریز نہ ہوتے تو قادیانیت کا نام و نشان نہ ہوتا۔ للمؤلف برنی)
جس کی بنا پر ہماری دعا ہے کہ اس گورنمنٹ کو آسمانی گورنمنٹ ہر
میدان میں فتحیاب، اور کامیاب کرے اور بصرہ اور بغداد تو کیا چیز
ہے بلکہ ہماری تو دعا ہے کہ ساری دنیا میں اس کا راج ہو جائے۔
(قادیانی دعا کا الٹا اثر ہوا کہ انگریزی حکومت جا بجا سے برخاست
ہو رہی ہے۔ چنانچہ ہندوستان سے بھی رخصت ہو گئی، جہاں تمام
قادیانی صاحبان شب و روز انگریزوں کے واسطے دعائیں لگے رہتے
تھے اور ان کو اپنا بڑا سرپرست، اور محافظ سمجھتے تھے۔ للمؤلف برنی)
اور اس سے بڑھ کر یہ کہ جس طرح مولیٰ کریم نے ہماری گورنمنٹ کو
دنیوی سلطنت عطا فرمائی ہے، اسی طرح روحانی اور دینی سلطنت

Marfat.com

سے بھی کامل حصہ نصیب فرمائے (مطلب یہ کہ انگریز بھی مرزا قادیانی صاحب کے مرید ہو جائیں۔ حالانکہ قادیانی صاحبان خود ان کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ للمؤلف برنی)

"پس جب گورنمنٹ سے مسیح موعود نے اپنے مشن کے تبلیغی مقاصد کو انجام دینے کا فائدہ اٹھایا، ضرور تھا کہ خدا اسے مسیح موعود کی طرف سے بڑھ کر جگہ دیتا۔ پس برٹش عیسائی حکومت کو بصرہ اور بغداد یا کسی اور ملک یا شہر کا ملنا مسیح موعود کے ساتھ اپنی نصف شعاری کے مطابق سلوک کرنے کی برکت ہے۔ اور تمام کے مسلمانوں سے ملکوں اور سلطنتوں کا چھینا جانا، ان کی شامت اعمال اور مسیح موعود کے ساتھ بدسلوکی اور آپ کی تکذیب کی وجہ سے ہے" (انگریز جو قادیانیت کے بڑے سرپرست تھے ان کی شہنشاہیت ٹوٹ رہی ہے، اور حکومت گھٹ رہی ہے اور اہل اسلام جن سے قادیانی صاحبان کو قادیانیت رد کرنے کی شکایت بلکہ عداوت ہے، ان کی حکومتیں بیدار ہو رہی ہیں، اور نئی نئی اسلامی سلطنتیں قائم ہو رہی ہیں مثلاً پاکستان، انڈونیشیا اور نیز چین جہاں حکومت میں مسلمانوں کا اقتدار غالب ہے، غرض حق باطل پر غالب آیا۔ گرچہ کچھ دن باطل نے بھی خاصا زور دکھایا۔ للمؤلف برنی)

"پھر ہم پر حضرت مسیح موعود کے ذریعہ یہ بھی فرض ہوا کہ

آپ نے اپنی پاک تعلیم میں گورنمنٹ عالیہ کی اطاعت اور وفاداری کو جزو مذہب قرار دے کر ہمیں ان منافق طبع مسلمانوں سے علیحدہ کردیا جو ابھی تک انتظار میں ہیں کہ خونی مہدی ایک بڑا لشکر لے کر آبدار تلواروں اور سیاہ، سرخ پرچموں کے ساتھ کہیں سے ظاہر ہوگا اور سب عیسائی سلطنتوں کو مٹا کر ان تمام کے مسلمانوں کو حکمران بنادے گا۔ (قادیانی صاحبان کو ایسے خیال سے بہت ہیبت معلوم ہوتی ہے، اور وہ انگریزوں کو بھی مسلمانوں کے خلاف مشتعل کرنا چاہتے تھے۔ للمؤلف برنی) کیا وہ لوگ جن کے یہ خیالات ہوں وہ ہر مجلس اور مقام میں اخلاص کے ساتھ، اور حقیقی طور پر گورنمنٹ کی وفاداری اور اطاعت شعاری کا دم بھر سکتے ہیں۔ اور اس کی فتوحات پر مسرت اور خوشی کا اظہار کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں، لیکن ہم چونکہ اس برگزیدہ خدا کے ماننے والے ہیں کہ جس نے خونی مہدی اور اس کے متعلق تمام خیالات کو توہمات ثابت کر کے دکھلا دیا ہے، اس لئے ہم کھلے طور پر یک رنگی کے ساتھ گورنمنٹ کی وفاداری، اور اطاعت کا اظہار کرتے ہیں، اور اس کو موجب ثواب سمجھتے ہیں۔ (سرکار انگریزی کو اپنی وفاداری کا حد درجہ یقین دلانا اور مسلمانوں سے بدگمان اور برگشتہ کرنا یہ قادیانیوں کا بڑا مقدس فریضہ تھا۔ للمؤلف برنی)

(جنگ عظیم ۱۹۱۴ء-۱۸ء میں انگریزوں کے عراق پر قبضہ کے بعد مولوی

Marfat.com

غلام رسول صاحب راجیکی قادیانی کا مضمون مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۴، نمبر ۸۶ مورخہ یکم مئی ۱۹۱۷ء)

۱۴- اسلامی جہاد کی قادیانی منسوخی

اسلام کا جہاد بالسیف بالخصوص

انگریزوں کے مقابل مرزا قادیانی صاحب نے حرام قرار دے دیا، اور وہ بھی اس انداز میں حرام قرار دیا کہ ضمناً انگریز اسلامی ممالک اور بالخصوص مسلمانان ہند سے بدظن اور برگشتہ ہو جائیں، اور اس خدمت کے صلہ میں انگریز قادیانیوں کی خوب قدر کریں اور ان کو اپنا سب سے بڑا حامی اور طرفدار مانیں۔ چنانچہ قادیانیوں کی یہ کارگزاری مختصراً بطور نمونہ ملاحظہ ہو:۔

(۱) "چند ایسے عقائد جو غلط فہمی سے، اسلامی عقائد سمجھے گئے ہیں، وہ ایسے ہیں کہ جو شخص ان کو اپنا عقیدہ بنا لے وہ گورنمنٹ کے لئے خطرناک ہے۔" (اشارہ یہ کہ گویا ہندوستان کے مسلمان خطرناک ہیں۔ اور اس خطرہ کو قادیانی صاحبان روک سکتے ہیں۔ للمؤلف برنی)

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار مورخہ ۲۱ فروری ۱۸۹۹ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہشتم ص ۴۲ مرتبہ قاسم علی صاحب قادیان)

(۲) "میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے، ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے، کیوں کہ

مجھ کو مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار ہے۔" (پھر بھلا مسلمانوں کے مقابل قادیانیوں سے بڑھ کر انگریزوں کو کون عزیز ہو سکتا ہے؟ للمؤلف برنی)

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم مرتبہ قاسم علی قادیانی صاحب)

(۳) "میں سولہ برس سے برابر اپنی تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانانِ ہند پر اطاعتِ گورنمنٹ برطانیہ فرض ہے، اور جہاد حرام ہے۔ (اس نئے دین کی انگریز جتنی بھی قدر کرتے کم تھی۔ للمؤلف برنی)

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار مورخہ ۱۰ر دسمبر ۱۸۹۴ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۲۰۰ قاسم علی صاحب قادیانی)

(۴) "میں نے صدہا کتابیں جہاد کی مخالف تحریر کر کے عرب اور مصر اور بلادِ شام اور افغانستان میں گورنمنٹ کی تائید میں شائع کی ہیں۔"

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار مورخہ ۲۱ر اکتوبر ۱۸۹۵ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد چہارم صفحہ ۴۶ مرتبہ قاسم علی صاحب قادیانی)

(۵) "میں نے مناسب سمجھا کہ اس رسالہ کو بلاد عرب یعنی حرمین اور شام اور مصر وغیرہ میں بھی بھیج دوں، کیوں کہ اس کتاب کے صفحہ (۱۵۳) میں جہاد کی مخالفت میں ایک مضمون لکھا گیا ہے اور

Marfat.com

میں نے بائیس برس سے اپنے ذمّہ یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی مخالفت ہو، اسلامی ممالک میں ضرور بھیجدیا کروں۔"
(انگریزوں کو خوش اور مطمئن کرنے کے لئے مرزا قادیانی صاحب کیا کیا جتن کرتے تھے اور بار بار جتاتے تھے کہ نظر التفات پیدا ہو
للمؤلف برنی)

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم صـ۲۸ـ مرتبہ قاسم علی صاحب قادیانی)

(۶) "پھر میں نے قرین مصلحت سمجھ کر اس امر مخالفت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کے لئے عربی اور فارسی کتابیں تالیف کیں، جن کی چھپوائی اور اشاعت پر ہزارہا روپے خرچ ہوئے اور وہ تمام کتابیں عرب اور بلادِ شام اور روم اور مصر اور بغداد اور افغانستان میں شائع کی گئیں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر ہوگا۔" (ایک اثر تو بہر صورت ظاہر ہو گیا کہ مرزا قادیانی صاحب جہاد کے خلاف جہاد کرنے میں ہزارہا روپیہ خرچ کرنے کے قابل ہو گئے، اور دور دراز ممالک میں اشاعت ہونے لگی۔ انگریزی دستِ غیب کا یہ ایک کرشمہ معلوم ہوتا ہے۔
للمؤلف برنی)

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہشتم صـ۶۲ـ مرتبہ قاسم علی صاحب قادیانی)

Marfat.com

یہ اسلام کا معجزہ نہیں تو اور کیا ہے کہ جس نیت اور مصلحت سے اسلامی جہاد حرام قرار دیا گیا، وہ نیت اور مصلحت خود بخود بیان ہو گئی، اور خود ہی حرام ثابت ہوئی، یعنی دنیا کی خاطر دین بیچا گیا۔ انگریزوں کی خوشنودی کے واسطے اسلام میں تصرف کیا گیا۔ قرآن مجید میں بھی ایسے ظالموں کا ذکر جا بجا ملتا ہے جو دین میں تصرف کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ چنانچہ مختصراً اقرار ملاحظہ ہو:۔

"بار ہا دل میں بے اختیار یہ بھی گزرتا ہے کہ جس گورنمنٹ کی اطاعت اور خدمت گذاری کی نیت سے ہم نے کئی کتابیں مخالفت جہاد اور گورنمنٹ کی اطاعت میں لکھ کر دنیا میں شائع کیں اور کافر وغیرہ ان کے نام رکھوائے۔ اسی گورنمنٹ کو اب تک معلوم نہیں کہ ہم دن رات کیا خدمت کر رہے ہیں۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ ایک دن گورنمنٹ عالیہ میری ان خدمات کی قدر کرے گی۔ (مگر شاید یہ یقین نہیں کہ ایک دن کہیں باز پرس بھی ہو گی۔ للمؤلف برنی)

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۰۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۲۸ مرتبہ قاسم علی صاحب قادیانی)

غرض دین فروشی۔ ملت فروشی۔ وطن فروشی، غیرت فروشی، خوشامد لجاجت۔ التجا۔ التماس۔ یہ خلاصہ تھا قادیانی سیاسیات کا۔ اور اس کے تحت سرکار انگریزی کی وفاداری جزو ایمان قرار دی گئی۔ اس پر

Marfat.com

بھی سرکار دربار میں بے توقیری اور ناقدری کا گلہ شکوہ رہا۔ البتہ ملازمت اور معاش میں درخواستوں کے بموجب سرکاری عنایات و رعایات بخوبی حاصل ہوگئیں اور اسی لالچ سے بیشتر غرضمند قادیانیت کے جال میں پھنسنے لگے۔ حتیٰ کہ بقول مرزا قادیانی صاحب قادیانی فرقہ سرکار کا خود کاشتہ پودا جم گیا۔ اور سرکار کی نمک پروردہ جماعت قائم ہوگئی۔ جو خاص مراحم کی مستحق سمجھی گئی۔

بعض کم از کم سمجھ جو دنیا کے چنداں طالب نہ تھے۔ وہ مرزا قادیانی صاحب کے دینی ارتقا میں لپٹ گئے۔ مرزا صاحب اول تو مجدد بنے پھر محدث۔ پھر مہدی۔ پھر مسیح۔ نبی رسول۔ حتیٰ کہ قادیان کے غلام احمد قرآن کے احمد بن گئے۔ گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اسمہٗ احمدؐ۔ رسول اللہ سے ہٹ کر مرزا قادیانی صاحب پر چسپاں ہوگئی، قادیان میں قرآن والی مسجد اقصیٰ بن گئی۔ ظلی حج شروع ہوگیا۔ جو مکہ معظمہ کے نفلی حج سے افضل قرار پایا۔ دنیا جہان کے تمام مسلمان مرزا قادیانی صاحب کے انکار سے کافر بن گئے۔ گویا رسول اللہ کا کلمہ عملاً منسوخ ہوگیا۔ اور وہ دین ایمان کے واسطے بیکار رہ گیا۔ اسلام کا جدید مدار مرزا قادیانی صاحب کی نبوت رسالت قرار پایا۔ اور مرزا صاحب کا مدار کیا تھا۔ انگریزی سرکار نامدار۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

مرزا قادیانی صاحب کے فرزند ارجمند میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان جو رتبہ میں امیر المؤمنین اور اولوالعزمی میں فضل عمر کہلاتے

Marfat.com

ہیں۔ وہ بھی لازماً اسی نقش قدم پر چلے۔ تو نوبت یہ پہنچی کہ خود قادیانی صاحبان جو کچھ غیرتمند تھے۔ قادیانی سیاسیات سے شرمانے لگے۔ اور شرم وحیا کی سزا میں اندھے کہلانے لگے۔ بہرحال عوام میں قادیانی سرکاری ٹوڈی مشہور ہو گئے۔ چنانچہ خود میاں خلیفہ صاحب کے اعتراف ملاحظہ ہوں:۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے۔ للمؤلف برنی) فخریہ لکھا ہے کہ میری کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں میں نے گورنمنٹ کی تائید نہ کی ہو۔ (تعجب کیا جبکہ گورنمنٹ کی تائید ہی قادیانیت کی جان ہو۔ للمؤلف برنی) مگر مجھے افسوس ہے کہ میں نے غیروں سے نہیں بلکہ احمدیوں کو یہ کہتے سنا ہے۔ میں انہیں احمدی ہی کہوں گا۔ کیونکہ نابینا بھی آخر انسان ہی کہلاتا ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایسی تحریریں پڑھ کر شرم آجاتی ہے۔ انہیں شرم کیوں آتی ہے۔ اس لئے کہ ان کی اندر کی آنکھیں کھلی نہیں ہیں۔ (گویا انہیں اندرونی بھید معلوم نہیں کہ انگریزیت سے قادیانیت کا چولی دامن کا ساتھ ہے ع اے صبا ایں ہمہ آوردۂ تست۔ کہ بقول مرزا قادیانی صاحب قادیانی فرقہ انگریزی سرکار کا خود کاشتہ پودا ہے۔ للمؤلف برنی)

(خطبۂ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان مندرجہ اخبار الفضل جلد (۲۰)، نمبر ۳ مورخہ ۷ جولائی ۱۹۳۲ء)

Marfat.com

(۲) ہماری جماعت وہ جماعت ہے۔ جسے شروع سے ہی لوگ کہتے چلے آئے ہیں کہ یہ خوشامدی اور گورنمنٹ کی پٹھو ہے۔ بعض لوگ ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ ہم گورنمنٹ کے جاسوس ہیں۔ پنجابی محاورہ کے مطابق ہمیں جھولی چک اور نئے زمینداری محاورہ کے مطابق ہمیں ٹوڈی کہا جاتا ہے۔ (جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے۔ للمؤلف برنی)

(خطبۂ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد (۲۲)، نمبر ۵۸ مورخہ ۱۱ر نومبر ۱۹۳۴ء)

۱۵- اسلامی ممالک میں قادیانی اثرات

مرزا قادیانی صاحب کے زمانہ سے ہی قادیانی تحریک اسلامی ممالک کو تاکتی رہی، اور جب کبھی موقعہ ملا گھس بھی گئی، اور کہیں کہیں مداخلت کا مزہ بھی چکھنا پڑا بہرحال افغانستان، ترکی، عراق، شام، فلسطین اور بالخصوص مصر میں کیا کیا ہوا اور کیا ہو رہا ہے، مختصر کیفیت ذیل میں پیش کرتے ہیں:-

(۱) مولوی صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم (ساکن علاقہ خوست ملک افغانستان) کی شہادت سے تخمیناً دو برس پہلے ان کے ایماء اور ہدایت سے میاں عبد الرحمٰن شاگرد رشید ان کے قادیان میں شاید دو یا تین دفعہ آئے، اور ہر

Marfat.com

ایک مرتبہ کئی کئی مہینے تک رہے اور متواتر صحبت اور تعلیم اور دلائل کے سننے سے ان کا ایمان شہداء کا رنگ پکڑ گیا اور آخری دفعہ جب کابل واپس گئے تو وہ میری تعلیم سے پورا حصہ لے چکے تھے، اور اتفاقاً ان کی حاضری کے ایام میں بعض کتابیں میری طرف سے جہاد کی ممانعت میں چھپی تھیں جن سے ان کو یقین ہو گیا تھا کہ یہ (قادیانی) سلسلہ جہاد کا مخالف ہے۔ پھر ایسا اتفاق ہوا کہ جب وہ مجھ سے رخصت ہو کر پشاور پہنچے تو اتفاقاً خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر سے جو پشاور میں تھے، اور میرے مریدوں ہیں، ملاقات ہوئی، اور انہیں دنوں میں خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک رسالہ جہاد کی ممانعت میں شائع کیا تھا۔ اس سے ان کو بھی اطلاع ہوئی، اور وہ مضمون ایسا ان کے دل میں بیٹھ گیا کہ کابل میں جا کر جا بجا انہوں نے یہ ذکر شروع کیا کہ انگریزوں سے جہاد کرنا درست نہیں، کیوں کہ وہ ایک کثیر گروہ مسلمانوں کے حامی ہیں، اور کئی کروڑ مسلمان امن و عافیت سے ان کے زیر سایہ زندگی بسر کرتے ہیں۔

"تب یہ خبر رفتہ رفتہ امیر عبدالرحمٰن کو پہنچ گئی اور یہ بھی بعض شریر پنجابیوں نے جو اس کے ساتھ ملازمت کا تعلق رکھتے تھے اس پر ظاہر کیا کہ یہ ایک پنجابی شخص (مرزا غلام احمد قادیانی

صاحب) کا مرید ہے جو اپنے تئیں مسیح موعود ظاہر کرتا ہے، اور اس کی یہ بھی تعلیم ہے کہ انگریزوں سے جہاد درست نہیں، بلکہ اس زمانہ میں قطعاً جہاد کا مخالف ہے۔ تب امیر یہ بات سن کر بہت افروختہ ہو گیا اور اس کو قید کرنے کا حکم دیا تا مزید تحقیقات سے کچھ زیادہ حال معلوم ہو۔ آخر یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ ضرور یہ شخص مسیح قادیانی کا مرید اور مسئلہ جہاد کا مخالف ہے۔ تب اس مظلوم کو گردن میں کپڑا ڈال کر اور دم بند کر کے شہید کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ اس کی شہادت کے وقت بعض آسمانی نشان ظاہر ہوئے۔ (آسمانی نشان ظاہر ہونے قادیانی صاحبان کو کیا دیر لگتی ہے۔ للمؤلف)

"یہ تو میاں عبدالرحمٰن شہید کا ذکر ہے۔ اب ہم مولوی صاحبزادہ عبداللطیف کی شہادت کا دردناک ذکر کرتے ہیں...

...... ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ مولوی صاحب خوست علاقہ کابل سے قادیان میں آ کر کئی مہینے میرے پاس اور میری صحبت میں رہے۔ پھر بعد اس کے جب آسمان پر یہ امر قطعی طور فیصلہ پا چکا کہ وہ شہادت پائیں تو اس کے لئے یہ تقریب پیدا ہوئی کہ وہ مجھ سے رخصت ہو کر اپنے وطن کی طرف واپس تشریف لے گئے......."

"یہ تو ظاہر ہے کہ آج کل ایک طور سے عنانِ حکومت

Marfat.com

کابل کی مولویوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور جس بات پر مولوی اتفاق کر لیں پھر ممکن نہیں کہ امیر اس کے برخلاف کر سکیں، پس یہ امر قرین قیاس ہے کہ ایک طرف اس امیر کو مولویوں کا خوف تھا اور دوسری طرف شہید مرحوم کو بے گناہ دیکھتا تھا۔ پس یہی وجہ ہے کہ وہ قید کی تمام مدت میں یہی ہدایت کرتا رہا کہ آپ اس شخص قادیانی کو مسیح موعود مت مانیں اور اس عقیدے سے توبہ کر لیں۔ تب آپ عزت کے ساتھ رہا کر دیے جاؤ گے، اور اسی نیت سے اس نے شہید مرحوم کو اس قلعہ میں قید کیا تھا جس قلعہ میں وہ آپ رہتا تھا تا متواتر فہمائش کا موقع ملتا رہے۔

"اور اس جگہ ایک اور بات لکھنے کے لائق ہے اور در اصل وہی ایک بات ہے، جو اس بلا کی موجب ہوئی، اور وہ یہ ہے کہ عبد الرحمن شہید کے وقت سے یہ بات امیر اور مولویوں کو خوب معلوم تھی کہ قادیانی جو مسیح موعود کا دعویٰ کرتا ہے جہاد کا سخت مخالف ہے اور اپنی کتابوں میں بار بار اس بات پر زور دیتا ہے کہ اس زمانہ میں تلوار کا جہاد درست نہیں، اور اتفاق سے اس امیر (حبیب اللہ خاں) کے باپ نے جہاد کے واجب ہونے کے بارے میں ایک رسالہ لکھا تھا جو میرے شائع کردہ رسالوں کے بالکل مخالف ہے اور پنجاب

Marfat.com

شر انگیز بعض آدمی جو اپنے تئیں اہلِ حدیث کے نام سے موسوم کرتے تھے امیر کے پاس پہنچ گئے۔ غالباً ان کی زبانی امیر عبد الرحمٰن نے جو امیر حال (امیر حبیب اللہ خاں) کا باپ تھا میری ان کتابوں کا مضمون سن لیا ہوگا، اور عبد الرحمٰن (قادیانی) شہید کے قتل کی بھی یہی وجہ ہوئی تھی کہ امیر عبد الرحمٰن نے خیال کیا تھا کہ یہ اس گروہ کا انسان ہے جو لوگ جہاد کو حرام جانتے ہیں، اور یہ بات یقینی ہے کہ قضاء و قدر کی کشش سے مولوی عبد اللطیف مرحوم سے بھی یہ غلطی ہوئی کہ اس قید کی حالت میں بھی جتلا دیا کہ یہ زمانہ جہاد کا نہیں ہے" (غلطی کے لفظ سے مترشح ہوتا ہے کہ عبد اللطیف قادیانی صاحب کو حرمتِ جہاد کا مسئلہ بصیغہ راز پھیلانا چاہیئے تھا۔ لیکن انہوں نے اس کا جو عام اظہار کیا تو یہ ان سے غلطی ہوئی۔ چنانچہ اسی اظہار کے مواخذہ میں موت کی سزا ملی۔ نظر انصاف سے دیکھیئے تو انگریزوں اور افغانوں کے سیاسی تعلقات میں جو نزاکت تھی، اس کے مدنظر افغانستان میں جہاد کے خلاف تحریک پھیلانا گویا افغانوں کو انگریزوں کے خلاف بے بس بنانا تھا، کہ خدانخواستہ افغانستان بھی ہندوستان کی طرح انگریزوں کا ماتحت ہو جائے۔ چنانچہ اسلامی ممالک کے متعلق عام طور پر قادیانیوں کی یہ آرزو ظاہر ہوتی رہی کہ یہ

Marfat.com

ممالک بھی انگریزوں کی حکومت میں آجائیں تاکہ قادیانیوں کو اپنی تبلیغ اور ترقی میں من مانی سہولت رہے، مسلمانوں کی کمزوری سے انگریز بھی پورا فائدہ اٹھائیں۔ یہ سازشیں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے جس طرح پامال ہوئیں وہ قادیانیوں کے حق میں بہت عبرتناک ہے کہ انگریزوں کا سایہ سر سے اٹھ گیا تو یتیم۔ یتیم سے معلوم ہوتے ہیں۔ شاید اب بھی توبہ کی توفیق نصیب ہو۔ (مؤلف برنی)

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا مضمون تذکرۃ الشہادتین مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز لاہور جلد ۲، نمبر ۱۱ و ۱۲ بابت نومبر، دسمبر ۱۹۰۳ء)

(۲) "ترک عالم اسلام کی سب سے زیادہ آزاد خیال اور بعض سخت گیروں کے نزدیک ایک لامذہب اور بے دین جماعت ہے، لیکن ان سارے حالات کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ قادیانیت کی اسلام کشی اور ایمان دشمنی کے خلاف ترک جیسے آزاد خیال بھی فریاد کناں ہیں اور اس تحریک کو اسلام اور مسلمانوں کے حق میں سم قاتل سمجھ رہے ہیں۔ چنانچہ حافظ نور اللہ آفندی نے جامع مسجد استنبول میں ترکوں کے ایک مجمع عام کے سامنے جس میں غازی مصطفےٰ کمال پاشا بھی موجود تھے، اس خطرہ سے مسلمانوں کو پورے طور پر آگاہ کیا اور اس کے خلاف عملی جدوجہد کی ترغیب فرمائی۔ آپ نے دوران تقریر میں فرمایا:۔

"میں اور میرے چند رفقاء قادیانی فرقہ کی سرگرمیوں کا دلچسپی

سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ افسوس ہے کہ ترکی مدتوں تک شخصی حکومت کی زنجیروں میں جکڑا رہا، اور جب ملوکیت کی نحوست دور ہوئی تو غیر مسلم اقوام نے اسے تباہ کرنے کی ہر ممکن سازش کی۔ ہمیں آج تک کوئی موقع نہ مل سکا کہ عوام کو اس نئے فرقہ کے حالات سے مطلع کریں، اور انہیں بتا سکیں کہ اس فرقہ نے اغیار کی مدد سے شعائر اسلامی میں رخنہ اندازی کر کے اسلام کو نقصان پہنچانے کی کس قدر کوشش کی ہے۔ ترکی کے تمام علماء قادیانی کی تعلیمات کو قرآنِ پاک کی تعلیم کے منافی خیال کرتے ہیں، اور ہر مسلمان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس فتنہ کے خلاف احتجاج کرے، اور ضرورت پڑے تو اس فتنہ کے استیصال کے لئے مالی مدد دیں .... اور جہاد کرنے میں دریغ نہ کریں۔"

(اخبار النجم لکھنؤ۔ مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۳۵ء بعنوان "تحریک قادیانیت اور ترک")

(۳) "تیسرا مقام جہاں احمدیت ترقی کر رہی ہے اور جہاں اسے سمجھنے کی کوشش کی جا رہی ہے، عرب ہے، جس کے ساتھ فلسطین بھی شامل ہے۔ فلسطین میں ایک گاؤں احمدیہ جماعت کا مرکز ہے۔ یعنی وہ تقریباً سب کا سب احمدی ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ احمدی جماعتیں مصر اور شام میں بھی ہیں۔ فلسطین کے جس گاؤں کا میں نے ذکر کیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے

Marfat.com

ایسی جماعت ہے جو عملی طور پر احمدیت کو اپنی زندگی میں داخل کر رہی ہے۔ انہوں نے اپنے مدرسہ بھی جاری کر رکھے ہیں۔ لٹریچر بھی شائع کرتے ہیں۔ روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ گویا تیسرا ملک عرب ہے، جس میں شام اور فلسطین وغیرہ بھی شامل ہیں۔ جو احمدیت کی روح کو اپنے اندر داخل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۶، نمبر ۲۶۳ مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۸ء)

(۴) "آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب، کے، سی، ایس، آئی جج فیڈرل کورٹ آف انڈیا نے تقریر فرمائی آپ نے بلادِ عربیہ میں احمدیت کی تاریخ اور تبلیغ کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ "عرب ممالک میں احمدیت کا پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی پہنچ چکا تھا۔ لیکن باقاعدہ طور پر تبلیغ ۱۹۲۲ء میں شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کے ذریعہ قاہرہ میں شروع ہوئی۔ ۱۹۲۴ء میں خود حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ولایت تشریف لے جاتے ہوئے شام اور فلسطین میں سفر کیا۔ ۱۹۲۵ء میں مولوی جلال الدین صاحب شمس کو سید ولی اللہ شاہ صاحب کی معیت میں بھیجا، اور شام اور فلسطین میں جماعتیں قائم ہوئیں۔ ۱۹۳۱ء میں ان کی واپسی پر مولوی ابو العطاء صاحب کے

Marfat.com

بھیجا گیا، اور انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے فریضۂ تبلیغ ادا کیا، اور رسالہ البشریٰ، جاری کیا۔ آج کل وہاں مولوی محمد شریف صاحب کام کر رہے ہیں"

"جناب چودھری صاحب نے علینی مشاہدات اور اپنے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "وہاں احمدیوں کا اخلاص نہایت ہی قابل تعریف اور قابل رشک ہے۔ ان میں سے بعض ہر وقت احمدیت کی تبلیغ میں مشغول رہتے ہیں۔ اس کے لئے ان میں ایک جنون سا پایا جاتا ہے"

(جناب چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی تقریر بہ موقع سالانہ جلسہ قادیان بابت ۱۹۴۵ء۔ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۳۳، نمبر ۳۰۳ مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۵ء)

(۵) "یہ امر از حد طمانیت اور خوشی کا مظہر ہے کہ جماعت احمدیہ کا لٹریچر بلادِ عرب بالخصوص بغداد، عراق، اور مصر میں بہت مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں بعض عربی جرائد کے مقالات، اور حضرت امیر ایدہ اللہ کی کتب پر ان کے پاکیزہ خیالات کا ذکر قبل ازیں ان کالموں میں آتا رہا ہے۔ اب یہ دیکھنا موجب مسرت ہے کہ حضرت امیر ایدہ اللہ کے خطبات کے تراجم بھی عربی جرائد میں شائع ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اس وقت ہمارے سامنے بغداد کے مشہور اخبار "الاتحاد" کا ایک

Marfat.com

پرچہ ہے، جس میں حضرت ممدوح کے ایک خطبۂ جمعہ کا عربی ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ اس خطبہ میں حضرت امیر ایدہ اللہ نے مسلمانوں کے اتحاد پر زور دیتے ہوئے اس تحریک کا خیر مقدم کیا ہے، جس میں بلاد اسلامیہ اور پاکستان کے مسلمانوں کے باہم اتحاد کی طرح ڈالی گئی ہے۔

"ہم اپنے محترم دوست سید تصدق حسین صاحب، قادری کے ممنون ہیں کہ ان کے توسط اور ان کی پیہم مساعی سے بلادِ اسلامیہ جماعتِ احمدیہ کے نقطۂ نگاہ اور اس کی خدماتِ دینیہ سے واقف ہوتے جا رہے ہیں۔ اس خطبہ کی اشاعتِ بھی سید صاحب کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کی کوششوں کو بار آور فرمائے۔ (کیسی گہری چال ہے کہ مرضی موافق باتیں کہہ کر ناواقفوں کو متوجہ کیا جاتا ہے۔ اور توجہ طلبی کا مقصد قادیانیت کی تبلیغ ہے، اور قادیانیت کا جو چکر ہے، اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ للمؤلف برنی)

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد (۳۶) نمبر۱ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۴۸ء)

(دیگر اسلامی ممالک میں جو ریشہ دوانیاں ہو رہی ہیں۔ وہ ایک طرف۔ ذرا حرمین شریفین مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر قادیانی

Marfat.com

توجہات ملاحظہ ہوں:۔

(۱) بچپن سے میرا یہ خیال ہے اور جس کا میں نے دوستوں سے بارہا ذکر بھی کیا ہے کہ میرے نزدیک احمدیت پھیلنے کے لئے اگر کوئی مضبوط قلعہ ہے تو مکہ مکرمہ ہے۔ اور دوسرے درجہ پر پورٹ سعید۔ اگر کوئی شخص وہاں چلا جائے تو ساری دنیا میں احمدیت کو پہنچا سکتا ہے۔ وہاں سے ہر ملک کا جہاز گذرتا ہے۔ ٹریکٹ تقسیم کئے جائیں۔ اس طرح ایسے ایسے علاقوں میں حضرت (مرزا قادیانی صاحب) کا نام پہنچ جائے۔ جہاں ہم مدتوں نہیں پہنچ سکتے۔ مگر مکہ مکرمہ سب سے بڑا مقام ہے۔ وہاں کے لوگ ہمارے بہت کام آسکتے ہیں۔ (نہ معلوم کیا اصلیت تھی۔ لیکن روایت سنی تھی کہ مولوی احسان اللہ صاحب کے بعد جدہ میں جو صاحب وائس کونسل مقرر ہوئے تھے۔ وہ قادیانی تھے سرکار انگریزی کا زمانہ تھا۔ عجب نہیں حجاز میں اس طرح قادیانیت نے راہ نکالنے کی قدم جمانے کی تدبیر کی ہو۔ بہرحال حکومت سعودیہ کو بہت باخبر رہنے کی ضرورت ہے۔ للمؤلف برنی)

(خطبۂ جمعہ میاں محمود احمد خلیفۂ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد (۹) مورخہ ۱۴ر جولائی سنہ ۱۹۲۱ء)

(۲) یہ اللہ کی طرف سے ذرائع ہیں۔ مکہ میں (قادیانی) مشن کی تجویز ہے۔ ایک دوست نے وعدہ کیا ہے کہ اگر مکہ میں مکان لیا جائے

تو وہ پچیس (۲۵) ہزار روپیہ مکان کے لئے دیں گے۔ پس شیطان کے مقابلہ میں پوری طاقت سے کام لیں۔ اور میری اس نصیحت کو خوب یاد رکھیں۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد (۷) نمبر ۵۱ مورخہ ۸ر جنوری ۱۹۲۰ء)

(۲۲) حضرت مولانا میر محمد سعید صاحب قادری امیر جماعت ہائے احمدیہ حیدر آباد دکن بعد حصول اجازت حضرت اقدس خلیفۃ المسیح (میاں محمود احمد صاحب) ایدہ اللہ عمرہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ کا مبارک مقصد لیکر ۳۰ر اپریل ۱۹۲۱ء کو بمبئی سے ہمایوں نامی جہاز میں مدینہ شریف روانہ ہوئے۔ آپ کا خیال ایک دراز مدت تک مدینہ شریف کو مرکز تبلیغ بنا کر ملک عرب میں تبلیغ کرنے کا تھا۔ انشاء اللہ اس مبارک دور خلافت ثانیہ میں بطفیل حضرت اولو العزم فضل عمر (میاں محمود احمد صاحب) سلمہ اللہ تعالیٰ یورپ و امریکہ میں جبکہ اسلام کا بول بالا ہو رہا ہے۔ ضرور تھا کہ وہ مقدس سرزمین عرب کہ جس کے انوار نورانی سے سارا جہاں منور ہو گیا تھا۔ دوبارہ اس سرزمین کی منور چوٹیوں سے وہ نور چمک اٹھے تاکہ سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام پوری آب و تاب کے ساتھ دنیا پر ظاہر ہو جائے۔ ع مسلماں را مسلماں باز کردند۔ (گویا جو مسلماں مدینہ منورہ میں آباد ہیں۔ وہ مسلماں نہیں ہیں، بلکہ

Marfat.com

قادیانیت قبول کر کے وہ مسلمان نہیں گے۔ نعوذ باللہ۔ للمؤلف ہمنی)
(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۸۵ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۲۱ء)

۱۶۔ مصر کا معرکہ

عام طور پر ہندوستان میں مسلمانوں کو علم نہیں ہے کہ مصر میں بھی قادیانیوں کے ساتھ، اور بالخصوص قادیانی جماعتِ لاہور کے ساتھ ہمارا خوب معرکہ رہا، اور بفضلہ تعالیٰ ازہر شریف میں ہم کو فتح مبین حاصل ہوئی۔ قصہ تو طولانی ہے، یہاں مختصر یادداشت درج کرتے ہیں۔ ممکن ہے آئندہ کبھی مفصل روداد بھی عربی میں شائع ہو۔

اسلامی ممالک میں مصر کو علمِ دین اور مرفہ الحالی میں خاص امتیاز حاصل ہے، چنانچہ عالمِ اسلام کا تعلیمی مرکز ازہر شریف تقریباً ہزار سال سے وہاں قائم ہے، اور فی الجملہ وہاں مسلمان بھی زیادہ خوش ہیں۔ الحمد للہ! اس لئے یہ کیونکر ممکن تھا کہ قادیانی صاحبان کی للچائی نظریں مصر پر نہ پڑتیں۔ چنانچہ یہ وہاں جا گھسے۔ ایسے موقع پر قادیانی جماعتِ لاہور اپنی منافقت سے بہت فائدہ اٹھاتی ہے۔ بلا تکلف مسلمانوں کو یقین دلا دیتی ہے کہ مرزا قادیانی صاحب نہ تو نبی تھے، نہ نبوت کے مدعی تھے۔ خادمِ اسلام کی حیثیت سے اپنے آپ کو مجدد کہتے تھے۔ چنانچہ ان کی ہدایت کی بناء پر ہم اسلام کی خدمت میں مشغول ہیں۔ سیدھی سی بات، کون تعرض کرے، اور کیوں تعرض کرے۔ ناواقفیت میں مسلمان کھلے دل سے مدد شروع کر دیتے ہیں، اور واقفیت ہوتے ہوتے یہ خوب اپنا مطلب پورا کر لیتے ہیں، لیکن اب اس چال کا علم ہو رہا ہے۔ پہلی سی

غفلت باقی نہیں رہی - اس کے مقابل قادیانی جماعت قادیان اپنے مسلک میں زیادہ اخلاقی جرأت دکھاتی ہے - وہ مرزا صاحب کے کثیر دعوؤں کے مدنظر مرزا صاحب کو نبی اور عالیشان نبی مانتی ہے، اور ڈنکے کی چوٹ اس کا اعلان کرتی ہے، لاہوری جماعت کی طرح قادیانیت کے معاملہ میں دنیا کو مغالطہ نہیں دیتی - حق باطل دوسری بحث ہے، لیکن جماعت لاہور کے مقابل جماعت لاہور سے یہ استقامت ضرور قابل قدر ہے، اور اسی خلوص کا یہ اثر ہے کہ جماعت لاہور سے کہیں زیادہ جماعتِ قادیان قادیانی فرقہ میں مقبول ہے - جماعت لاہور زیادہ تر مسلمانوں کی خوشنودی ڈھونڈتی ہے، لیکن مغالطہ کھل جانے پر ان کو یہ سہولت حاصل نہ رہے گی - چنانچہ قاضی محمد یوسف قادیانی اپنی کتاب "کتاب الحیات" میں صحیح لکھتے ہیں کہ:-

"لاہور احمدیہ بلڈنگس (قادیانی جماعتِ لاہور کا مرکز) میں کچھ لوگ رہتے ہیں جو نہ تو حضرت احمد مسیح موعود نبی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی، اور صادق رسول، اور آنے والا عیسیٰ نبی اللہ یقین کرتے ہیں اور نہ غیر احمدی مسلمانوں میں صدق دل سے شمولیت اختیار کرتے ہیں" (بلکہ قادیانی ہو کر مسلمان رہنا چاہتے ہیں للمؤلف)

قصہ مختصر اوّل قادیانی جماعت لاہور کے امیر نے اسی نفاق کی ترکیب سے ازہر شریف قاہرہ میں ڈورے ڈالے، اور حضرت علامہ محمد مصطفےٰ المراغی شیخ الازہر کو قادیانیت کے معاملہ میں مغالطہ دے کر اس درجہ مطمئن کر دیا کہ دو قادیانی طالب علم جو البانوی تھے، جماعتِ لاہور کی طرف سے ازہر (الخ)

Marfat.com

کے کلیہ اصول دین میں داخل ہو گئے جہاں صرف مسلمان تعلیم پا سکتے ہیں۔ گویا اس ترکیب سے قادیانیت کی موافقت میں ازہر شریف کی عملی سند حاصل کر لی تاکہ وہ آئندہ عالم اسلام پر حجت بن سکے، اور اپنی کامیابی پر اس درجہ مطمئن ہو گئے کہ غالباً ان ہی دو قادیانی طالب علموں کے نام سے دو عربی رسالے قادیانیت کے متعلق اپنی تعبیر کے مطابق خاص ازہر شریف سے شائع کئے۔ ایک رسالہ "تعالیم الاحمدیہ" اور دوسرا رسالہ "الاحمدیۃ کما عرفناھا"، ہر دو کا منشا یہی کہ مغالطہ دے کر ازہر شریف میں قادیانیت کے لئے راہ ہموار کریں۔

اس سے مصر کے بعض واقف کار حلقوں میں اندر ہی اندر بے چینی پھیلی، لیکن علانیہ شیخ ازہر کے مقابل آنا بھی خلاف مصلحت تھا، چنانچہ ہمارے پاس بھی مصر سے اضطراب کے خط آئے کہ جلد کچھ نہ کچھ تدبیر کی جائے، ورنہ مصر کے بعد ترکی تمام ہے۔ چنانچہ مصر کے بعض معزز احباب اور ازہر شریف کے اکابر علماء سے اضطراب کے خط آئے مراسلت شروع کی گئی، اور ہوائی ڈاک سے دونوں طرف خطوط دوڑنے لگے۔ خود حضرت علامہ محمد مصطفےٰ المراغی شیخ الازہر کو قادنیت کے بارے میں نہایت مفصل یادداشت لکھ کر بھیجی گئی۔ علیٰ ہذا حضرت علامہ شیخ عبد المجید اللبان عمید کلیہ اصولِ دین کو، حضرت علامہ شیخ ابراہیم الجبالی کو اور دیگر سربرآوردہ علماء ازہر شریف کو خطوط لکھے گئے۔ مصر کے مشہور اخبار الفتح کے مالک اور مدیر سید محب الدین الخطیب سے بھی ربط پیدا کیا گیا کہ ممدوح کا حوصلہ دینی امور میں معروف و مسلّم تھا۔ خدا کا

Marfat.com

لاکھ لاکھ شکر کہ سعی مشکور ہوئی۔ ازہر شریف میں اچھے اچھے چونک اُٹھے کہ کیسے قادیانی دھوکہ چل گیا۔ چنانچہ حضرت شیخ الازہر نے فوراً ایک تحقیقاتی کمیٹی "لَجنۃُ التحقیق" مقرر فرمائی، اور علامہ شیخ عبدالمجید اللبان اس کے صدر قرار پائے۔ شیخ ابراہیم الجبالی۔ شیخ محمد فلاح الحنان۔ شیخ محمود آلسبی اور شیخ محمد العدوی، یہ چار علماء رکن مقرر ہوئے۔ ان میں آخر الذکر رکن جو مصری وفد کے ساتھ ہندوستان آئے تھے، لاہور میں مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور سے مل چکے تھے، اور قادیانی جماعت لاہور کے معترف اور موید مانے جاتے تھے۔

تحقیقاتی کمیٹی کی رہنمائی کے واسطے خود اپنی طرف سے، اور خود کمیٹی کے مطالبہ پر ہم کو یہاں سے کئی یادداشتیں بھیجنی پڑیں۔ جن میں متعلقہ امور کی بابت مرزا قادیانی صاحب کی تحریرات کے بہت سے اقتباسات کا عربی ترجمہ درج کیا گیا۔ مزید برآں کافی تعداد میں قادیانی کتابیں بھیجی گئیں تاکہ یادداشتوں کے مندرجہ اقتباسات کی توثیق کر لی جائے۔ جرحی سوالوں کے جواب بھی لکھ لکھ کر بھیجے گئے، تاکہ ہر طرح حق تحقیق ادا ہو جائے۔ ادھر مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور کی طرف سے بھی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ رسالے اور یادداشتیں چل رہی تھیں۔ اور یہ سب کام ان ہی دو الباانوی طالب علموں کے نام سے انجام پا رہا تھا۔ چنانچہ کیفیت ملاحظہ ہو۔

ہمارے البانوی بھائی بدستور خدمات دینیہ میں مصروف ہیں۔ ان کے تازہ خط سے جو حالات معلوم ہوئے لہٰذا یہ ہیں کہ وہ تاہنوز الازھر

Marfat.com

یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ کمیٹی جو ان کے بارہ میں تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ اس نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ جو مدادِ ضروری تھا وہ انہوں نے سارا اہم تک پہنچا دیا ہے، انہوں نے اپنی طرف سے پوری طرح اتمام حجت کر دیا ہے۔ آگے فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ (فیصلہ خلاف ہوا۔ اور ہر دو طالب علم جامعہ ازہر سے خارج ہو گئے۔ للمؤلف برنی) مصر کے روزانہ اور ہفتہ وار اخباروں میں جو بیانات ان کے متعلق شائع کئے۔ ان کے تراجم قارئین کرام تک پہنچتے رہے ہیں۔ بیچارے قادیانی مبلغ نے جو آجکل محمودیت کی تبلیغ عربی ممالک میں کر رہا ہے۔ بہتیرا زور لگایا کہ کسی طرح اس کو بھی ازہر تک رسائی ہو جائے تاکہ وہ خلیفہ صاحب (میاں محمود احمد صاحب) کی خدمت میں ایک لمبی چوڑی رپورٹ دینے کے قابل ہو سکے، مگر یونیورسٹی مذکور نے مبلغ مذکور کو خطاب کے اہل نہ سمجھا۔ جس کی بھڑاس اس نے اپنے الفضل کے ایک تازہ پرچے میں نکالی ہے۔

اب قادیانی حضرات اس بات پر بہت تلملا رہے ہیں کہ ہمارے البانوی دوستوں نے اس جھوٹ وافترا کا پردا چاک کر دیا ہے۔ جو آج تک یہ مصر اور دیگر عربی ممالک میں پھیلاتے رہے۔ اور جماعت لاہور کے کارناموں اور اس کے مسلک کو واضح طور پر دکھایا کہ جو کچھ خدمت اسلام کا کام ہو رہا ہے۔ وہ حقیقت

میں جماعت احمدیہ لاہور کر رہی ہے۔ قادیانی حضرات کو خدمت اسلام اور تائید دین حق سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ کیونکہ یہ قادیانی حضرات ہندوستان سے باہر جاتے ہیں۔ تو جماعت لاہور کے کارناموں کو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور لفظ احمدی کے مشترک ہونے کی وجہ سے دنیا کو یہ یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ ہماری مساعی کا نتیجہ ہے۔ یہ قرآن حکیم کے ترجمے یہ مفت اسلامی لٹریچر یہ اسلام کی تائید میں کتابیں یہ سب کچھ حضور خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ حالانکہ اس جماعت کو ایک ترجمہ شائع کرنے کی بھی توفیق نہ ہوئی۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد (۲۷) نمبر ۶۹ مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۳۹ء)

یوں تو قادیانی جماعت لاہور کے فریب اور مغالطوں کو واضح اور زائل کرنے کے واسطے اکابر جامعہ ازہر سے ہم کو مسلسل مفصل مراسلت کرنی پڑی۔ ان کو کتابیں بھیجنی پڑیں۔ اقتباسات کے عربی تراجم بھیجنے پڑے۔ تاہم قادیانی جماعت قادیان نے بھی ان کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ باطل کا یہی انجام ہوتا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:-

مصر کے اخبار میں قادیانی مبلغ کا ایک بیان چھپا ہے ......

آج تک تو قادیانی حضرات کو مصر میں بولنے کی جرات نہ ہوئی، ہماری کامیابی کو دیکھ کر یہ کب خاموش رہ سکتے تھے محض ہمارے

Marfat.com

بھائیوں کو نقصان پہنچانے کے لئے ان کا مبلغ فلسطین کے ایک کونے سے بولا ہے کہ پیغامیوں یعنی ہمارے البانوی بھائیوں نے جو کتب کمیشن کے سامنے پیش کی ہیں۔ بیشک وہ کتابیں تو حضرت مسیح موعود کی تصنیف کردہ ہیں۔ لیکن ان میں آپ نے اپنی نبوت کا انکار کیا ہے ان سے دہوکہ نہ کھانا چاہیئے۔ بعد کی کتب میں آپ کا اقرار موجود ہے۔ یہ ہیں قادیانی مبلغ۔ یہ ہیں ان کے عقائد۔ اور یہ ہے حضرت اقدس کی عزت ان کی آنکھوں میں۔ جب لوگ یہ پڑہیں گے تو ضرور دل میں سوچیں گے کہ خدایا یہ نبی کیسا ہے کہ کبھی کچھ کہتا ہے کبھی کچھ لیکن قادیانیوں کو اس سے کیا۔ ان کا مقصد تو پیغامیوں کو نیچا دکھانا ہے۔ حضرت اقدس کی عزت رہے یا نہ رہے۔ سلسلہ بدنام ہوتا ہے تو ہوتا رہے۔ (عبرت۔ للمؤلف برنی)

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد (۲۷) نمبر ۴۹ مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۳۹ء)

بہرحال "لجنۃ التحقیق" نے ہر طرح خوب تحقیق کی، اور تحقیق پختہ ہو جانے پر دونوں قادیانی البانوی طلبہ کو کلیہ اصول دین سے خارج کر دیا کہ مسلمانوں کے سوا اور کوئی اس کلیہ میں تعلیم نہیں پا سکتے۔ لاہوری قادیانیوں کے پیر تلے سے زمین نکل گئی، مگر زیادہ واویلا نہیں کیا کہ اور رسوائی ہوتی۔ مغالطہ آخر کب تک چلتا۔ ع چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔

لجنۃ التحقیق نے ہمارے تعاون کی بہت قدر فرمائی۔ حالانکہ ہم نے صرف

Marfat.com

اپنا دینی فرض ادا کیا۔ وہ چاہتی تھی کہ اپنی تحقیقات کا ماحصل ایک فتویٰ کی شکل میں مرتب کر کے عالم اسلام میں شائع کرے، اور اس فتوے میں بطور ضمیمہ ہماری بعض یادداشتیں بھی شریک رکھے۔ یہ ۱۳۵۸ھ کا واقعہ ہے اسی زمانہ میں جنگ کے آثار نمودار ہونے لگے۔ پھر جنگ جیسی چلی، معلوم ہے، اُدھر علامہ محمد مصطفےٰ المراغی شیخ الازہر کا بھی وصال ہو گیا۔ اس تجویز پر عمل کی نوبت نہ آئی۔ تاہم اس فتوے کے نفاذ کی مصر کے اخباروں میں اشاعت ہوئی۔ چنانچہ مشہور عربی اخبار الفتح (قاہرہ) کے کئی پرچوں میں اس کا اعلان ہوا۔ مثلاً نمبر (۶۵۳) مورخہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ و نمبر (۶۷۷) مورخہ ۱۳ رمضان ۱۳۵۸ھ و نمبر (۶۷۸) مورخہ ۲۰ رمضان ۱۳۵۸ھ

ہمارے تعلق سے بھی بعض امور قاہرہ کے اخباروں میں شائع ہوئے، مثلاً ایک مفصل مکتوب جو قادیانی تحریک کے متعلق ہم نے اپنے رفیق عبدالحمید السید کے نام لکھا تھا۔ وہ ضروری تمہید کے ساتھ بہ تمام و کمال اخبار الفتح کے نمبر (۶۷۱) مورخہ ۳ رجب ۱۳۵۸ھ میں اطلاع عام کے واسطے شائع کیا گیا۔ ہم نے جو قادیانی کتابیں لجنۃ التحقیق کے واسطے بطور ثبوت بھیجی تھیں۔ ان کا ذکر بھی اخبار الفتح کے نمبر (۶۸۴) مورخہ ۳ ذی قعدہ ۱۳۵۸ھ میں شائع ہوا۔ اسی طرح لجنۃ التحقیق کے ساتھ ہمارے تعاون کی مختصر کیفیت اخبار الادستور (قاہرہ) مورخہ ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ میں شائع ہوئی، دوسرے مصری اخباروں میں بھی چرچا رہا۔

الحاصل قادیانی مغالطہ کے متعلق مصر میں بھی خاصی بیداری پھیل گئی،

Marfat.com

چنانچہ قادیانی جماعت (لاہور)، کے جو رئیس القادیانیۃ مصر میں منتخب ہوئے تھے مولانا احمد حمدی اسمٰعیل، تائب ہونے کے بعد انہوں نے ایک مکتوب ہمارے پاس بھیجا اور لکھا کہ "علاقہ مصر میں مذہب قادیانی کی کیفیت یہ ہے کہ جب سے میں اور میرے بھائی اس سے علیحدہ ہوئے ہیں، اور جب سے ظاہر ہو گئی قادیانیوں کی گمراہی، ان کی بدنیتی اور وہ تمام چیزیں جن کو وہ اپنے ناپاک قلوب میں لوگوں سے چھپائے رکھتے تھے، جب سے وہ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد سے اب تک ان کے لئے کوئی جلسہ کرنا ممکن نہ ہو سکا۔ (شعبان ۱۳۵۲ھ)

امیر صاحب قادیانی جماعت لاہور کی کارگزاری تو اوپر بیان ہوئی۔ خلیفہ صاحب جماعتِ قادیان کی تحریک بھی اپنے طور پر چلتی رہی۔ چنانچہ اپنے ایک رفیق کا خط ماہ مئی ۱۹۲۹ء میں قاہرہ سے وصول ہوا تھا جس میں لکھا تھا کہ خلیفہ صاحب کے دونوں لڑکے یہاں آئے تھے، اور کچھ عرصہ تک یہاں رہنے کے بعد چلے گئے۔ اور یہاں اپنی ایک خاص جماعت بنا گئے۔ اس خط میں لکھا تھا کہ وہ لڑکے شیخ الازہر سے بھی ملے۔ یوں کوئی قادیانی جماعت کہیں بنائے، بنائے، ہر جماعت کے واسطے ہر جگہ کچھ نہ کچھ ممبر مل سکتے ہیں، اور اس زمانہ میں تو مصر میں انگریزوں کا بھی خاصا رسوخ تھا۔ اور انگریزوں میں قادیانیوں کا خاصا رسوخ تھا۔ ہر طرح کی سہولت حاصل تھی۔ بہر حال مصر میں قادیانی جماعت بننا عجب نہیں۔ البتہ مغالطہ دے کر امیر جماعتِ لاہور نے ازہر شریف میں جس طرح قدم جمانا چاہا تھا

وہ دیانت سے بعید تھا۔

نظر بریں ہمارے ایک دوست نے قاہرہ سے ایک خط ۱۵ مئی ۱۹۳۹ء میں ایک دوسرے دوست کو حیدر آباد بھیجا، اور لکھا کہ:۔

"آپ سے بارہا عرض کیا گیا کہ پروفیسر الیاس برنی صاحب کی کتاب "قادیانی مذہب کے عربی ترجمہ کو نشر کرنے کی نہایت سخت ضرورت ہے، لیکن افسوس کہ آپ صاحبان اس کی جانب توجہ نہیں فرماتے۔ حیف ہے کہ حیدر آباد جیسے ملک میں جہاں کے خود تاجدار نامدار اور ان کی رعایا، دین کی خدمت میں ہر قسم کی قربانی کے لئے مشہور ہے۔ ایک معمولی ضخامت کی لیکن دین کی خدمت کے لحاظ سے سب سے زیادہ اہم کتاب "قادیانی مذہب" کا عربی ترجمہ چھپوانے کی کوئی صورت نہ ہو۔ "اگر کتاب چھپوانا ہے تو موقع کو غنیمت سمجھ کر اس وقت چھپوا لیجئے، ورنہ اگر جنگ شروع ہو گئی تو پھر مصر محاذِ جنگ بن جائے گا، اور کتاب کا چھپوانا مشکل ہو جائے گا۔ نیز جنگ میں انگریزوں کی خدمت کی وجہ سے مصر اور دیگر قرب و جوار کے ممالک میں قادیانیوں کا پایہ زیادہ محکم ہو جائے گا۔ (یہ فتنہ تو انگریزوں کی سیاسیات میں مسلمانوں کو ہر جگہ حیران پریشان کرتا رہا ہے۔ للمؤلف برنی) اس لئے قبل اس کے کہ یہ پنپیں انکی بیخ کنی نہایت ضروری ہے۔"

Marfat.com

حاصل کلام یہ کہ مصر میں قادیانی جماعت بننا عجب نہیں ، ہے ، لیکن ازہر شریف پر جو چھاپہ مارنا چاہا تھا ، وہ عالم اسلامی میں ایک فتنہ کھڑا کر دیتا مسلمانوں کو سخت دھوکا ہوتا کہ گویا ازہر شریف سے قادیانیت کو اسلام کی سند مل گئی - اور یہی امیر صاحب قادیانی جماعت لاہور کا منشا تھا - اسی سے ان کی چالوں کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ میٹھا زہر کڑوے زہر سے بدتر ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو محفوظ رکھے -

اپنے زمانہ میں حضرت علامہ محمد مصطفیٰ المراغی شیخ الازہر علیہ الرحمۃ نے اس فتنہ کا انسداد کر دیا - ان کے بعد شیخ الازہر حضرت علامہ شیخ مصطفیٰ عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ بھی اس فتنہ سے خوب باخبر ہو گئے تھے - ہم پر بہت عنایت و شفقت فرماتے تھے ، لیکن حضرت کا زمانہ مختصر رہا - اب ماشاء اللہ حضرت علامہ شیخ عبد الرحمٰن حسن شیخ الازہر کا زمانہ ہے - اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُمید اور دعا ہے کہ ازہر شریف اب آئندہ بھی فتنوں سے محفوظ رہے ، اور صراطِ مستقیم پر استقامت ہمیشہ جاری رہے ، بطفیل رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم -

ہمارے پاس حیدر آباد میں تو ایک ایسے رفیق تھے جو عربی خط و کتابت اور تراجم میں ہم کو بہت قابلیت اور سرعت سے مدد دیتے تھے - مولانا عبد القادر ہاشمی سلمہ کو اللہ تعالیٰ دونوں جہاں میں جزائے خیر دے کہ عربی تراجم میں ان کا تعاون حد کو پہنچ گیا تھا - یہی حال مصر میں دوسرے رفیق عبد الحمید سعید مرحوم و مغفور کا تھا کہ وہ تمام کوششوں کا مرکز قاہرہ میں بنے ہوئے تھے ،

Marfat.com

ان کا خلوص اور ان کی جدوجہد بھی بے نظیر تھی۔ بلکہ سچ پوچھئے تو ان کے توسط بغیر قاہرہ میں اس پیمانہ پر کوشش اور کامیابی ہونی محال تھی۔ اللہ تعالیٰ آخرت میں خدمت دین کا اجر اعلیٰ سے اعلیٰ انہیں عطا فرمائے۔ ان کے سوا بعض دیگر رفیق بھی قابل یادگار رہیں۔ خاص کر السید ابو النصر احمد الحسینی الہندی، اور پروفیسر محمد ولی خاں مہندی سیاح۔ جو مراسلت کے ذریعہ مفید مشورے اور معلومات مہیا فرماتے رہے۔

اپنے مرتبہ اور مقام کے لحاظ سے مولانا سید محب الدین الخطیب مالک و مدیر اخبار الفتح نے بھی اس معرکہ میں کئی طرح بیش بہا مدد دی۔ اللہ تعالیٰ ان کے معاملات میں ان کی مدد فرمائے۔ آمین۔ قاہرہ میں اصل معرکہ تو ۱۳۵۸ھ میں پیش آیا، لیکن آپس کی مراسلت اور مشاورت کا سلسلہ قادیانیت کے متعلق کئی سال پہلے سے جاری تھا، اور وقت پر یہی سلسلہ کام آیا۔

شام میں بھی ہمارے ایک مخلص محب تھے، مختار ادیب علامہ السید محمد علی الحومانی جو مشہور مجلہ العروبہ بیروت سے شائع کرتے تھے۔ جب وہ حیدرآباد آئے تھے تو کتاب "قادیانی مذہب" کے چوتھے اڈیشن کا مکمل عربی ترجمہ ان کے حوالہ کیا گیا تھا کہ وہ اس کو بیروت میں طبع کرادیں کہ وہاں کی طباعت نفاست میں مشہور ہے۔ طباعت کے نمونے اور تخمینے بھی آئے مگر کام شروع ہونے کی نوبت نہ آئی۔ ان کی صحت خراب ہوگئی تھی۔ مدت سے کوئی خط نہیں آیا۔ خدا کرے بخیریت ہوں۔ نہ معلوم ترجمہ کا مسودہ کہاں ہوگا۔ قصد ہے کہ منتخب مقامات کا عربی ترجمہ تالیف کرکے قاہرہ میں شائع کیا جائے انشاء اللہ

Marfat.com

۱۷- ووکنگ مشن، لندن

قادیانی جماعت لاہور نے انگلستان کے ووکنگ مشن کو بھی بطریق مغالطہ ومبالغہ اپنی کارگزاری کی شہرت کا ذریعہ بنا رکھا ہے، اس مشن کی جو اصلیت اور حالت ہے، کتاب میں درج ہوچکی ہے، تاہم یہاں بھی چند اقتباسات پیش کرتے ہیں کہ پروپیگنڈے کی قلعی کھل جائے:-

(۱) "مسٹر خواجہ (کمال الدین) صاحب ابتدا میں جب لندن پہنچے تو شروع میں معمولی طور پر کام شروع کیا، لیکن آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ نے وہ سامان پیدا کر دیئے کہ مسجد کے دروازے کھل گئے۔ پہلے اس مسجد اور ووکنگ کی بستی کو کوئی نہیں جانتا تھا، لیکن خواجہ صاحب مرحوم جیسا ایک زبردست قوت کا مالک انسان وہاں چلا جاتا ہے۔ جس کی کوششوں کے نتیجہ میں آج ووکنگ کی غیر معروف بستی اور اس کی مسجد ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کا مرکز ہونے کے لحاظ سے مشہور ومعروف ہے۔ مسلم کیا اور غیر مسلم کیا، سب اس تبلیغی مرکز سے واقف ہیں اور اپنوں اور بیگانوں میں اس مسجد کا نام روشن ہے۔ نصرت الٰہی کا، آج، یہ مرکز گمنامی کی حالت سے نکل کر تمام دنیا میں مشہور ہوچکا ہے۔ مسلمان اور غیر جہاں تک مذہبی معلومات حاصل کرنے کا تعلق ہے، سب کے سب اس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔"

Marfat.com

(مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر قادیانی جماعت لاہور کا ارشاد مندرجہ اخبار صلح لاہور جلد (۸ ۳) نمبر ۲ مورخہ ۲۴ مئی سنہ ۱۹۵۰ء)

(۲) "حسن اتفاق کی بات ہے کہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم جب انگلستان گئے، تو انہیں کسی طرح ووکنگ مسجد پر قبضہ کرنے کا موقعہ مل گیا۔ (ہندوستان کے مسلمانوں کی تعمیر کردہ مسجد تھی، جس کی تعمیر میں ریاست بھوپال کا خاص حصہ تھا، انگریزی دل کے اثر سے خواجہ صاحب کو وہاں قدم جمانے کا موقع بہ آسانی مل گیا للمؤلف برنی) خواجہ صاحب موصوف اور غیر مبایعین (یعنی قادیانی جماعت لاہور) کی انجمن میں ہمیشہ چپقلش رہی۔ حتی کہ خواجہ صاحب نے اعلان کر دیا کہ ووکنگ مشن کا احمدی جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے، (حالانکہ خواجہ صاحب قادیانی جماعت لاہور کے خود رکن تھے۔ للمؤلف برنی) بہ ایں ہمہ غیر مبایعین (قادیانی جماعت لاہور) جب اپنی تبلیغ بیرون ہند کا ذکر کرتے ہیں تو ووکنگ مشن کو غیر معمولی اہمیت دیتے ہیں۔ درحقیقت وہ معذور ہیں۔ کیوں کہ ان کا اور کوئی مشن ہے ہی نہیں۔ مغربی افریقہ میں جس مبلغ کو انھوں نے بھیجا تھا، وہ وہاں سے بھاگ آیا۔ الغرض غیر مبایعین (قادیانی جماعت لاہور) مجبور ہیں کہ جھوٹ سچ ووکنگ مشن کو اپنا مشن قرار دیں۔ چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے ہیں۔" (اور اس نام پر شاید مسلمانوں سے ان کو کچھ رقم بھی مل جاتی ہے۔ للمؤلف برنی)

Marfat.com

(کیفیت مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد (۳۳) ۲۶۴ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۴۵ء)

(۳۲) "اخبار الفضل (قادیان) ۴ ستمبر ۱۹۴۶ء نظر سے گزرا۔ مضمون "ووکنگ مشن کا پیغامیوں (قادیانی جماعت لاہور) سے کوئی تعلق نہیں" مطالعہ کیا۔ میں ویلز، انگلینڈ، اسکاٹ لینڈ میں تین سال ۱۹۴۱ء تا ۱۹۴۴ء رہ کر آیا ہوں۔ میں نے ووکنگ مشن سے واقفیت حاصل کی تھی۔ الفضل کے مضمون کی میں تصدیق کرتا ہوں، اور اپنے معلومات حوالۂ قلم کرتا ہوں .... کنٹجنٹ والوں نے امام صاحب ووکنگ کی ملاقات کا بندوبست کیا .... امام صاحب (مولوی عبدالمجید صاحب) اکیلے ہی آئے۔ ان کے لیکچر کے بعد ملاقاتیں ہوئیں ...... سلسلہ احمدیہ سے تعلق کے بارے میں پوچھنے پر جواب دیا کہ لاہور کی جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہندوستانی جوانوں کی رہائش کا بندوبست رخصت کے دوران میں ووکنگ میں تھا ....

...... میں بھی ایک دفعہ ووکنگ میں ٹھہرا۔ ہمارے سپاہی مسجد کی جھاڑ پونچھ کرتے تھے ورنہ کوئی پرسانِ حال نہ تھا۔ میں نے بھی دو نفل وہاں پڑھے اور فرش گرد آلود دیکھا۔

"کسی حد تک امام صاحب بھی معذور ہیں۔ اس ملک میں زیادہ سردی ہونے اور کوئی نمازی نہ ہونے کی وجہ سے اپنے ڈیرہ پر ہی نماز پڑھتے ہوں گے۔ ان دنوں میں امام صاحب کے سپرد لوائی اخبا

رومن زبان میں چھاپنے کا کام تھا۔۔۔۔۔۔ ایک دفعہ ہم دونوں ووکنگ سے ایک ساتھ روانہ ہوئے۔ گاڑی میں امام صاحب پروف صحیح کرنے بیٹھ گئے۔ میں نے پوچھا کہ اب آپ شام گئے واپس آئیں گے دن بھر لندن میں رہیں گے۔ نمازوں کی ادائیگی کیسے کرتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ جس ہوٹل میں چائے پیتا ہوں، وہاں ہی کرسی پر بیٹھے بیٹھے نماز پڑھ لیتا ہوں۔

مع پیغام صلح! اخبار میں نے ان سے لے کر پڑھا تھا۔ حیران تھا کہ اس میں ووکنگ مشن کی آمد و خرچ دکھائی جاتی ہے۔ چندہ کا مطالبہ ہوتا ہے، اور یہاں مولوی صاحب سرے سے انکاری ہیں کہ ہمارا لاہور کی جماعت سے کوئی واسطہ نہیں۔ ہمارے جوان ان کا ظاہری نمونہ دیکھ کر اچھا اثر قبول نہیں کرتے۔"

(صوبہ دار میجر سلیم اللہ صاحب کا بیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۳۴، نمبر ۲۴۲ مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۶ء)

۱۸- مسلمانوں پر قادیانی یورش — اسلامی ممالک اور مسلمانوں کے خلاف

قادیانیوں کی طرف سے جو ریشہ دوانیاں ہوتی رہیں، ان کی مختصر کیفیت اوپر درج ہو چکی ہے۔ اور تفصیل کتاب میں درج ہے، چنانچہ ہندوستان میں بھی جہاں شروع سے ہر وقت کا ساتھ ہے، قادیانیوں کے مقابل مسلمانوں نے ہمیشہ مدافعت کا پہلو اختیار کیا۔ چنانچہ اب تک بھی یہی روش ہے، لیکن قادیانیوں

Marfat.com

کی طرف سے جوں جوں جارحانہ اقدام بڑھتا گیا، ان کی ہمتیں بڑھتی گئیں، چنانچہ آج بھی یہ حملہ جاری ہے۔ ہندوستان کے مسلمان آج جس دور سے گزر رہے ہیں، ہرگز یہ مناسب نہیں کہ آپس میں ذرا بھی چھیڑ چھاڑ کریں، چہ جائیکہ فرقہ وارانہ حملے کریں۔ کم از کم اس وقت تو ایسے فتنے نہ پھیلانے چاہئیں جن سے ملت کی وحدت شکست ہو، لیکن تعجب اور افسوس ہے کہ اس نازک دور میں بھی قادیانی فرقہ نے دست درازی جاری رکھی جس سے مسلمانوں میں ناگواری اور بے چینی پھیلی، از سرِ نو ہر طرف سے فریاد اٹھی اور کتاب "قادیانی مذہب" کا مطالبہ اس درجہ شدید ہو گیا کہ بدرجہ مجبوری اس کو مزید وضاحت کے ساتھ پھر شائع کرنا پڑا۔

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھیں ؎ ہم اگر کچھ بھی کہیں گے تو شکایت ہوگی، یوں تو قادیانی صاحبان کی طرف سے دور دراز ممالک کے کارناموں کی شاندار اطلاعیں شائع ہوتی رہتی ہیں کہ قادیانی مشن نے وہاں یہ کارگزاری دکھائی، وہاں یہ کامیابی حاصل کی، لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ ان میں کتنا مبالغہ اور کتنا مغالطہ ملا رہتا ہے۔ چنانچہ ووکنگ مشن لندن، جو سب سے زیادہ مشہور کی گئی۔ اس کی مثال کافی ہے، تبلیغ کا ماحصل یہی ہے کہ اسلام میں نبوت اور تعلقات کی اساس پر فتنہ پھیلایا جائے۔ مسلمانوں کے ایمان خراب کئے جائیں اور بقول مرزا قادیانی صاحب فخر کیا جائے کہ ع مسلماں را مسلماں باز کردند۔ دراصل قادیانیت کی زد تمام تر مسلمانوں پر ہے، ان ہی کے ایمان قادیانیت کا آب و دانہ بنے۔ پھر بھی مسلمان صبر اور رواداری

پر قائم رہے، یا یوں کہیئے کہ مغالطہ میں مبتلا رہے۔ بریں ہم قادیانی صاحبان کی شکایت ان پر قائم رہی۔ انگریزی حکومت میں قادیانی غلبہ کے مقابل مسلمانوں کی نوبت یہ ہو گئی کہ ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام ؛ وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

چنانچہ قادیانیوں کے ساتھ مسلمانوں کا جو ربط رہا، خلیفہ صاحب قادیان خود اس کی مختصر صراحت یوں فرماتے ہیں :-

"اگر خدانخواستہ ایسی صورت پیدا ہو گئی تو ہم مسلمانوں کے ساتھ ہوں گے، جو حال ان کا وہی ہمارا۔ (قادیانی صاحبان میں سے) بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے ہم پر بہت مظالم ڈھائے ہیں۔ ہمیں ان سے نہیں ملنا چاہیئے۔ (پھر کس سے ملنا چاہیئے؟ للمؤلف برنی) میں ہمیشہ ان کو یہی جواب دیا کرتا ہوں کہ بتاؤ احمدیت میں کون زیادہ شامل ہوتے ہیں۔ حقیقت میں ہمیں جس قدر ترقی حاصل ہوئی ہے وہ مسلمانوں میں ہی ہوئی ہے۔ (اور جن لوگوں سے مسلمانوں کو نقصان پہنچا، ان میں آپ خوب پیش پیش رہے۔ مرزا قادیانی صاحب کی سیاسی تحریرات شاہد ہیں۔ للمؤلف برنی)

"میں نے بسا اوقات دیکھا کہ جب کبھی بھی مسلمانوں پر کوئی مصیبت آتی ہے، تو وہ ہمارے ساتھ مل جاتے ہیں۔ اور ان کی عداوت بالکل کالعدم ہو جاتی ہے، جس سے پتہ لگتا ہے کہ انہیں ضرور ہم سے کوئی حقیقی تعلق ہے، اور عداوت عارضی اور ظاہری طور پر ہوتی ہے"۔ (لیکن قادیانی عداوت کی بابت کیا ارشاد ہوتا، جو بطور مسلک دین،

ملت، حکومت، سلطنت، مسلمانوں کی سب متاعوں پر اپنے اور اپنے سرپرستوں کے واسطے صاف کرنا چاہتی ہے۔ (للمؤلف برنی)

(مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا ارشاد مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد (۲۵) نمبر ۸۱ مورخہ ۵ر اپریل ۱۹۳۷ء)

ایک زمانہ تھا کہ قادیانیت کو شہروں اور اعلیٰ طبقوں میں خوب فروغ حاصل ہو رہا تھا۔ چنانچہ مرزا قادیانی صاحب نے بھی بڑا فخر کیا ہے کہ ان کے مریدوں میں بیشتر معزز تعلیمیافتہ عہدہ دار، جاگیردار، اور دولت مند طبقے داخل ہوئے اور انگریزی سرکار کی سرپرستی کا بھی لازمی نتیجہ تھا، چنانچہ حال تک یہ دور دورہ رہا۔ اس دوران میں مسلمانوں کی طرف سے مولوی صاحبان نے روک تھام بھی کی لیکن قادیانی پروپیگنڈا رد کے نہ رکا۔ غرض کہ تعلیم یافتہ اور خوشحال طبقوں پر قادیانی جادو خوب چلا اگر قادیانی نہ بنے تو مغالطہ میں آکر کم از کم قادیانیوں کے مداح و معاون بن گئے۔ اچھے اچھے اس ابتلاء کا شکار ہو رہے تھے لیکن عام طور پر تسلیم ہو گیا کہ کتاب "قادیانی مذہب" جو اچانک شائع ہوئی تو اس نے قادیانیت کے راز فاش اور نمایاں کر کے مسلمانوں کے اعلیٰ طبقوں میں ہلچل ڈال دی، اور تیزی سے بیداری پھیلی، جس نے قادیانیوں کی توقعات پر پانی پھیر دیا مثلاً حکیم الامۃ علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ، سر سید سلطان احمد رئیس بہار اور کتنے اکابر ملت نے بکثرت اس انقلاب کا اعتراف کیا۔ چنانچہ سر شاہ سلیمان علیہ الرحمۃ نے تو اس کتاب کو موجودہ زمانہ میں اسلام کی عظیم الشان خدمت قرار دیا۔

کتاب کی تعریف کرنا یا اپنی کارگزاری جتانا مقصود نہیں بلکہ قادیانیت کے

Marfat.com

عروج وزوال کا ایک سرسری خاکہ پیش کرنا مطلوب ہے، تاکہ آئندہ تاریخی بحث میں کام آئے۔

المختصر، حال میں جو قادیانیت کی حقیقت کھلی، اور بے اخیزی ہوئی تو شہروں سے اس کے قدم اکھڑنے لگے۔ معزز تعلیم یافتہ اور خوشحال طبقے اس سے بیزار نظر آنے لگے۔ ادھر سرکار انگریزی کی سرپرستی بھی ہندوستان سے رخصت ہوگئی، تو اب قادیانی صاحبان کو بحالت مایوسی فکر ہوئی کہ کم از کم دیہات کے بھولے بھالے ناواقف مسلمانوں پر ہاتھ دراز کیا جائے۔ کچھ دنوں تک ان کو دام میں لانا دشوار نہ ہوگا۔ چنانچہ قادیانی جماعت لاہور کا آئندہ منصوبہ غور طلب ہے:-

"کئی سالوں سے بار بار میرے دل میں یہ خیال آرہا ہے کہ شہروں میں رہنے والے لوگوں میں دنیا کی کشش اور سیاسی میلان بہت بڑھ گیا ہے (اور قادیانیت کا لالچ گھٹ گیا ہے۔ للمؤلف برنی) نمائش، لہو ولعب کے سامان اور اسی قسم کی چیزوں نے ان کی توجہ کو اپنی طرف پھیر لیا ہے، اور وہ دین کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔ (گویا قادیانیوں کی بات نہیں سنتے۔ للمؤلف برنی) اگر ہم دیہات کی طرف توجہ کریں تو گو وہاں لوگ غریب ہوں گے، مگر کام وہیں سے نکل سکے گا۔" (جب دیہات کے مسلمان بھی قادیانیت کے فریب سے واقف ہو جائیں گے، تو پھر کام کہاں سے نکلے گا۔ للمؤلف برنی)

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد (۲۷) نمبر۱ مورخہ ۷ فروری ۱۹۳۰ء، غالباً امیر صاحب جماعت لاہور کا ارشاد)

Marfat.com

میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان بھی قادیانی تبلیغ کے عجب عجب خواب دیکھتے ہیں، چنانچہ صاحب موصوف کے چند ارشادات بھی اس بارہ میں بطور نمونہ ملاحظہ طلب ہیں:۔

(۱) "ہماری جماعت میں بہت تھوڑے سے دوست ایسے ہیں جو باقاعدگی سے تبلیغ کرتے ہیں، اور اس ایک حصہ کی تبلیغ کا یہ نتیجہ ہے کہ دو تین ہزار آدمی (بیشتر بلکہ تمامتر مسلمان۔ للمؤلف برنی) سالانہ ہندوستان میں احمدیت میں داخل ہوتے ہیں، لیکن اس رفتار سے تو ہمیں صرف ہندوستان کو احمدی بنانے کے لئے ہی کئی سو سال لگ جائیں گے (حساب سے تو ہزاروں، لاکھوں سال لگ جائیں گے۔ للمؤلف برنی) جب یہ رفتار ہماری ان لوگوں کے متعلق ہے جو دن رات ہمارے پاس رہتے ہیں تو باقی دنیا کو احمدی بنانے کے لئے ہمیں کتنا عرصہ درکار ہوگا۔ (باقی لوگ شاید لاعلمی سے جلد باتوں میں آجائیں کہ ہندوستان کے مسلمان تو پھر بھی قادیانیت سے کچھ نہ کچھ واقف ہیں۔ للمؤلف برنی) کیا جماعت کی تبلیغ کا یہ ہی نتیجہ ہونا چاہیئے۔ کہ بیعت والوں کی تعداد دو تین ہزار پر آکر رک جائے۔ (کیا عجب عنقریب وہ وقت بھی آئے کہ قادیانیت کی اسلام دشمنی خاص و عام سب کی سمجھ میں آجائے اور بیعت کرنا تو درکنار لوگ توبہ کریں، اور اللہ سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، اور حرمین شریفین سے پھر اسی طرح وابستہ ہو جائیں۔ للمؤلف برنی)

"ہماری جماعت ہندوستان میں چار پانچ لاکھ کے قریب ہے۔

(اور انگریزوں کی سرپرستی میں یہ پچاس سال کی کمائی ہے۔ للمؤلف برنی)
ابھی جو الکشن ہوا ہے، اس نے یقینی طور بتادیا ہے کہ ہماری تعداد ہندوستان میں چار پانچ لاکھ کے قریب ہے ...... تین لاکھ کے قریب تو پنجاب میں ہی ہے۔ اس کے علاوہ سندھ میں، سرحد میں، بہار میں، بنگال میں، اور دوسرے صوبوں میں، کسی جگہ دس ہزار، کسی جگہ پندرہ ہزار، اور کسی جگہ بیس ہزار ہے۔" (ان میں ایک خاصی تعداد انگریزوں کی رہین منت ہے کہ سرکاری ملازمتوں، ٹھیکوں وغیرہ میں قادیانیوں کو خاص سہولت حاصل رہتی تھی، اور ایسی ہی عنایات و پرورش کی درخواست بطور خصوصیت مرزا قادیانی صاحب بھی موقع بموقع سرکار انگریزی سے کرتے رہتے تھے۔ للمؤلف برنی)
(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی تقریر مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۳۴، نمبر ۱۱۶ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۴۶ء)

(۲) احباب کو معلوم ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ (یعنی میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) نے اپنے ایک حالیہ خطبہ میں (اخبار الفضل قادیان مجریہ ۲۴ جنوری ۱۹۳۹ء) جماعت کو ارشاد فرمایا ہے کہ ہر احمدی اپنے ذمے لے کر سال بھر میں کم سے کم ایک دو نئے احمدی ضرور بنائے گا۔ اور خواہش فرمائی ہے کہ دوست بھی منظم طور پر وعدہ پیش کریں (اخبار الفضل قادیان جلد ۲۷، نمبر ۳۷ مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۳۹ء)

Marfat.com

(۳) "ہندو مانیں یا نہ مانیں، انگریز مانیں یا نہ مانیں، مسلمان مانیں یا نہ مانیں، لیکن حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جس نے احمدیت کو قائم کیا ہے، وہ جانتا ہے کہ اب سوائے احمدیت کے، اور احمدیت کے رہنما کے پیچھے چلنے کے کوئی علاج ان مشکلات کا نہیں، اور آہستہ آہستہ دنیا خود ایسا کہنے پر مجبور ہوگی۔" (مسلمان اور ہندو نہ سہی، لیکن کم از کم انگریز تو جواب میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ بازی بازی، باریش با باہم بازی۔ للمؤلف برنی) (اخبار الفضل قادیان جلد (۳۵) نمبر ۱۱ مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۴۷ء نعباً خلیفہ صاحب قادیان کا ارشاد)

(۴) "ہندوستان میں تین بڑی مذہبی جماعتیں پائی جاتی ہیں، اور ساری دنیا میں بھی ان کو بہت بڑی اکثریت حاصل ہے، باقی قومیں کل آبادی کا پانچواں، چھٹا حصہ ہیں۔ مسلمان اور عیسائی پچاس، پچاس کروڑ کے قریب ہیں، اور ہندو تیس کروڑ۔ یہ کل ایک ارب تیس کروڑ عظیم اکثریت ہے، دنیا کی کل آبادی دو ارب ہے۔ باقی ساری اور مذاہب ستر کروڑ بنتے ہیں۔ (اس حساب سے تو باقی قومیں کل آبادی کا تہائی حصہ قرار پاتی ہیں۔ خلیفہ صاحب نے پانچواں، چھٹا حصہ قرار دیا ہے۔ یہ حساب سمجھ میں نہیں آیا۔ للمؤلف برنی)

"ان تین قوموں کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خاص طور پر مبعوث فرمایا گیا ہے، اور ان تین قوموں کو راہِ راست پر لانا حضور کا اصل کام ہے۔ مسلمانوں کے لئے حضور کو مہدی مقرر کیا گیا، ہندوؤں

کے لئے کرشن اور عیسائیوں کے لئے مسیح بن کر آئے ہیں۔ (گویا مرزا قادیانی صاحب بذات خود ایک انوکھی تثلیث کے جامع ہیں۔ للمؤلف برنی) اور یہ صاف بات ہے کہ یہ تینوں قومیں اگر ہندوستان میں ہی احمدیت کو مان لیں تو باقی دنیا کا ماننا کوئی مشکل نہیں۔" (موجودہ صورت تو یہ ہے کہ گویا ایک نعل ہاتھ آگیا ہے۔ باقی تین نعل اور ایک گھوڑے کا میسر آنا بھی کیا مشکل ہے۔ للمؤلف برنی)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا ارشاد مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد (۳۵)، نمبر ۸۱ مورخہ ۵ اپریل ۱۹۴۷ء)

۱۹- مسلمانوں کی بیداری قادیانیوں کی دشواری

کتاب قادیانی مذہب کا پہلا اڈیشن ۱۹۳۳ء میں شائع ہوا۔ اس کے بعد ہی مسلمانوں کی اور ملک کی طرف سے قادیانیت پر جو ردعمل شروع ہوا۔ اس کی کیفیت قادیانی بیانوں کے تحت اڈیشن پنجم کی تمہید پنجم میں تفصیل سے درج ہے۔ جو قابل دید ہے ۱۹۳۶ء میں اڈیشن پنجم شائع ہوا۔ اس کے بعد ۱۹۳۸ء و ۱۹۳۹ء کے چند اقتباسات بطور نمونہ ذیل میں قابل ملاحظہ ہیں:-

(۱) "لیکن چونکہ زمانہ کے حالات کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا کہ اس جماعت کی نشوونما ایسے طور پر ہو کہ ابتدائم اسے زیادہ سے زیادہ ابتلاؤں میں سے نہ گزرنا پڑے۔ اس لئے اس کے

Marfat.com

نتیجہ میں ہم میں سے بعض کے دلوں میں یہ احساس پیدا ہو گیا ہے کہ شاید ہم سے سخت قربانیاں طلب نہیں کی جائیں گی .... ہمیں جماعتی رنگ میں ایسی قربانیاں کرنی نہیں پڑیں جو انبیاء کی جماعتوں کو کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن جماعت کو اس پچاس سالہ تاریخ سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیئے کہ آئندہ اس سے زیادہ قربانیاں نہیں کرنی پڑیں گی۔ جس قدر جلد ممکن ہو، اس خیال کو دور کر دینا چاہیئے کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ یہی خیال ہماری بربادی کا موجب بن جائے"۔

(چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب قادیانی کی تقریر بمقام قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد (۲۶) نمبر ۱۰ مورخہ یکم مئی ۱۹۳۸ء)

(۲) "غرض جماعت اب ایسے حالات میں گزر رہی ہے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ قربانیوں کا مطالبہ کیا جانے والا ہے اور حالات ایسے پیدا ہو رہے ہیں کہ بہت جلد غیر معمولی تبدیلی رونما ہونے والی ہے۔ ایک تبدیلی تو نظر آرہی ہے۔ چنانچہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا آئندہ جماعت احمدیہ کے لئے اس قدر فراخ نہیں رہے گی۔ تفاصیل کو میں نہیں جانتا، لیکن آثار دیکھ رہا ہوں، اور میں یہ جانتا ہوں کہ پچھلے سالوں کی نسبت آئندہ زیادہ سخت امتحان ہونے والا ہے۔ پس ہمیں ابھی سے اس بات کا فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ ہم اس کے لئے تیار ہیں یا نہیں اور اس کی صورت یہی ہے کہ ہم دیکھیں کہ کیا موجودہ حقیر قربانیوں میں ہم پورے اتر رہے ہیں۔ یا نہیں۔ اگر ہم ان سے جی چرائے

Marfat.com

ہیں، ایسی چھوٹی چھوٹی قربانیوں سے گھبراتے ہیں تو پھر ہمیں اپنے امتحانوں کی فکر کرنی چاہیئے۔"

(چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب قادیانی کی تقریر بمقام قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۶، نمبر ۱۰۴ مورخہ ۸ مئی ۱۹۳۸ء)

(۳) "پس جہاں ہم نے اپنی مشکلات اور فرضوں پر غور کیا ہے اور ان امور پر بھی بحث و تمحیص کی ہے جو سلسلہ کے کاموں میں روک بن رہے ہیں، وہاں ہمیں ان خطرات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے، جو ہمارے گرد جمع ہو رہے ہیں۔ وہ خطرات یہی ہیں جن کی طرف کل بھی میں نے اشارہ کیا تھا، اور بتایا تھا کہ جماعت اب ایک ایسے مقام پر پہنچ گئی ہے کہ بعض حکومتیں بھی اسے ڈر یا اہمیت کی نگاہ سے دیکھنے لگی ہیں۔ (ڈر اور اہمیت کی خوب کہی، حقارت اور نفرت کیوں نہیں فرماتے۔ للمؤلف برنی) اور ان میں ایک بیداری پائی جاتی ہے (یہ سچ ہے للمؤلف برنی) اور وہ چاہتے ہیں کہ جس طرح بھی ہو اس جماعت کو تباہ کر دیا جائے یہ خطرات روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں۔ لیکن بعض عدالتیں ہیں جو اس رو میں بہہ گئی ہیں۔ (پنجاب ہائیکورٹ کا فیصلہ تو مشہور ہو چکا ہے۔ جس نے قادیانی صاحبان کی قلعی کھولی ہے، اور جس پر قادیانی صاحبان نے بری طرح واویلا کی ہے۔ للمؤلف برنی) اور وہ سلسلہ

Marfat.com

کے خلاف ریمارکس کرتی ہیں۔ (اگر واقعات ہی ایسے ہوں، تو عدالتوں کی کیا شکایت؟ للمؤلف برنی) کہیں خفیہ رکارڈ جماعت کے خلاف تیار کیا جاتا ہے (ابتداء میں جب قادیانی تحریک کا زور تھا، اور سرکار میں رسوخ تھا تو خود بانیٔ تحریک مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مسلمانوں کے خلاف خفیہ رکارڈ تیار کر کے سرکار میں داخل کرتے تھے۔ کردن خویش، آمدن پیش۔ للمؤلف برنی) کہیں مختلف ملکوں میں تبلیغ کے راستہ میں روکیں ڈالی جاتی ہیں، اور ہمارے مبلغین کو نکالا جاتا ہے۔ کہیں قومیں آپس میں اتحاد کر کے جماعت کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں، اور وہ بظاہر ہمارے دوست نظر آتے ہیں، وہ اسی اتحاد میں ان کے شریک ہیں۔ (ابتداء میں تعریف و توصیف کے جو بڑے بڑے سرٹیفکٹ حاصل کئے تھے، اور جو تاحال فخریہ شائع کئے جاتے تھے، وہ کیا سمجھے جائیں مغالطوں کے سوا ان کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔ اصلیت کھلنے پر جو رنگ پیدا ہو رہا ہے وہ خود تسلیم ہے۔ للمؤلف برنی)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی تقریر مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد (۲۶) نمبر ۹۰ مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۳۸ء)

(۴) احرار اور بعض حکام نے ہمارے خلاف جو شورش پیدا کی ہے، اس سے ڈر کر سارے مسلمانوں نے ہم کو علیحدہ کر دیا خود گورنر پنجاب نے ایک مرتبہ چودھری ظفر اللہ خاں صاحب سے

کہا کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے مخالف صرف احرار ہیں سب قوموں اور فرقوں کے لوگ میرے پاس آکر آپ کی شکائتیں کرتے ہیں،۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری مخالفت بہت عام ہوگئی تھی۔ حتیٰ کہ وہ مسلم لیگ جس کے اجلاس بعض دفعہ نہ ہوسکتے تھے، اور وہ مجھ سے روپیہ لے کر اجلاس کرتی تھی، اسے بھی زکام ہوا۔ اور اس کی پنجاب کی شاخ نے یہ فیصلہ کر دیا کہ احمدی (یعنی قادیانی صاحبان) اس کے ممبر نہیں ہوسکتے۔ یہ کفرانِ نعمت کی انتہاء تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

بہر حال اس وقت تک ہم مسلمانوں کا ایک حصہ سمجھے جاتے تھے مگر مسلمانوں نے گزشتہ فتنہ سے مرعوب ہو کر ہمیں اسی طرح الگ کرنے کی کوشش کی جس طرح دودھ سے مکھی نکال دی جاتی ہے۔" (لین اور دین اور کفران نعمت کے حساب کو تو مسلم لیگ جانے یا میاں صاحب، البتہ لیگ کا زکام، اور دودھ کی مکھی لوگوں کے لئے دلچسپ خبر ہے۔ للمؤلف برنی)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد (۲۶) نمبر ۲۶۳ مورخہ ۱۵ر نومبر ۱۹۳۸ء)

(۵) کیوں کہ یہ فتنہ چند افراد کی مخالفت پر مبنی نہ تھا بلکہ اس کے پشت و پناہ اور اس سے ہمدردی رکھنے والے (۴۰) کروڑ مسلمانانِ عالم تھے، اور صرف ان ہی کی مخالفت اس فتنہ کا موجب

Marfat.com

نہ تھی، بلکہ حکومت کے بعض فرض ناشناس افسر اس فتنہ کی کامیابی اور جماعت احمدیہ کی تباہی کے سر توڑ کوششیں کر رہے تھے۔ ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے تک اشتعال کی آگ بھڑک اٹھی تھی، جس کے شعلے ایران، مصر اور فلسطین تک جا پہنچے تھے، ڈاکٹر سر محمد اقبال جیسے تعلیم یافتہ طبقہ کے وہ افراد جن Moderale کہا جاتا تھا، اور جو اس سے قبل احرار کی انتہاء پسند پالیسی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے، اور جن کا رویہ جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کے پیش نظر ہمیشہ احمدیوں سے ہمدردانہ رہا، وہ بھی اس موقع پر علی الاعلان جماعت احمدیہ کی تکفیر و تضلیل کے مشغلہ میں شریک ہو گئے۔ (قادیانی پروپگنڈے کا جب بھرم کھل جائے گا تو یہی نتیجہ ہونا چاہئے تھا جو ہوا۔ للمؤلف برنی)

(اخبار الفضل قادیان کا خلافت جوبلی نمبر جلد ۲۷، نمبر ۲۹۸ مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء)

۲۰- ھند کی موجودہ سیاسیات میں قادیانیت کا مقام

سیاسیات میں ابن الوقتی کا جو انجام ہوتا ہے۔ وہی انجام قادیانیوں کا ہوا۔ کبھی مسلمانوں میں ملے، کبھی ہندوؤں میں گھسے، پنڈت جواہر لعل جی کے چھیتے بنے، دہاں دال

نہ گلی تو پھر مسلم لیگ کا رخ کیا، مگر پھر مسلمانوں کی تکفیر نے شرمندہ کیا غرض دربدر کی نوبت آگئی۔ چنانچہ قادیانی جماعت لاہور نے اس پر جماعتِ قادیان کو طعن دیا کہ :-

"یہ دیکھو کہ اب تمہاری (یعنی جماعت قادیان کی) پوزیشن سیاسیات میں کیا ہے۔ کبھی کانگرس کی طرف جاتے ہو، اور ان میں شمولیت کی درخواست کرتے ہو، کبھی مسلم لیگ کے در پر حاضر ہو اور درخواست کرتے ہو کہ ہمیں مسلمان سمجھو تو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ یہ ہے مکافاتِ عمل۔ تمہیں کس نے اسلام سے خارج کیا تھا۔ عقلمندو! غور کرو۔ کیا تم خود ہی تو خارج نہیں ہوئے؟ یاد کرو اپنے الفاظ کو کہ "پوچھا جاتا ہے کہ غیر احمدی کافر ہیں یا نہیں؟ سو دفعہ بھی پوچھو گے تو اس کا ایک ہی جواب ہے، اور وہ یہ کہ کافر ہیں، کافر ہیں، کافر ہیں۔"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا مبینہ قول، قادیانی جماعتِ لاہور کا پیغام صلح لاہور جلد ۲۷، نمبر ۱۳ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء)

بالآخر قادیانی جماعت نے مسلمانوں میں شرکت کی پیش بندی کی، مگر مثل مشہور رہے، رسی جل جائے پر بل نہ جائے، ممنونِ احسان ہونے کے بجائے انہوں نے پھر الٹی تعلّی شروع کی کہ گویا مسلمانوں کو قادیانیوں سے حفاظت اور پناہ ملی، چنانچہ خلیفہ صاحب قادیان کے تازہ ارشادات ملاحظہ ہوں :-

"بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں

باہم شیر وشکر ہو کر رہیں۔ اگو یا ہندوؤں کی بات چلے، پاکستان نہ بنے۔ للمؤلف برنی) لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو ہم مسلمانوں کا ساتھ دیں گے (اگرچہ وہ کافر قرار دے جا چکے ہیں للمؤلف برنی) اگر وہ ہلاکت کے گڑھے میں گریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ ہوں گے۔ اور ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو بھی بچاتے گا (حالانکہ معاملہ بالکل برعکس ہے کہ قادیانی مسلمانوں کو گڑھے میں ڈالنے کی فکر میں تھے، لیکن مسلمان بچ گئے تو ان کی وجہ سے قادیانیوں کو بھی عافیت نصیب ہوئی۔ للمؤلف برنی)

"میں یہ تو نہیں کہتا کہ ان کی ہلاکت کے ساتھ ہماری ہلاکت ہو گی۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کو ہلاک نہیں کر سکتا۔ (نہیں کر سکتا؟!! للمؤلف برنی) البتہ یہ کہنا صحیح ہو گا کہ مسلمانوں کی ہلاکت ہمارے لئے بہت ضرر رساں ہو گی۔ (ہندو تو منہ لگائیں گے نہیں۔ انگریز پہلے ہی رخصت ہو چکے۔ مسلمان بھی ہلاک ہو گئے تو پھر کس کا ساتھ ڈھونڈیں گے۔ مگر مسلمانوں کی ہلاکت کا واہمہ کیوں سر پر سوار رہا؟ مسلمان تو پاکستان کے واسطے دعا کرتے ہیں۔ للمؤلف برنی) مگر ہمارے ساتھ ہونے سے اللہ تعالیٰ انہیں بھی کوئی آنچ نہ آنے دے گا۔ ہم کو تو بہر حال بچنا ہی ہے۔ ہمارے طفیل میں وہ بھی بچ جائیں گے۔ (نفاق کا یہی کمال ہے کہ دونوں فریق کے ساتھ میل کی گنجائش رکھی جائے۔ خاص کر جب کہ ہندوستان کی تقسیم ہونے نہ ہونے کا مسئلہ تصفیہ کے قریب ہو، میاں صاحب نے

اپریل ۴۷ء میں یہ پیش بندی فرمائی۔ کچھ ہی دنوں کے بعد جون ۴۷ء میں تقسیم کا اعلان ہو کر اگست ۴۷ء میں پاکستان قائم ہوگیا مگر میاں صاحب اکھنڈ ہندوستان کی طرف مائل معلوم ہوتے تھے، لیکن بالآخر پاکستان میں مسلمانوں کی پناہ لینے پر مجبور ہوئے، اور لطیفہ یہ کہ اپنے آپ کو بزعم خود مسلمانوں کی پناہ سمجھتے تھے ع
ببیں تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا۔ للمؤلف برنی)

(میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا ارشاد مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد (۳۵، نمبر ۸۱ مورخہ ۵ اپریل ۴۷ء)

ہندوستان کے مسلمان تو کیا خلیفہ صاحب قادیان تو اسلام کی ترقی اپنے دم سے وابستہ سمجھتے ہیں کہ گویا وہ عالم اسلام کے امام ہیں، اور خلیفہ صاحب کی جو حقیقت ہے، معلوم ہو چکی ہے، بہر حال بطور نمونہ ایک تعلی ملاحظہ ہو:۔

"اس وقت اسلام کی ترقی اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وابستہ کر دی ہے، جب کہ وہ ہمیشہ اپنے دین کی ترقی خلفاء کے ساتھ وابستہ کیا کرتا ہے۔ پس جو میری سنے گا، وہ جیتے گا، اور جو میری نہیں سنے گا، وہ ہارے گا، اور جو میرے پیچھے چلے گا خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائیں گے، اور جو میرے راستہ سے الگ ہو جائے گا، خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس پر بند کر دیئے جائیں گے۔" (خود خلیفہ

Marfat.com

صاحب کس حال میں مبتلا ہیں، عدم معرفت اور عادت کے سبب اس کا احساس غائب ہے، ورنہ وہ اتنا بڑا بول نہ بولتے للمؤلف برنی)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا ارشاد مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد (۳۴) نمبر ۲۶۳ مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۴۶ء)

میاں صاحب بھی اپنی تربیت اور ماحول سے معذور ہیں۔ خود ان کے والد مرزا قادیانی صاحب مسلمانوں کے مستقبل پر اپنے تعلق سے بڑے بڑے حملے کرتے تھے، کہ گویا ان کے مرید نہ بنے تو مسلمان ہلاک ہو جائیں گے۔ حالانکہ خود ان کی مریدی میں مسلمانوں کی جو ہلاکت مضمر تھی، وہ ان کی نظر سے غائب تھی۔ چنانچہ مرزا قادیانی صاحب کی خوفناک پیشگوئی مسلمانوں کے مستقبل کے متعلق قابلِ ملاحظہ ہے:۔

(۱) "مقدر یوں ہے کہ وہ لوگ جو اس جماعت سے باہر ہیں، وہ دن بدن کم ہو کر اس سلسلہ میں داخل ہوتے جائیں گے یا نابود ہوتے جائیں گے جیسا کہ یہود گھٹتے گھٹتے یہاں تک کم ہو گئے کہ بہت ہی تھوڑے سے رہ گئے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ۷۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

(۲) "اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس خدا کی پیش گوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا، اور حجت و برہان کی رو سے سب پر ان کو

غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں، بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا، اور ہر ایک کو جو اس کو معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے، نامراد رکھے گا، اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا، یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔"

(تذکرۃ الشہادتین صہ ۶۴ مصنفہ مرزا قادیانی صاحب، منقول از اخبار الفضل قادیان جلد ۲۸ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۴۰ء)

۲۱۔ موجودہ زمانہ کا سب سے بڑا انسان، خلیفہ صاحب قادیان

قادیانیت نے اپنے واسطے جس بلند مقام کا تخیل قائم کیا ہے، اس کے مدنظر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا جو مقام قرار پاتا ہے، وہ کتاب میں اپنے محل پر درج ہو چکا ہے۔ تاہم بطور نمونہ چند اعتبارات ذیل میں درج ہیں جو قابل ملاحظہ ہیں:۔

(۱) اسلامی دنیا پانچ وقت اللہ تعالیٰ کی عظمت، بزرگی، اور بڑائی کا اعلان کلمۂ اللہ اکبر کے ساتھ کرتی ہے۔ اہل اسلام کا نعرہ جنگ میں اور صلح میں ہر حال میں یہی ہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ کی بڑائی کے بعد طبعاً سب سے بڑا ہر زمانہ میں وہ ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا برگزیدہ رسول بنا کر مخلوق کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے بھیجے، اور ان رسولوں کے بعد ان کے

Marfat.com

جانشین خلفائے راشدہ سب سے بڑے ہوتے ہیں۔ اس صحیح قاعدے اور اصل کے ماتحت موجودہ زمانہ کے سب سے بڑے انسان حضرت مسیح موعود مہدی مسعود حضرت میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام گزرے ہیں، اور اب سب سے بڑا انسان اس رسول کا جانشین، اور خلیفہ برحق ہے، جس کی نسبت پہلے سے پیش گوئی ہو چکی ہے۔ اور توریت وطالمود میں بھی جس کا ذکر ہے، اور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نہ صرف پسر موعود بلکہ خلیفہ موعود ہے۔" (یعنی میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان۔ للمؤلف برنی)

(اخبار الفضل قادیان کا خلافت جوبلی نمبر جلد ۲۷، نمبر ۲۹۸ مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء)

(۲) "غرض سب سے بڑا انسان ہونے کے واسطے جو ظاہری اور باطنی خوبیاں، روحانی اور دنیوی برکات کسی شخص میں ہونی چاہئیں، وہ آج سب سے بڑھ کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ موجود حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میں پائی جاتی ہیں۔"

(اخبار الفضل قادیان کا خلافت جوبلی نمبر جلد ۲۷، نمبر ۲۹۸ مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء)

Marfat.com

(۲۰) "لوگ اخباروں میں مضامین دیا کرتے ہیں کہ اس زمانہ کا سب سے بڑا زندہ آدمی کون ہے۔ کوئی گاندھی جی کا نام لیتا ہے، کوئی اتاترک کا، کوئی مسولینی اور ہٹلر کا، مگر حقیقت میں بڑا وہ ہے جس پر خدا کے فضل سب سے بڑھ کر ہوں اور وہ اللہ کے رسول کا جانشین حضرت فضل عمر مرزا بشیر الدین احمد خلیفہ قادیان ہے"
(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۶ نمبر ۲۸۱ مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۸ء)

(۲۱) "مکرمی بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی نے جنہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے قابل رشک اخلاص اور محبت حاصل ہے، اور دین کے لئے غیر معمولی قربانی اور غلبہ ایثار رکھتے ہیں، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ۱۳ جولائی کو جو اخلاص نامہ چندہ تحریک کے متعلق لکھا ہے، وہ درج ذیل کیا جاتا ہے.....
...... اے امیر المومنین خلیفہ وقت! تیری شان بلند تک ہم دنیا کے کیڑوں کی رسائی نہیں (واقعہ سہی لیکن دنیا کے کیڑے ہونے کا اعتراف غالباً میاں صاحب کو ناگوار گزرے گا۔ للمؤلف برنی) تو مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلٰى، كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ ہے

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد،
دیر آمدہ زراہ دور آمدہ!

اور خود خدا نے مجھ پر ظاہر فرمایا کہ دورِ حاضر میں لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ تیری ہی شان کے لئے ہے۔ پس میرے آقا

لبیک! لبیک یا امیر المومنین!! لبیک لبیک یا خلیفۃ المسیح الثانی!!! رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۶ نمبر ۱۷۷ مورخہ ۴ اگست ۱۹۳۸ء)

(۵۱) "ہماری جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ہماری جماعت کا جو خلیفہ ہوتا ہے وہ اپنے زمانہ میں، جماعت کے تمام لوگوں سے افضل ہوتا ہے، اور چونکہ ہماری جماعت ہمارے عقیدہ کی رو سے باقی جماعتوں سے افضل ہے اس لئے ساری دنیا میں سے افضل جماعت میں سے ایک شخص جب سب سے افضل ہوگا تو موجودہ لوگوں کے لحاظ سے یقین سے اسے "بعد از خدا بزرگ توئی" (یعنی خدا کے بعد تو ہی سب سے زیادہ بزرگ ہے) کہہ سکتے ہیں ....

پس احمدی نے بھی یہ بات کہی ہے ان ہی معنوں میں کہی ہوگی، کہ اس زمانہ میں جو لوگ ہیں ان کے لحاظ سے ہم اپنے خلیفہ کو بعد از خدا سمجھتے ہیں، اور میں نے جیسا کہ بتایا ہے، اگر اُس نے ان معنوں میں اِن الفاظ کو استعمال کیا ہے تو یقیناً اس نے سچ کہا ہے اس میں کیا شبہ ہے؟ اور جیسا کہ سب لوگ جانتے ہیں، میں نے بھی بار بار بتایا ہے کہ جماعت احمدی کے خلیفہ کی حیثیت دنیا کے تمام بادشاہوں اور شہنشاہوں سے زیادہ ہے۔ دنیا میں خدا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمائندہ ہے۔ (حالانکہ وہ دراصل

Marfat.com

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا نمائندہ ہے۔ للمؤلف برنی)
اور چونکہ دین دنیا پر مقدم ہے، اس لئے گو ہم دنیادی معاملات میں حکام کی اطاعت کریں گے، لیکن اگر دین کا معاملہ آئے گا تو پھر ان بادشاہوں کو ہماری اطاعت اور فرماں برداری کرنا پڑے گی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

"کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک بادشاہ احمدی ہے، اور وہ میرے ہاتھ پر بیعت کرے، اور پھر وہ یہ کہے کہ میں تمہارا حاکم اور میں تمہارا بادشاہ ہوں؟ لازماً وہ یہی کہے گا کہ دینی میدان میں میں ہی غلام ہوں، میں ہی شاگرد اور میں ہی ماتحت ہوں۔ عیسائیوں میں اس کی مثال موجود ہے، چاہے وہ کیسی ہی غلط مثال اور کتنے ہی غلط طریقہ پر ہو۔ (مثال کی غلطی میں کیا شک ہے۔ للمؤلف برنی) اور وہ یہ کہ جو بادشاہ پوپ کو مانتے ہیں وہ پوپ کو اپنا حاکم اور سردار سمجھتے ہیں، اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ہماری بادشاہتیں ہمیں پوپ سے ملی ہیں۔ زمانہ وسطیٰ میں تو یہ قاعدہ تھا کہ جب بادشاہ تخت پر بیٹھتا تو وہ پوپ کے پاس اپنی بادشاہت کی منظوری کے لئے چھٹی بھیجتا، اور جب وہ اسے بادشاہ تسلیم کرتا تب وہ اپنے آپ کو بادشاہ سمجھتا۔

"عیسائی اپنا مذہبی پیشوا پوپ کو سمجھتے ہیں، لیکن جماعت

Marfat.com

احمدی کے نزدیک خلیفۂ وقت اس کا مذہبی پیشوا ہے۔ پس جو بادشاہ بھی احمدی ہوگا وہ اپنے آپ کو خلیفۂ وقت کا ماتحت اور اس کا نائب سمجھے گا۔ اور گو دنیاوی معاملات میں اس کے احکام نافذ ہوں۔ مگر دینی معاملات میں حکومت، احمدی خلیفہ ہی کی ہوگی۔ اس لحاظ سے اگر اپنے موجودہ زمانہ کے لوگوں سے مقابلہ کرتے ہوئے کوئی شخص خلیفہ وقت کو "بعد از خدا بزرگ توئی" کہہ دے تو کہہ سکتا ہے، اور اس پر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہو سکتا........ شریعت اور انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ احمدی کے فقرہ کے بھی یہی معنی لئے جائیں کہ اس زمانہ میں جس قدر لوگ ہیں، ان سب سے جماعتِ احمدی کا خلیفہ بڑا ہے، تو اگر یہی معنی کئے جائیں تو اس سے ہمیں انکار نہیں، بلکہ یقیناً ہم اس کے دعوے دار ہیں۔" (میاں صاحب کا یہ ارمان کہ عیسائی پوپ کی طرح وہ بھی قادیانی پوپ بنیں قابلِ ہمدردی ہے، المؤلف برنی)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد (۲۵) نمبر ۱۹۹ مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۳۷ء)

۲۲- خلیفہ صاحب قادیان کے عجب عجب خواب

میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان چونکہ روحانیت

میں اعلیٰ مقام پر فائز سمجھے جاتے ہیں، عجیب عجیب باتیں سوجھنے کے سوا اُن کو خواب بھی عجب عجب نظر آتے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں چند نمونے درج ہیں۔ ایک الہام مرزا قادیانی صاحب کا اپنے متعلق، دو خواب خود خلیفہ صاحب کے اپنے متعلق، اور ایک خواب ان کے معزز مرید آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب بالقابہ کے متعلق، چنانچہ ملاحظہ ہوں :-

(۱) میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان نے مندرجہ ذیل رؤیا اور کشف اپنے قلم سے لکھ کر بھیجا جو اخبار الفضل قادیان میں شائع ہوا :-

(۱) "ایک رات میں نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ کو مخاطب کر کے شدید محبت اور جذبہ عشق کے ماتحت کہ اس کی نظیر نہیں ملتی، مخاطب ہو کر کہہ رہا ہوں کہ "اے میرے رب! تو مجھے اپنی گود میں اٹھا لے" اور اپنی برکتوں سے مجھے چاروں طرف سے ڈھانپ لے۔ یہ دعا اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے بار بار کر رہا ہوں کہ آنکھ کھل گئی، اور اوپر کے الفاظ اہاناً زبان پر جاری تھے۔" (میاں صاحب کی دعا کہ مجھے اپنی گود میں اٹھا لے، بچپن کے شوق کی نفسیاتی یادداشت معلوم ہے، کہ آپ اس زمانہ میں اردگرد کے سب لوگوں کو بہت عزیز تھے، اور خاص کر حکیم نور الدین صاحب قادیانی خلیفہ اوّل تو حد درجہ محبت کرتے تھے۔ بہر حال جذبہ محبت کا تقاضا

Marfat.com

کہ گود میں اٹھالیا جائے، خواب ہیں، بیداری کا کوئی نفسیاتی عکس معلوم ہوتا ہے۔ خواب میں بھی اکثر یا کبھی کبھی دل کے قدیم یا جدید جذبات منعکس ہو جاتے ہیں، جو خواب دیکھنے والے کی نفسیات کے آئینہ دار ہوتے ہیں، جیسے کہ زیر بحث خواب میں میاں صاحب اپنے تقرب اور بے تکلفی کا اظہار فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی گود میں جانا چاہتے تھے۔ (للمؤلف برنی)

(میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کا خواب رقم فرمودہ خود مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد (۳۳)، ۱۸۹ مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۴۵ء)

(۲) "اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرماتا ہے یا شمس! یا قمر! اے سورج! اے چاند۔ سورج کی خاصیت یہ ہے کہ وہ چاند کو روشنی دیتا ہے، اور چاند کی خاصیت یہ ہے کہ وہ سورج سے روشنی لیتا ہے۔ گویا اس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سورج کہا اور خود چاند بنا۔ اسی طرح عورت مرد سے نطفہ لیتی ہے، اور مرد نطفہ دیتا ہے سورج کا قائم مقام مرد ہے، اور چاند کا قائم مقام عورت ہے اس وقت بھی لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کیا کہ خود سورج بنتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو چاند بنایا ہے۔ (اس ایچ پیچ کا منشا صاف ظاہر ہے۔ نعوذ باللہ! علیٰ ہذا ایک موقع

Marfat.com

پر مرزا قادیانی صاحب اس کے برعکس عمل اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے اوپر محسوس کر چکے ہیں۔ چنانچہ اسی کتاب (قادیانی مذہب) میں دوسری جگہ اس کا ذکر درج ہے، للمؤلف برنی) اور اب بھی لوگ اعتراض کر سکتے ہیں کہ (میں نے) اللہ تعالیٰ کو عورت دیکھا ....

.... وہ بہت ہی خوب صورت عورت ہے۔ میں نے اس کی ٹھوڑی پکڑ کر کہتا ہوں کہ کیا تم بھی میرے ساتھ جنّت میں رہو گی، اس نے کہا ہاں۔ میں آپ کے ساتھ جنّت میں رہوں گی .... "آخر ایک ایسی جگہ میں پہنچا ہوں جہاں ایک میدان ہے، اور میں سمجھتا ہوں کہ یہاں ایک باغ ہے جس میں میرا مکان ہے۔ میرے پیچھے پیچھے وہ عورت بھی وہاں پہنچ گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جنت میں میرے ساتھ رہنے کے لئے آئی ہے۔ وہ بہت ہی خوب صورت عورت ہے۔ میں اس کی ٹھوڑی پکڑ کر کہتا ہوں کہ کیا تم بھی جنت میں میرے ساتھ رہو گی۔ اس نے کہا ہاں میں آپ کے ساتھ جنت میں رہوں گی۔ میں نے اسے کہا کہ تمہیں میری بیویوں کے ساتھ رہنا پڑے گا۔ (رہنا پڑے گا؟ للمؤلف برنی) وہ کچھ حیرت ظاہر کرتی ہے کہ بیویوں کے ساتھ!! مگر اس نے انکار نہیں کیا۔ اس

Marfat.com

وقت ایک دم میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ خوبصورت عورت اللہ تعالیٰ ہے، اور اللہ تعالیٰ میرے ساتھ جنت میں رہے گا۔ اس کے بعد میں آنکھ کھل گئی۔" (خواب کے بیان کا اقتباس)

(میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خواب مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد (۳۵) نمبر ۶ء مورخہ ۲۰ر مارچ ۱۹۴۷ء)

(۵) "دوسرا یا تیسرا ہفتہ فروری (۱۹۴۲ء) کا تھا کہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں مسجد مبارک میں ہوں اور محراب میں بیٹھا ہوں۔ چودھری سر ظفر اللہ خاں صاحب بھی میرے پاس ہیں۔ کچھ مقتدی بھی ہیں۔ ان میں چودھری صاحب کے ماموں چودھری عبد اللہ خاں صاحب مرحوم و مغفور بھی بیٹھے ہیں۔ چودھری صاحب سے ایک ناپسندیدہ حرکت ہوئی، جس پر میں جلدی سے نماز کے لئے کھڑا ہو گیا کہ لوگوں کی توجہ اس طرف سے ہٹ جائے (معلوم ہوتا ہے کہ وہ ناپسندیدہ حرکت ناقابلِ دید تھی۔ للمؤلف برنی) مگر چودھری عبد اللہ خاں صاحب مرحوم نے ان کو اپنے زمیندارہ طریق پر جیسا کہ ان کی عادت تھی، ایک طنز آمیز لہجہ میں تادیب کی اتنے میں میں نے نماز شروع کر دی۔ چودھری صاحب اُس

وقت مسجد سے چلے گئے (عجب بے لطفی ہوگئی۔ للمؤلف برنی) میں نماز پڑھ کر گھر آگیا کہ وہ واپس آ گئے۔ اور میں نے انہیں کہا کہ آپ نماز پڑھ لیں۔ انہوں نے مسجد میں نماز شروع کر دی۔ اس وقت میں نے گھر سے جھانک کر دیکھا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے، مگر منہ مشرق کی طرف تھا گویا قبلہ کی طرف پشت تھی۔ للمؤلف برنی) رکوع کی حالت میں میں نے انہیں دیکھا، اور ان کے پہلو میں ان کی سالی زہرہ بیگم بھی نماز میں شامل تھیں۔ میں نے اس وقت دیکھا کہ دونوں نے جوتیاں پہنی ہوئی ہیں، جو دہلی کی طرف کے طلائی کام والی خوبصورت جوتیاں ہیں۔ ان کی خوبصورتی نہایت نمایاں ہے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ خواب میں ہی چودھری صاحب کو میں یہ خواب سناتا ہوں، اور کہتا ہوں کہ خواب اچھا ہے۔ یعنی انجام اچھا ہوگیا۔ (واقعی خواب میں بڑی جدت اور بشارت ہے۔ للمؤلف برنی)

(میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خواب رقم فرمودہ خود مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد (۲۴) نمبر ۵۸ مورخہ ۹ مارچ ۱۹۳۶ء)

۲۳- مسٹر محمد علی جناح مرزا قادیانی اور قائد اعظم { ہیں تو شخصی تقابل

کی ضرورت نہ تھی، کیوں کہ سر سیّد علیہ الرحمتہ، مرزا قادیانی صاحب آنجہانی اور قائد اعظم علیہ الرحمتہ تینوں ہستیوں کے کارنامے دنیا پر بخوبی روشن ہیں۔ قادیانی اخلاق میں سر سیّد کو آنجہانی لکھا گیا۔ جس طرح ملکہ وکٹوریہ کو آنجہانی لکھا گیا۔ پس اس اتباع میں مرزا قادیانی صاحب کو بھی یہاں آنجہانی لکھا گیا۔ اور سر سیّد کے مقابل بجا طور پر لکھا گیا۔ تاہم وضاحت کردی گئی کہ کوئی غلط فہمی میں نہ رہے۔ بہرحال خود قادیانی صاحبان نے تقابل کی ضرورت سمجھی۔ پس ان ہی کا تقابل ذیل میں بغرض ملاحظہ درج ہے:۔

(۱) "ہم ذیل میں کچھ اقتباسات حضور اقدس (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کے تحفہ رسالہ قیصریہ سے پیش کرتے ہیں۔ یہ تبلیغی خط ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کو اس کی جوبلی کے موقع پر بطور تحفہ ارسال کیا گیا تھا......... ہندوستان میں اس وقت سر سید آنجہانی (قادیانی آنجہانی ملاحظہ ہو۔ للمؤلف برنی) مسلمانوں کے رہنمائے اعظم سمجھے جاتے تھے (اور قادیانیوں کو شاید اسی کا حسد اور قلق تھا، للمؤلف برنی) لیکن ان کی نظر صرف مسلمانوں کی دنیاوی بہبودی تک ہی محدود تھی۔ ملکہ وکٹوریہ یا قوم انگریز کو دعوتِ اسلام دینا ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ الغرض تحفہ قیصریہ تاریخ عالم میں ایک ایسی دستاویز ہے کہ جس کی نظیر سوائے انبیاء کے نہیں ملتی" (اور جس کے مضامین سوائے ابن الوقت کے

کوئی نہیں لکھ سکتا، کہ اس کی چاپلوسی سے خوددار کو شرم آئے رہیں سر سید علیہ الرحمتہ کی اسلامی خدمات سو وہ اظہر من الشمس ہیں۔ چاند پر خاک پھینک کر خود گرد آلود ہونے سے کیا حاصل کہ قادیانی انگریز پرستی اب کوئی راز نہیں رہی۔ للمؤلف برلی)

(اخبار الفضل قادیان جلد (۳۵) ۳۱ مورخہ ۶ فروری ۱۹۴۷ء)

(۲) " چند ماہ کا عرصہ ہوا ہے کہ سید صاحب نے (یعنی سر سید احمد خان بانی محمڈن کالج علی گڑھ نے) اپنے ایک دوست کے نام جو سیالکوٹ میں رہتے ہیں، اس عاجز (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کی تالیفات کی نسبت لکھا تھا کہ وہ ایک ذرہ کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتیں، یعنی بکلی صداقت سے خالی ہیں، اور نہ صرف اس قدر بلکہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک دفعہ سید صاحب نے ایک اخبار میں چھپوا بھی دیا تھا کہ کسی الہامی پیشگوئی کا ظہور میں آنا یا مکاشفات و مخاطبات الٰہیہ سے مشرف ہونا ایک غیر ممکن امر ہے، اور اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے تو وہ مجانین میں سے ہے اور ایسے خیالات جنون کے مقدمات میں سے ہے۔ اور اگر یہ خیالات دل میں راسخ ہو جائیں تو وہ پھر پورا جنون ہے۔ اگرچہ اس وقت مجھے ٹھیک یاد نہیں ہے کہ سید صاحب کے اپنے الفاظ کیا تھے مگر قریباً ان کا خلاصہ یہی تھا (سر سید علیہ الرحمتہ کے الفاظ ایسے ہوں گے کہ انبیاء، اولیاء سے اعراض کئے بغیر مرزا

Marfat.com

قادیانی صاحب کی حقیقت واضح ہو جاتے - مرزا صاحب نے جو عام انکار کی جھلک دکھائی ہے، وہ مرزا صاحب کے الفاظ کا کرشمہ معلوم ہوتی ہے - واللہ اعلم - للمؤلف برنی)

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی کتاب آئینہ کمالات اسلام صہ ۲۳۰ (۲۳، مہ) اس کے بعد وہ گروہ جو سر سید کی تحقیقات سے متاثر تھا کہنے لگا کہ کسی مسیح نے نہیں آنا، یہ تو مسلمانوں میں غلط اعتقاد عیسائیوں کی تعلیم سے پیدا ہو گیا تھا، اور ان میں سے بعض یہ کہتے سنائی دیے گئے کہ وفات مسیح علیہ السلام کا مسئلہ قابل بحث ہی نہیں، اور نہ اسلامی اعتقاد میں اس کی کوئی حیثیت ہے - یہ خواہ مخواہ مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کا ایک ذریعہ ہے، حالانکہ وفات مسیح کا مسئلہ ضروری نہ تھا تو سر سید نے کیوں اسے ثابت کرنے کے لئے صفحوں کے صفحے سیاہ کر ڈالے - (جس سے مرزا قادیانی صاحب کو بھی اس مسئلہ میں راہ ملی - للمؤلف برنی) کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ وفات مسیح علیہ السلام کا اسلام کے ساتھ گہرا تعلق ہے (اور قادیانیت تو اسی سے شروع ہوئی اور اسی پر اس کی بیل چڑھی - للمؤلف برنی)

(اخبار الفضل قادیان جلد (۲۸)، ۴۹ مورخہ یکم مارچ ۱۹۴۰ء) رہے مسٹر محمد علی جناح قائد اعظم علیہ الرحمۃ سو اُن کا تقابل مرزا قادیانی صاحب کے ساتھ ذیل میں ملاحظہ طلب ہے :-

Marfat.com

"پہلے مسلمانوں کے لیڈر اور مسلمانوں کے نمائندہ سر میاں فضل حسین صاحب ہوئے ہیں۔ اور اس وقت مسٹر جناح کے خیالات کانگریسی تھے۔ اور وہ کانگریس کی تائید میں تھے اور مسلم لیگ کا دائرہ اس وقت اتنا وسیع نہ تھا جتنا اب ہے کچھ عرصہ کانگریس میں کام کرنے کے بعد مسٹر جناح مسلم لیگ میں آگئے، اور آہستہ آہستہ اپنی قابلیت منواتے چلے گئے، یہاں تک کہ تمام مسلمان لیڈران کے پیچھے لگ گئے، اور وہ مسلم لیگ کے صدر بن گئے . . . .

"کیا مسٹر جناح دنیا کے سارے مسلمانوں کے نگراں ہو سکتے ہیں، اور کیا مسٹر جناح اسلامی دنیا کے تمام نقائص اور خرابیوں کو دور کر سکتے ہیں۔ کیا مسٹر جناح یا کوئی مسلمان نمائندہ آج پھر ایمان کو اسی پہلی حالت میں قائم کر سکتا ہے جو حالت کہ قرونِ اولیٰ کی تھی۔ ہر انسان جو سوچ اور عقل سے جواب دے گا وہ یہی جواب دے گا کہ مسٹر جناح ہندوستان کے سیاسی لیڈر ہیں۔ دنیا بھر کے مذہبی لیڈر نہیں ہیں۔ یہ کام سوائے ایسے شخص کے نہیں ہو سکتا جو مویّد من اللہ ہو اور جسے اللہ تعالیٰ خود مقرر کرے، اور وہ تمام مسلمانوں کا نگراں ہو۔ مسلمانوں کے ہر مرض کا علاج کرنے والا، اور مسلمانوں کی ہر تکلیف کا مداوا ہو۔ جو اسلام کو ادیانِ باطلہ پر غالب کرنے والا ہو۔ آج ایسے

Marfat.com

ہی شخص کی ضرورت ہے ....

پس جس طرح ہر چیز اپنے موسم میں پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح نبوت اور خلافت بھی اپنے وقت پر پیدا ہو جاتی ہیں۔ .... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اور اسی رنگ میں آئے، جس رنگ میں حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ، اور دوسرے انبیاء مبعوث ہوئے تھے اور آپ کے بعد بھی اسی رنگ میں سلسلہ خلافت شروع ہوا جس طرح پہلے انبیاء کے بعد خلافت کا سلسلہ قائم ہوا۔ اگر ہم عقل کے ساتھ دیکھیں اور اس کی حقیقت کو پہچاننے کی کوشش کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ یہ ایک عظیم الشان سلسلہ ہے۔ (اس عظیم الشان سلسلہ کے جو مذہبی منصوبے اور سیاسی کارنامے تھے وہ بخوبی ظاہر ہو چکے اور ظاہر ہو رہے ہیں، جن سے ثابت ہوا کہ قادیانیت عالم اسلام اور مسلمانوں کے حق میں ایک بڑا فتنہ اور خطرہ تھی، لیکن مدت کے مغالطہ کے بعد مسلمان واقف اور ہوشیار ہو گئے: جس سے قادیانیت کا عمل باطل ہو گیا۔ ع رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گزشت، رہے مسٹر جناح علیہ الرحمۃ، سوان کے اسلامی کارنامے مسلم لیگ اور پاکستان کے تعلق سے دنیا پر روشن ہیں۔ المختصر قادیانی سازش یہ تھی کہ اسلامی ممالک پر انگریزی قبضہ اور تسلط ہو جائے اور مسٹر جناح کی کوشش تھی کہ جدید اسلامی سلطنت پاکستان قائم ہو،

Marfat.com

اسلامی ممالک سے بیرونی اثرات زائل ہوں۔ عالم اسلام کا وقار محکم ہو۔ (للمؤلف برنی)

۲۴- قادیانیت کا ارتقا

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے جو بڑے بڑے دعوے کئے ہیں، ان کے چار مراحل نظر آتے ہیں۔ اوّل انہوں نے صرف مجدّد اور محدّث ہونے کا دعوےٰ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوّت پر بہت زور دیا۔ بنا براں پیری مریدی کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور مسلمانوں کو مرزا قادیانی صاحب [illegible] کوئی [illegible] شبہ [illegible]

اس کے بعد مرزا قادیانی صاحب نے بتدریج نبوّت کی تاویل شروع کی۔ اصطلاحوں کا پیچ اور لفظوں کا کھیل نکالا کہ بیان چیستان معلوم ہونے لگا کوئی کچھ سمجھا اور کوئی کچھ۔ اس ہیر پھیر میں اپنے واسطے نبوّت کی راہ نکالی۔ حتیٰ کہ تیسرے مرحلہ پر علانیہ نبوّت کا دعویٰ کر دیا۔ اور چوتھے مرحلہ پر تو بڑے بڑے انبیاء کے ہم پلّہ ہو گئے۔ بلکہ فضیلت میں بڑھ گئے ع ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا۔ چنانچہ کتاب "قادیانی مذہب" میں یہ چاروں مرحلے بہت تفصیل سے درج ہیں، جو قابل دید ہیں کہ بہت سبق آموز ہیں۔ فی الجملہ یہ چاروں مرحلے بہت واضح ہیں۔ البتہ وقت ضرورت کبھی پچھلے مرحلے کی بات اگلے مرحلے میں بھی مرزا صاحب دوہرا دیتے تھے تاکہ گرفت سے محفوظ رہیں۔ اسے مصلحت کہئے یا ابن الوقتی مرزا صاحب ضرورت کے وقت اس ترکیب سے بآسانی

گریز حاصل فرما لیتے تھے۔ ان پیچوں اور چکروں کا نتیجہ یہ کہ مرزا صاحب کے مریدوں میں، مرزا صاحب کے انتقال کے بعد جلد ہی دو (۲) جماعتیں بن گئیں۔ ایک قادیانی جماعت قادیان جن کے خلیفہ مرزا صاحب کے فرزند میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں۔ اور دوسری قادیانی جماعت لاہور، جن کے امیر جماعت مولوی محمد علی صاحب قادیانی ہیں جو مرزا قادیانی صاحب کے مرید ہیں، چنانچہ ان دونوں جماعتوں میں جو فرق ہے، ذیل میں بیان ہو گا۔

دعوئے نبوت سے قبل مرزا صاحب جو طرز بیان اختیار کرتے تھے، اس کا ایک نمونہ یہاں ملاحظہ طلب ہے:۔

"مجھے دعوئی نبوت وخروج از اُمت اور میں نہ منکر معجزات اور ملائک اور نہ لیلۃ القدر سے انکاری ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا قائل اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نیا ہو یا پرانا۔ قرآن کریم کا ایک شوشہ یا نقطہ منسوخ نہیں ہو گا۔ ہاں محدث آئیں گے جو اللہ جل شانہ سے ہم کلام ہوتے ہیں اور نبوت تامہ کی بعض صفات ظلی طور پر اپنے اندر رکھتے ہیں اور بہ لحاظ بعض وجوہ، شان نبوت کے رنگ سے رنگین کیے جاتے ہیں اور ان میں سے میں ایک ہوں۔" (مرزا قادیانی صاحب کس ترکیب سے نبوت شروع کرتے ہیں کہ کسی کو

شبہ تک نہ ہو اور سمجھتے ہیں کہ حالات نے موافقت کی تو ع شاید ہمیں بیضۂ بر آرد پر و بال - اشاروں کنایوں سے ابتداء کر کے دعوؤں تک بڑھ جانا مرزا قادیانی صاحب کا خاص کمال ہے۔ للمولف برنی)

(مضمون مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۲۲۵ جلد ۳۳ مورخہ ۸ ر اکتوبر ۱۹۴۵ء)

دعویٰ شروع ہونے کے بعد گریز کی جو صورت بالعموم اختیار کی جاتی تھی اس کی مثال خلیفہ صاحب قادیان کے بیان میں ملاحظہ ہو:-

"حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۵ ر مارچ کے خطبہ جمعہ میں جو الفضل ۲۳ ر مارچ ۴۰ء میں شائع ہوا - حیات و وفات مسیح اور مسئلہ نبوت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبدیلی عقیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے لکھا کہ مسیح ناصری زندہ ہے مگر بعد میں وفات پیش کی اور جب لوگوں نے اعتراض کیا تو آپ نے صاف طور پر فرما دیا کہ وہ میری غلطی تھی جب تک مجھے علم نہ تھا میں وہی کہتا رہا جو جمہور مسلمانوں کا عقیدہ تھا مگر جب اللہ تعالیٰ نے مجھے حقیقت سے آگاہ کر دیا تو میں نے اسے بیان کر دیا ۔ اسی طرح پہلے آپ لکھتے رہے کہ میں نبی نہیں ہوں مگر بعد میں نبوّت کا دعویٰ کیا - لوگوں نے اعتراض کیا تو یہ نہیں فرمایا کہ میرا تو پہلے بھی یہی مطلب تھا کہ میں نبی ہوں میں نہیں

کا لفظ کاتب نے غلطی سے لکھدیا۔ بلکہ سادگی سے اقرار کر لیا کہ مسلمانوں کے پرانے عقیدے کے مطابق میں اپنے آپ کو نبی نہیں سمجھتا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ کی بارش کی طرح وحی نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہیں رہنے دیا۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۸ نمبر ۹۱ مورخہ ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء)

نئے نئے غیر قرآنی دعوؤں سے جب دیندار مریدوں کو وحشت بدگمانی اور برگشتگی ہوتی تو مرزا قادیانی صاحب ان کو خوب لتاڑتے چنانچہ ایک لعن طعن ذیل میں بطور نمونہ پیش ہے:۔

"جس قدر لوگ میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہیں وہ سب کے سب اس بات کے لائق نہیں کہ میں ان کی نسبت کوئی عمدہ رائے ظاہر کرسکوں بلکہ بعض خشک ٹہنیوں کی طرح نظر آتے ہیں جن کو میرا خداوند جو میرا متولی ہے، مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں پھینک دے گا۔ بعض ایسے بھی ہیں کہ اول ان میں دلسوزی اور اخلاص بھی تھا مگر اب ان پر سخت قبض وارد ہے۔ اور اخلاص کی سرگرمی اور مریدانہ محبت نورانیت باقی نہیں رہی۔ بلکہ صرف بلعم کی طرح مکاریاں باقی رہ گئیں ہیں - اور بوسیدہ دانت کی طرح اب بجز اس کے کسی کام کے نہیں کہ منہ سے اکھاڑ کر پیروں کے نیچے ڈال دیے جائیں۔ وہ تھک گئے اور درماندہ ہو گئے اور نابکار دنیا نے اپنے دام تزویر کے نیچے انہیں دبالیا۔ سو میں سچ سچ کہتا ہو

وہ عنقریب مجھ سے کاٹ دیئے جائیں گے۔ بجز اس شخص کے کہ خدا تعالیٰ کا فضل نئے سرے سے اس کا ہاتھ پکڑ لے"۔

(فتح اسلام صفحہ ۶۷-۶۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب منقول از اخبار الفضل قادیان جلد (۲۵) نمبر ۱۴۷ مورخہ ۷ر مئی ۱۹۳۷ء)

۲۵- قادیانی تکفیرِ مُسلمین

جب مرزا قادیانی صاحب باضابطہ نبی بن گئے بلکہ انبیاء میں بھی افضل نبی بن گئے۔ اور نبی کا انکار کفر ہوتا ہے پس تمام مسلمان جو مرزا قادیانی صاحب کی نبوّت پر ایمان نہ لائیں کافر قرار پائے۔ گویا تمام عالم اسلام پر کفر چھا گیا۔ چنانچہ یہ بحث کتاب میں تفصیل سے درج ہے۔ یہاں بھی مولوی نور الدین صاحب قادیانی خلیفۂ اوّل قادیان کا فتویٰ بطور نمونہ درج ہے:۔

"۲۷ر فروری ۱۹۱۱ء کو حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ . . . . ایمان بالرسل اگر نہ ہو تو کوئی شخص مومن مسلمان نہیں ہو سکتا اور اس ایمان بالرسل میں کوئی تخصیص نہیں۔ عام ہے خواہ وہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے ہندوستان میں ہو یا کسی اور ملک میں۔ کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے۔ ہمارے مخالف حضرت میرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ اب بتاؤ کہ یہ اختلاف فرعی کیوں کر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے لا نفرق بین احد من رسلہ ۵ لیکن حضرت مسیح

Marfat.com

موعود کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔"

(اخبار الحکم قادیان نمبر ۲۱-۲۸ فروری ۱۹۱۱ء)

اس حوالہ میں حضرت خلیفہ اول نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو زمرۂ انبیاء میں تسلیم فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ آپ کے نہ ماننے سے آیت لانفرق بین احد من رسلہ کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

"دوسرا مسئلہ کفر و اسلام ہے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہ ماننے والے مسلمان ہیں یا نہیں۔ اس کا فیصلہ بھی حضرت خلیفہ اول فرما چکے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں . . . . . .

اگر خدا کا کلام سچ ہے تو مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔" . . . .

(اخبار بدر قادیان ۱۱ر جولائی ۱۹۱۲ء)

(خلیفہ اول) نے پھر ایک تقریر میں فرمایا، پہلے نبی آتے رہے۔ ان کے وقت میں دو ہی قومیں تھیں۔ ماننے والے اور نہ ماننے والے۔ کیا ان کے متعلق کوئی شبہ نہیں پیدا ہوا اور کوئی سوال اٹھا کہ نہ ماننے والوں کو کیا کہیں۔ جواب تم کہتے ہو کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کو کیا کہیں۔" (مطلب یہ کہ جب مرزا قادیانی صاحب نبی ٹھیرے تو مسلمان جو ان کو نہ مانیں منطقی قاعدے سے کافر ہوئے۔ لیکن اگر مرزا صاحب متنبی نکلے جیسا کہ مسلمان جانتے ہیں کہ وہ متنبی تھے تو پھر متنبی کو نبی ماننے والے قادیانی صاحبان

کا کیا حشر ہوگا۔ خلیفہ صاحب نے اس صورت کو فراموش کردیا۔ (مؤلف برنی)

(مضمون مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۱۰۸ جلد ۲۹ مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۴۱ء)

شروع میں تو مدت تک میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان مسلمانوں کی تکفیر میں بہت شدت دکھاتے رہے۔ چنانچہ کتاب میں تفصیل موجود ہے۔ وہ زمانہ انگریزوں کے زور کا تھا لیکن بعد میں ملک کی سیاسیات کا نقشہ بدلتا نظر آیا اور مسلمانوں کی نظر بھی بدلتی ہوئی نظر آئی تو کچھ فکر لاحق ہوئی۔ مرزا قادیانی صاحب کو پکا نبی مان کر اپنی سابقہ تکفیروں کے مدِنظر یہ تو ممکن نہ تھا کہ مسلمانوں کی تکفیر سے توبہ کرلیتے البتہ جو کچھ بن پڑا وہ یہ کہ تکفیر ذرا نرم کردی، یعنی مسلمان رہے تو کافر مگر کفر میں ان کا درجہ ہندوؤں سے بلکہ عیسائیوں سے بھی گھٹ گیا، یعنی گویا میاں صاحب کے نزدیک مسلمان اب تھرڈ کلاس کافر رہ گئے۔ یہ رعایت بھی بڑی عنایت ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:-

"خلاصہ کلام یہ کہ مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ چونکہ غیر احمدیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کیا ہے۔ جو خدا کا ایک برگزیدہ مرسل و مامور ہے۔ اور جن کے ماننے کے لئے خدا اور اس کے رسول نے سخت تاکید فرمائی ہے۔

اور اسے اس زمانہ کے لئے مدارِ نجات ٹھہرایا ہے۔ اس لئے آپ کا منکر اسلامی اصطلاح کی رُو سے کافر ہے اور حقیقت کے لحاظ سے اسے کسی صورت میں بھی مسلمان نہیں سمجھا جا سکتا مگر باوجود اس کے غیر احمدیوں کا یہ کفر اس رنگ اور اس درجہ کا کفر نہیں جو ہندوؤں اور عیسائیوں میں پایا جاتا ہے۔ بلکہ غیر احمدی مسلمان باوجود اس کفر کے ہمارے بہت قریب ہیں اور انہیں یہ بھی حق حاصل ہے کہ اسلام کی ظاہری اور عرفی تعریف کے لحاظ سے مسلمان کہلائیں۔ مگر حقیقت کے لحاظ سے وہ یقیناً مسلمان نہیں۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۸ نمبر ۱۲۱ مورخہ مئی ۱۹۴۰ء)

اوّل تو جب قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی صاحب دیگر انبیاء کی طرح نبی تھے، اور افضل نبی تھے۔ تو ان پر ایمان نہ لانے سے قدرتاً ان کے نزدیک مسلمان کفر میں داخل ہو گئے۔ اس کے سوا ان کے نزدیک یہ فائدہ پہنچا کہ مسلمانوں کی تکفیر سے قادیانیت کی تشہیر ہو گئی۔ چنانچہ اس بارہ میں میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان کا نظریہ ملاحظہ طلب ہے:۔

"پس یہ دو تین سوال ایسے ہیں کہ جن کی وجہ سے احمدیت کو چھپایا ہی نہیں جا سکتا۔ جب کبھی نماز کا موقعہ آئے گا اور ہم ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھیں گے، یا اگر جنازہ کا موقعہ آئے گا اور ہم ان کے

جنازہ میں شامل نہیں ہوں گے یا شادی بیاہ کا معاملہ ہوگا اور ہم انکار کریں گے تو احمدیت کی بات شروع ہو جائے گی۔ لوگ کہتے ہیں کہ ان مسائل سے ہم نے اسلام میں تفرقہ پیدا کر دیا ہے، مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ بغیر ان مسائل کے تبلیغ ہو ہی نہیں سکتی۔

...... ”جب سارے مسائل ختم ہو گئے اور پھر بھی وہ یہی کہتے رہے (کہ آپس میں مل کر قادیانی اور لاہوری جماعت کو تبلیغ کرنی چاہیئے) تو آخر میں نے ڈرتے ڈرتے کہا کہ اور مسئلہ بھی ہے جس میں ان کا اور ہمارا اختلاف ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ (یعنی لاہوری جماعت) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہ ماننے والوں کو مسلمان سمجھتے ہیں اور ہم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہ ماننے والوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اس پر وہ بڑے جوش میں آکر کہنے لگے، آپ نے یہ مسئلہ پہلے کیوں نہ بتایا۔ اس مسئلہ کی موجودگی میں اختلاف صحیح اور جائز ہے۔ پھر کہنے لگے تمہارے پاس وہ چیز ہے جس سے تم ترقی کر جاؤ گے اور پیغامی (یعنی لاہوری) ترقی نہیں کریں گے۔

(میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان کا خطبۂ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۲۴۶ جلد (۳۳) مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

یوں تو اندرونی اختلافات مثلاً امامت، خلافت یا فقہ کی بنا پر مسلمانوں کے بعض فرقے بعض فرقوں کے پیچھے نماز پڑھنے میں تامل کرتے

Marfat.com

ہیں مثلاً سب سے بڑھ کر شیعہ سُنی ۔ لیکن قادیانی صاحبان اختلاف نبوت کی بناء پر مسلمانوں کی نماز سے انکار کرتے ہیں کہ گویا مسلمان منکر نبی ہوکر کافر ہو گئے ۔ چنانچہ یہ بحث بھی کتاب میں وضاحت سے درج ہے، یہاں صرف ایک نمونہ پیش کرتے ہیں کہ آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں بالقابہ کو نماز میں کیا مرحلہ پیش آیا اور کیا صفائی پیش ہوئی ۔

(۱) اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۷/ اپریل ۱۹۴۱ء میں آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی طرف یہ بات منسوب کرکے کہ انہوں نے لندن میں عثمانی امام خیر الدین آفندی کی اقتداء میں نماز جمعہ پڑھی ۔ جناب چودھری صاحب سے شہادت طلب کی تھی، کہ وہ صحیح واقعات پر روشنی ڈالیں ۔ یہ پرچہ جس وقت جناب چودھری صاحب موصوف کی خدمت میں پیش کیا گیا ۔ اسی وقت آپ نے ایڈیٹر "پیغام صلح" کو ایک رجسٹری خط لکھا جس میں واقعات کی روشنی میں جہاں یہ ثابت کیا کہ انہوں نے کبھی کسی غیر احمدی امام کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھی ۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسب ذیل وسیع ارشادات سے ثابت کیا کہ غیر احمدی امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا قطعاً ناجائز ہے ۔

(مضمون مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۱۲۹ جلد ۲۹ مورخہ ۷/ جون ۱۹۴۱ء)

۲۶ - قادیانی جماعت لاہور کی دو رُخی } رہیں دو قادیانی جماعتیں

سو اول قادیانی جماعت لاہور کو لیجئے۔ اس جماعت میں نہ تو اتنی مذہبی عقیدت ہے کہ مرزا قادیانی صاحب کو علانیہ نبی مانیں اور نہ اتنی دینی جرأت ہے کہ توبہ کرکے مسلمانوں میں شریک ہو جائیں، یہ لوگ بیشتر مرزا قادیانی صاحب کے ابتدائی اور متوسط دور کے ارشادات میں اپنی عقیدت اور اپنے مسلک کا حصر کرتے ہیں۔ انکو مجدد، محدث، مہدی اور مسیح موعود کی حد تک مانتے ہیں۔ نبوت کے دعوؤں سے کانوں پر ہاتھ دھرتے ہیں۔ اور اپنی تکفیر کا خطرہ مول لیتے ہیں۔ لیکن ایسا ادھورا بننا یوں بھی نفاق ہے۔ دیانت کے خلاف ہے کہ دوسروں کو قادیانیت میں فریب دیا جائے، کوئی قبول کرے یا رد کرے، پوری قادیانیت پیش کرنی چاہیئے۔ اور یہ اخلاقی جرأت اور خلوص قادیانی جماعت قادیان کو حاصل ہے۔ اسی سبب سے قادیانی فرقہ میں جماعتِ قادیان زیادہ با اثر اور مقبول ہے۔ یوں خلیفہ صاحب قادیان سے کچھ قادیانیوں کے ذاتی اختلافات اور جھگڑے ہوں، یہ دوسری بات ہے۔ لیکن اس جماعت کی قادیانیت قطعاً زیادہ مستند اور محکم ہے۔ اور یوں تو خود امیر صاحب جماعتِ لاہور بھی اپنی جماعت میں شکایات و اعتراضات سے مبرا نہیں ہیں،

بہر حال جماعتِ لاہور اپنی مصلحتوں کے مد نظر آئے دن واویلا کرتی رہتی ہے کہ قادیانیت کی تبلیغ سے اسلام کو اور مسلمانوں کو سخت صدمہ پہنچ رہا ہے مگر لطف یہ کہ خود بھی قادیانی بنی ہوئی ہے۔ اور دوسروں

Marfat.com

کو بھی قادیانی بنانا چاہتی ہے۔ مگر اپنی طرح ادھورا قادیانی کہ مرزا قادیانی صاحب سے ربط اور عقیدت بھی رہے اور ان کی خاص تعلیم اور دعوؤں سے انکار بھی رہے اور سب سے بڑی فکر یہ کہ مسلمانوں میں بھی اپنا پایا جارہے۔ جماعت لاہور کا یہ چوکھا کھیل بہت انوکھا معلوم ہوتا ہے۔

۲۷- قادیانی جماعت لاہور کا عقیدہ و عمل

یوں تو قادیانی جماعت لاہور کے اکابر مرزا قادیانی صاحب کی زندگی میں اور نیز بعد کو بھی کچھ مدت مرزا قادیانی صاحب کی نبوت کے معتقد تھے، چنانچہ کتاب میں کافی صراحت موجود ہے لیکن بالآخر اس جماعت نے یہ محسوس کر کے کہ نبوت کا دعویٰ مسلمانوں میں نہ چل سکے گا۔ اور تکفیر مسلمین سے بھی کسی وقت الٹی مصیبت آنے کا احتمال ہے۔ اپنے عقیدہ میں ترمیم کر لی۔ حتیٰ کہ مرزا قادیانی صاحب کی تحریرات کے مقابل بھی اپنی ترمیم قائم رکھی۔ چنانچہ ذیل میں چند اقتباسات درج ہیں، جن سے واضح ہوگا کہ بعد ترمیم بھی جماعت لاہور کو مرزا قادیانی صاحب کے ساتھ کیسی عقیدت ہے۔ جماعتِ قادیان کے مقابل، عقیدہ میں کیا کیا فرق ہے۔ جماعتِ لاہور کا طریق عمل کیا ہے۔ اس کی کیا مصلحت ہے۔ نیز یہ کہ جماعت لاہور مسلمانوں کو کافر نہیں لیکن مرزا صاحب کے انکار کی بناء پر فاسق ضرور سمجھتی ہے۔ گویا خود بڑی

Marfat.com

مومن متقی ہے۔ علیٰ ہذا جماعت قادیان کے ساتھ بھی اپنی نماز درست نہیں سمجھتی ہے کہ گویا مرزا صاحب کی نبوت کا عقیدہ باطل ہے ۔

(۱) "واللہ باللہ ثم تاللہ ہم حضرت اقدس مرزا صاحب کو یقیناً یقیناً سچا مسیح موعود، مہدی معہود یقین کرتے ہیں۔ اور آپ کو آپ کی تمام باتوں میں کامل راستباز یقین کرتے ہیں۔ اور ہم دل سے اس بات کو مانتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد سلام علیہ ایک باخدا انسان تھے۔ خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ نہایت مقدس تھے۔ البتہ یہ تعلیم ہم ان کی نہیں جانتے جو آج کل ان کو نبی اللہ اور رسول اللہ بنانے کی قادیان کے گدی نشین (یعنی صاحبزادہ صاحب) کی طرف سے دی جاتی ہے۔ کیوں کہ ہم جانتے ہیں، کوئی مقدس ہم کو ہرگز قرآن اور حدیث کے خلاف کوئی حکم نہیں دے سکتا۔ اور نہ خاتم النبین کے بعد کوئی مقدس یہ کہہ سکتا ہے کہ مجھ کو بھی آنحضرت صلعم کے بعد نبی مانو۔"

(مکتوب ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب قادیانی لاہوری مندرجہ الہدیٰ ع۱ ص۵۶ مؤلفہ حکیم محمد حسین صاحب قادیانی لاہوری)

(۲) "اب میں قادیانی اور لاہوری جماعت کے عقائد اور اصول کا بھی فرق بتا دوں تو بہتر ہوگا۔

۱۔ لاہور والے ہر ایک کلمہ گو اہل قبلہ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ قادیان والے ہر ایک کلمہ گو اہل قبلہ کو کافر، خارج از اسلام سمجھتے

Marfat.com

ہیں کہ سوائے ان کے جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں داخل ہوں ان کے نزدیک اگر کوئی شخص حضرت مسیح موعود کو صادق بھی مانتا ہو مگر بیعت نہ کی ہو تب بھی وہ کافر خارج از اسلام ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہ سنا ہو تب بھی وہ کافر از اسلام ہے۔

۲۔ حضرت مسیح موعود کو لاہور والے ایک عظیم الشان مجدّد مانتے ہیں، قادیان والے نبی مانتے ہیں۔ انہیں معنوں میں جو اسلام کی اصطلاح میں نبی ہوتا ہے۔ خاتم النبیین کے معنی لاہور والوں کے نزدیک نبوت کو ختم کرنے والے کے ہیں۔ اور قادیان والوں کے نزدیک اپنی مہر سے نبی بنانے والے کے ہیں۔

۳۔ لاہور والوں کا یہ ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود کا دعویٰ ابتدائی دعوے سے آخر تک ایک ہی دعویٰ تھا۔ اور قادیان والوں کا یہ ایمان ہے کہ سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے حضرت مسیح موعود اپنے دعوی نبوت کو سمجھتے نہ تھے اور جب مخالف علماء آپ کی طرف دعوے نبوت منسوب کر کے آپ کو کافر ٹھہراتے تھے تو آپ جو ان سے خفا ہو کر مباہلہ کے لئے تیار ہو جاتے تھے اور خانہ خدا میں کھڑے ہو ہو کر دعویٰ نبوت کا انکار کرتے تھے تو نعوذ باللہ یہ آپ کی ناسمجھی تھی۔ سنہ ۱۹۰۱ء میں آپ کو سمجھ آ گئی اور آپ اسی نبوت کے نعوذ باللہ مدعی بن بیٹھے۔ جس دعویٰ پر آپ سنہ ۱۹۰۱ء سے قبل لعنتیں بھیجتے تھے، لاہور والے ان باتوں کو حضرت مسیح موعود پر افترا جانتے ہیں۔

Marfat.com

۴۔ حضرت عیسٰی کی پیش گوئی احمد کے آنے کے بارے میں جو قرآن شریف میں مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کی آیت میں مذکور ہے، لاہور والے اس پیش گوئی کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھتے ہیں، اور قادیان والے حضرت مسیح موعود کو۔"

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار کا پیغام صلح، مسیح موعود نمبر لاہور جلد (۲۸)، نمبر ۳۱-۳۲ مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۴۰ء)

(۱۴) "اسی قسم کا واقعہ ہندوستان کا بھی ہے۔ شروع شروع میں ہم پانچ سات آدمیوں نے اس بات کا اعلان کیا کہ نہ تو حضرت مرزا صاحب نے کبھی نبوت کا دعویٰ کیا اور نہ ہم میں سے کسی نے ان کو نبی مانا۔ یہ اشتہار مولانا مولوی عبد الباری صاحب لکھنوی فرنگی محلی کو بھی بھیجا گیا۔ انہوں نے جواب میں مجھے لکھا کہ الحمد للہ مجھے بہت بڑی غلط فہمی سے نجات ملی اور آج میرا دل مرزا صاحب کی طرف سے بدگمانیوں سے پاک و صاف ہو گیا۔ چنانچہ ان کے الفاظ شائع کیے گئے۔ غالباً امرتسر میں کانگرس کا اجتماع تھا۔ وہاں لوگ مولوی عبد الباری صاحب کے سر ہو گئے کہ آپ نے یہ کیا کیا۔ ایک سند ان کے ہاتھ میں دیدی۔ مولانا عبد الباری نے ایسے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا کہ میں تم سے ایک سوال کرتا ہوں۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اسلام کے اندر ایسے

Marfat.com

ایسے لوگ پیدا ہوں جو نبوت کے مدعی ہوں تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم ایسا نہیں چاہتے ۔ تب انہوں نے فرمایا کہ جب یہ فریق حلف اٹھاتا ہے تو تم اس کی بات کیوں نہیں مان لیتے ۔ (گویا تحقیق اور تنقیح کی قطعاً ضرورت نہیں ۔ اعلان پر ایمان لانا کافی ہے ۔ خواہ اس کے دہوکہ میں ایمان خراب ہی کیوں نہ ہو جائے اور مسلمان گمراہی میں کیوں نہ پڑجائیں کیا سطحی سرسری فتویٰ ہے ۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے ۔ للمؤلف برنی) تم کو یہ چاہیئے کہ تم اس فریق کو جو ان کی طرف نبوت کا دعویٰ منسوب کرتا ہے غلطی پر مانو اور ان کو سچا مانو (خواہ ان کا اعلان سراسر غلط ہو ، خلاف اصل ہو ۔ للمؤلف برنی) جس پر مکفر مولوی خاموش ہو گئے ۔" (شاید فتویٰ پردم بخود ہو گئے ۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ۔

(مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۳۷ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۹ء)

(۴) "مجھے تو فاروقی صاحب کی بات پسند آئی ۔ ایک قادیانی بزرگ ان کے پاس پہنچے اور تبلیغ کرنے لگے کہ وہ ان کے شکوک دور کر کے حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت ثابت کر دیں گے فاروقی صاحب نے اس تبلیغ کرنے والے کو کیا اچھا جواب دیا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو تم جانتے ہو کہ اس کا مجھ پر کیا اثر ہو گا ،

Marfat.com

میں ایسی صورت میں حضرت مرزا صاحب کو جھوٹا قرار دوں گا (یہی خوف تو لاہوری قادیانیوں کو مرزا صاحب کی نبوت سے انکار کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ دعوی نبوت سے مرزا صاحب کا جھوٹ بہت نمایاں ہوتا ہے اور لوگ جال میں نہیں پھنستے للمؤلف برنی) تو یہ اس جماعت کی اپنے ہاتھوں سے ایک روک حضرت مرزا صاحب کی قبولیت میں کھڑی کردی ہے خدا چاہے یہ بھی دور ہو جائے گی۔ (خدا چاہے تو صحیح حالات معلوم ہونے پر لاہوری مصلحت کا راز فاش ہو جائے گا کہ کس طرح غلط بیانی سے مرزا صاحب کی قبولیت پھیلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ للمؤلف برنی) غلط فہمیوں کے دور ہونے کی رو چل پڑی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے" (بے شک خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ مغالطہ رفع ہونے پر مسلمان قادیانی عقائد کے فریب سے محفوظ ہو جائیں گے۔ للمؤلف برنی)

(مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۷ نمبر ۴۳ مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۱۹ء)

(۵) " لاہور احمدیہ بلڈنگس میں کچھ لوگ رہتے ہیں جو نہ تو وہ حضرت احمد مسیح موعود نبی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور صادق رسول اور آنے والا عیسیٰ نبی اللہ یقین کرتے ہیں اور نہ غیر احمدی مسلمانوں میں صدق دل سے شمولیت

Marfat.com

اختیار کرتے ہیں۔"

(کتاب الحیات مؤلفہ قاضی محمد یوسف صاحب قادیانی صـ۳۳)

۴، "اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۸ رمارچ ۱۹۴۱ء لکھتا ہے کہ

"قادیانی بھائی ایسے پکے ثابت ہوئے ہیں کہ لاکھ ان کے سامنے کوئی سر رگڑے۔ کلمہ کا اقرار کرے۔ نمازیں پڑھے۔ روزے رکھے۔ حج کرے۔ جب تک وہ حضرت مسیح موعود پر ایمان نہ لائے۔ نہیں بلکہ ایمان بھی لائے اور ظاہری بیعت نہ کی ہو تو وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے"

"پیغام صلح نے جو اعتراض کیا ہے۔ دراصل یہ اعتراض جماعت احمدیہ قادیان پر نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہے کیوں کہ آپ ارشاد فرما چکے ہیں کہ:۔

"خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ ....

(الذکر الحکیم نمبر ۴ صـ۲۳) ....

..... پھر غیر مبایعین یعنی قادیانی جماعت لاہور حضرت مسیح موعود کو مجدد مانتے ہیں اور ان کے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب فتویٰ دے چکے ہیں کہ مجددوں کا ماننا ضروری ہے اور ان کے انکار سے انسان فاسق ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

(کتاب النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۸۵)

"اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک شخص جو کلمہ کا اقرار کرتا ہو، نماز قبلہ رو پڑھتا ہو، روزے رکھتا ہو، حج کرتا ہو اور زکوٰۃ دیتا ہو مگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مجدد نہ مانتا ہو تو وہ مومن ہوگا یا کہ فاسق۔ اگر فاسق ہوگا تو غیر مبایعین (قادیانی جماعت لاہور) کے متعلق کیوں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ لاکھ ان کے سامنے کوئی سر رگڑلے، کلمہ کا اقرار کرے، نمازیں پڑھے، روزے رکھے، حج کرے جب تک وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مجدد نہ مانے وہ فاسق ہی ہوتا ہے۔"

(پکڑ تو اچھی رہی کافر نہ سہی فاسق ہی سہی۔ قادیانیت نے دھبہ تو لگا دیا۔ للمؤلف برنی)

(مضمون مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۹، نمبر ۶۰، مورخہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء)

(۷) "سنہ ۱۹۴۳ء کی ابتداء میں جناب مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ ایک معاملہ پیش آگیا، جس میں یہ سوال پیدا ہو گیا کہ کیا جماعتِ قادیان کی امامت میں نماز ہمیں حرام جاننی چاہیے یا ایسی مکروہ کہ بمنزلہ حرام ہو۔ میں نے اس سوال کا جواب صاف چاہا اور آخر مولوی صاحب نے فرمایا۔ "سچ تو یہ ہے کہ اگر آپ جماعت علیحدہ رکھنا ضروری سمجھتے ہوں

تو نماز علیحدہ کرنی پڑے گی"۔ (گویا لاہور کی جماعت کے قادیانی قادیان کی جماعت والوں کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ للمؤلف برنی (مضمون مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۱۷۵ جلد ۳۳ مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۴۵ء)

۲۸- قادیانی جماعت قادیان کے عقیدہ وعمل پر جماعت لاہور کی واویلا

قادیانی جماعتِ قادیان کو اپنے خلوص میں یہ دھن لگی رہی کہ مرزا قادیانی صاحب کی نبوت کا ڈنکا بجے، چنانچہ بہ بانگ دہل انہوں نے قادیانی نبوت کا خوب اعلان کیا۔ اور جماعت لاہور کی اپنی مصلحت میں یہ فکر دامن گیر رہی کہ نبوت کے دعوے پر پردہ پڑا رہے۔ مبادا مسلمان بیدار ہو جائیں اور مخالفت بڑھ جائے" ان کے نزدیک مرزا قادیانی صاحب کی عقیدت مجدد، محدث، مہدی اور مسیح موعود کی حد تک مسلمانوں کے دلوں میں بٹھا دی جائے تو کافی ہے، عجب نہیں کہ بعد کو وہ نبوت تک ترقی کر جائے۔ ورنہ ممکن ہے کہ مسلمانوں کی بیداری اور مخالفت سے عقیدت کی نوبت ہی نہ آجائے اور تحریک قادیانیت کا خاتمہ ہو جائے۔ چنانچہ بالآخر وہ صورت پیدا ہو رہی ہے، بلکہ ہو چکی ہے، جس کو قادیانی صاحبان محسوس کرتے ہیں۔ اور ذرا ذرا زبان پر بھی لاتے ہیں ع نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا۔

بہرحال باطل کو چند روز فروغ حاصل ہو سکتا ہے، اور بالعموم ہوتا ہے۔ لیکن اس کو قیام نہیں کہ اس کی خاصیت شر ہے، اور شر عدم سے ملحق ہے۔ یوں باطل ہسکتا رہے تو دوسری بات ہے تاریخ شاہد ہے، اور شاہد ہوگی، انشاء اللہ۔

بہرحال جماعت قادیان کے عقائد و اعمال کے متعلق قادیانی جماعت لاہور کی تنقیح و تنقید باختصار ذیل میں درج ہے بتفصیل کتاب میں موجود ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

(۱) ؏ جماعتِ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسا نبی سمجھتی ہے جس کے انکار سے کلمہ گو بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا غلو ہے جس سے غلط فہمیوں کا پیدا ہونا لازمی عمل تھا۔ چنانچہ مسلمانوں میں اس عقیدے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق غلط فہمیاں پیدا ہوئیں۔ (دراصل قادیانی جماعت لاہور کی مصلحت آمیز غلط بیانیوں سے غلط فہمیاں پیدا ہوئیں، ورنہ قادیانی جماعت قادیان کا مذہب تو مرزا قادیانی صاحب کی تعلیم کے مطابق صاف اور واضح ہے۔ عقیدہ باطل سہی، لیکن جماعت قادیان قادیانیت کے ساتھ ایقان اور خلوص رکھتی ہے۔ جماعت لاہور کی طرح تاویل اور نفاق میں مبتلا نہیں ہے۔ للمؤلف برنی)

؏ مسلم اسٹوڈنس فیڈریشن کی پاکستان کانفرنس میں جو خطبہ

Marfat.com

استقبالیہ پڑھا گیا، اُس کا یہ اقتباس کہ (انگریزی سیاست نے اس مردم خیز خطہ میں وطنی نبوت کا انتظام کردیا، تاکہ مسلمانوں کو مدینہ منورہ جانے کی ضرورت باقی نہ رہے اور عالمگیر اخوت اسلامی کا احساس فنا ہو جائے وغیرہ وغیرہ) بھی ان ہی غلط فہمیوں کا نتیجہ ہے۔"

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۷ر مارچ ۱۹۴۱ء) مضمون مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور ۱۴ جلد نمبر ۲۹ مورخہ ۸ر مارچ ۱۹۴۱ء)

(۲) "ختم نبوت جیسے عظیم الشان مسئلہ کو برباد کردیا گیا، اور اجرائے نبوت کا خطرناک عقیدہ جماعت میں جاری کرکے امت مسلمہ کی وحدت اور امن کو تباہ کردیا گیا۔ اب آئے دن نبی آیا کریں گے اور لوگ کافر بنا کریں گے اور امت مسلمہ روز ایک نئے نبی کے آنے کی وجہ سے کفر کے گڑھے میں گرتی اور اس کی وحدت...... ٹکڑے ٹکڑے ہوتی رہے گی ...... دنیا بھر کے ساٹھ کروڑ مسلمانوں کو کافر، خارج از اسلام قرار دے کر اسلام کا تختہ الٹ دیا اور اس طرح حضرت مسیح موعود کے مشن کو برباد کردیا۔ حضرت اقدس آئے تو تھے تکمیل اشاعت اسلام کرنے اور اسلام کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے، لیکن اس بدعتی خلافت نے اپنے فتوے کفر کے ذریعہ مسلمانوں کی تکفیر کو دنیا کے کناروں

Marfat.com

تک پہنچادیا اور تیرہ سو سال کی محنت شاقہ سے جو لوگ مسلمان بنے تھے، انھیں بھی دائرۂ اسلام سے خارج کر کے پادریوں اور دیگر دشمنانِ اسلام کے مقاصد کی غیرارادی طور پر تکمیل کر دی۔ اگر اس خلافت محمودیہ کی سلور جوبلی پر وہ لوگ بھی خوشیاں منائیں تو انھیں حق پہنچتا ہے ....

حضرت مسیح موعود کو ۱۹۰۱ء تک اپنا دعویٰ نہ سمجھنے والا ٹھہرا کر ان کی سخت ہتک کی۔ گویا وہ ۱۹۰۱ء تک جو دعویٰ نبوت سے انکار کرتے رہے۔ اور ایسے مدعی پر لعنت بھیجتے رہے، تو یہ ان کی نادانی اور لاعلمی تھی۔ بقول محمودی صاحبان ۱۹۰۱ء کے بعد حضرت مسیح موعود یکایک اسی دعویٰ نبوت کے مدعی بن گئے جس پر کل تک لعنت بھیجتے رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ ایسے آدمی کے دعوے پر سے ایمان اٹھ گیا۔ ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ ممکن ہے کچھ اور عرصہ زندہ رہتے تو کچھ اور ہی دعویٰ کر دیتے جو شخص سالہا سال خود اپنے دعویٰ کو سمجھ نہیں سکا، اس نے کسی دوسرے کو اپنا دعویٰ کیا سمجھانا ہے، اور ایسا شخص یقیناً مذہبی حیثیت سے حکم عدل نہیں قرار دیا جا سکتا۔ ....

احمدی جماعت کو تمام دنیا میں بدنام کر دیا۔ خدمت دین کی وجہ سے جو عزت اور ہر دلعزیزی مسلمانوں کے دلوں میں اس جماعت کو حاصل ہوئی تھی، وہ خلافت محمودیہ کے غالیانہ عقائد

Marfat.com

نے حرف غلط کی طرح مٹا کر رکھدیا اور سلسلہ کی ترقی کو سینکڑوں برس پیچھے ڈال دیا۔"

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۷ نمبر ۲۶ ۴ رمئی ۱۹۳۹ء)

(۳) "اگرچہ فریق قادیان زبان سے یہ نہیں کہتا کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت منسوخ ہوگئی یا آپ کا کلمہ منسوخ ہوگیا، لیکن وہ عملاً اسی اصول پر قائم ہیں۔ ایک شخص ہزار نمازیں پڑھے، روزے رکھے، حج کرے، زکوٰۃ دے اور اشہد ان محمد رسول اللہ کا اقرار و اعلان کرتا رہے، لیکن پھر بھی قادیانی جماعت کہتی ہے کہ وہ کافر ہے۔ اس کی نماز بیکار، اس کا حج، زکوٰۃ اور تمام ارکان اسلام اس کو مسلمان نہیں کر سکتے، جب تک کہ وہ اس زمانہ کے نبی حضرت مرزا صاحب کی نبوت پر ایمان نہ لائے، یعنی عملی طور قادیانی جماعت یہ کہتی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ختم ہوگیا ہے، اور اب ان پر ایمان لانے سے کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ ہاں ایک نئے نبی پر ایمان لانے سے مسلمان ہو سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا خیال ہے جو ایک مسلمان کے لئے جس کے دل میں ذرہ بھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور حرمت ہے، ناقابل برداشت ہے اور اس کے خون کو کھولا دینے والا ہے۔"

Marfat.com

(قادیانی جماعت لاہور کا پیغام صلح لاہور جلد ۲۸، نمبر ۱۵ مورخہ ۱۲ر مارچ ۱۹۴۰ء)

(۴) "لیکن دوسری طرف جماعت قادیان اپنی عمارت کو غیر اسلامی اور تخریبی عقائد پر استوار کر چکی تھی اور دن بدن کوشاں تھی کہ اس عمارت کو زیادہ مستحکم اور بلند کیا جائے، قادیانی جماعت کے اس اقدام نے تمام اسلامی دنیا میں ایک منافرت کی روح پیدا کر دی اور اس سے ہندوستان میں چند ایک پولٹیکل پیچیدگیاں پیدا ہوگئیں جن سے ایک شدید ردِ عمل ہوا۔ اور تحریک احمدیت کے خلاف ملک کے کونے کونے میں زہر آلود لہر دوڑ گئی اور اس نے ساری فضا کو مسموم کر دیا۔ مسلمان جو کہ اس تحریک کو خالص اسلامی تحریک سمجھے ہوئے تھے، اس سے بدظن اور متنفر ہو گئے۔ یہ تنفر اور بدظنی قادیانی جماعت کی بے راہ روی سے تھی۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس کی سزا صرف قادیانی جماعت کو ہی ملتی۔ لیکن ساتھ ہی جماعتِ لاہور جو اپنی ہیئت اور تعمیر میں خالص مذہبی اور تبلیغی جماعت تھی، لپیٹ میں آگئی اور بغیر کسی وجہ کے گیہوں کے ساتھ گھن کے مانند پسنے لگی۔ . . . .

ہمیں اپنی تعداد کو پوری کوشش کے ساتھ بڑھانا چاہیئے اور جماعت تب ہی بڑھ سکتی ہے جب ہم ان غلط فہمیوں کو دور

Marfat.com

کردیں جو ہمارے متعلق تمام اسلامی حلقوں میں پھیلائی جارہی ہیں۔ یہ غلط فہمیاں جب تک دور نہیں ہوسکتیں جب تک ہم ڈٹ کر قادیانی عقائد کا مقابلہ نہ کریں، خواہ ہمیں اس مقابلے کے سلئے قادیان ہی کیوں نہ جانا پڑے۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد (۲۷) نمبر ۱۲ مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۳۹ء)

مولوی محمد علی صاحب کو قادیانیت کی تبلیغ کی اتنی فکر ہے کہ تبلیغ کی خاطر وہ قادیانیت میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں اور قادیانیت کے اساسی اعتبارات سے گھبراتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

(۱) "در اصل میاں صاحب (یعنی میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) کے عقیدۂ نبوت و تکفیر کی وجہ سے ہی احمدیت کی ترقی رکی ہوئی ہے۔ عام لوگ زیادہ تحقیق نہیں کرسکتے۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی جماعت کا بڑا حصہ جو قادیان میں ہے اور خود ان کا بیٹا اس عقیدہ کو مانتا ہے، تو انہیں ایک زبردست ٹھوکر لگتی ہے۔" (مگر اب تو بخوبی تحقیق د ثابت ہوگیا کہ مرزا صاحب کی تعلیم کے بموجب عقیدۂ نبوت و تکفیر لازم ہے۔ پس لاہوری جماعت کے واسطے اب کوئی عذر باقی نہیں رہا۔ ان کو اختیار ہے کہ قادیانی فرقہ میں گھسے رہیں یا مسلمانوں میں واپس آجائیں۔ للمؤلف برنی)

Marfat.com

(مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور کا خطبہ مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۶ نمبر ۴ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۳۸ء)

(۲) "اسی خلافت ہی میں اگر مسئلہ نبوت مسیح موعود کو اسلام میں داخل ہونے کا ایک اصل قرار دیا گیا ہے، اور اسی کے نہ سمجھنے کے باعث ہی اس وقت ان احمدیوں نے بڑی بڑی غلطیاں کھائی ہیں جنہوں نے حضرت غلام احمد مسیح موعود کو درحقیقت ایک مستقل نبی اور قادیان کو واقعہ میں ارض حرم کے برابر سمجھ رکھا ہے۔ اور ہمیں نہایت شرم زدہ ہو کر قبول کرنا پڑتا ہے کہ ان خطرناک غلطیوں کی وجہ سے ہمارے مخالفوں کو موقع ملا ہے کہ وہ احمدیت کو ایک نیا دین اور حضرت غلام احمد مہدی معہود کو ایک نیا پیغمبر اور قادیان کو احمدیوں کے حج کی جگہ قرار دینے میں ہم کو مورد اعتراض ٹھہرادیں۔"

(المہدی ۲، ۳ مؤلفہ حکیم محمد حسین صاحب قادیانی لاہوری صفحہ ۵۶)

(۳) "قادیانی عقیدہ ایک لاش ہے جسے وہ اٹھائے پھرتے ہیں جس کا تعفن اب دنیا میں پھیل رہا ہے۔ اور عنقریب خود ان کے اپنے دماغ اس تعفن کو برداشت نہ کرسکیں گے۔"

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۵ مئی ۱۹۴۲ء منقول از رسالہ فرقان قادیان جلد ۱ نمبر ۵۔ بابت مئی ۱۹۴۲ء)

Marfat.com

(۴۳) ”کیا کوئی بھی معقول انسان تسلیم کر سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا وہ مسیح جس کی نوحؑ نے خبر دی، خدا تعالیٰ کا وہ مسیح جس کی ابراہیمؑ نے خبر دی، خدا تعالیٰ کا وہ مسیح جس کی موسیٰؑ نے خبر دی خدا تعالیٰ کا وہ مسیح جس کی عیسیٰؑ نے خبر دی، خدا تعالیٰ کا وہ مسیح جس کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی، جس کی یاد میں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ائمہ دین اور علماء و اولیاء دعائیں کرتے ہوئے اس جہاں سے گزر گئے، وہ اس جہاں میں آیا اور چلا گیا، اور سوائے گمراہی اور ضلالت کے دنیا میں کچھ چھوڑ نہیں گیا۔“ (تسلیم کرنے نہ کرنے کا سوال باقی نہیں رہا۔ جو کچھ اصلیت سے ہے تجربہ اور تاریخ سے خود ظاہر ہو رہی ہے اور ہو جائے گی۔ للمؤلف برنی)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۸ نمبر ۹۰ مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۴۰ء)

۲۹- قادیانی جماعت لاہور کا کارنامہ

حال ہی میں جماعت لاہور کی طرف سے ایک دو ورقہ گشتی وصول ہوئی جس کا عنوان ہے ”پیغام احمدیت“ اس میں جہاں تک قادیانیت کا تعارف درج ہے، وہ حسب معمول سخن سازی اور سخن پروری کا اچھا نمونہ ہے گو واقعیت سے بعید ہے اور صداقت و دیانت کے مغائر ہے، کوئی جماعت جو مذہبی کہلاتی ہو، اس کے واسطے یہ چالیں نازیبا اور نادرست

ہیں۔ ناواقفوں کو دین ہیں دھوکا دینا، فریب میں لانا سراسر
ناجائز ہے۔ اصل قادیانیت اور جماعت لاہور کی طرف سے
اس کا یہ تعارف پڑھ کر وہی مقولہ یاد آتا ہے کہ ع برعکس نہند نام
زنگی کافور۔

اسی دو ورقہ کے آخری صفحہ پر جماعت لاہور کا (۳۵) سالہ
کارنامہ درج ہے۔ اول ان کے تبلیغی مشنوں کی فہرست ہے جنکی
ووکنگ مشن (انگلستان) سے ابتدا ہوتی ہے۔ ووکنگ مشن کا جو
قصہ کتاب میں اور نیز مقدمہ میں درج ہے، اس سے ان کے
مبالغوں کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ پھر برلن (جرمنی) ہیگ (ہالینڈ)
اور سان فرانسسکو (امریکہ) کا نمبر ہے۔ وہاں کچھ کام ہوتا ہوگا۔ بہر حال
برلن میں مسجد کی تعمیر تو امر واقعہ ہے، البتہ اس کی تفصیل تحقیق نہیں،
تبلیغی مشنوں میں ان کے بعد نائیجیریا، الجیریا، ڈچ گیانا، برٹش گیانا
ٹرینیڈاڈ، انڈونیشیا، سیام اور برما کی فہرست ہے۔ ان مقامات
میں بہت سی جگہ مسلمانوں کی آبادی خاصی ہے، اس کے سوا
ہندوستان میں بھی تبلیغی جماعتیں جابجا پھیلی ہوئی ہیں۔

غرضکہ قادیانی جماعت لاہور کی طرف سے بھی ہندوستان اور
ہندوستان کے باہر مسلمانوں میں قادیانیت کی تبلیغ ہو رہی ہے جس پر
اس جماعت کو فخر ہے اور جس کے اجر میں وہ مسلمانوں سے امداد
چاہتی ہے۔ گویا مسلمان ان کو پیسہ بھی دیں اور اپنا ایمان بھی ان کے

Marfat.com

حوالہ کر دیں۔ ایمان تو ان کی بھی قادیانی جماعت قادیان بھی لیتی ہے، مگر اس کو مسلمانوں سے پیسہ کم ملتا ہے۔ اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ قادیان کی قادیانیت گہری عنابی ہے اور لاہور کی قادیانیت ہلکی گلابی۔ رنگ میں فرق ہے۔ لیکن اب جو بھید کھل رہا ہے تو مسلمانوں کی بیداری کہہ رہی ہے ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش ؏ من انداز قدت را می شناسم

چنانچہ لاہوری جماعت کی شکایت بڑھ رہی ہے کہ سابق کے مقابل اب مسلمان دن بدن کم ہاتھ آتے ہیں۔ اور مسلمانوں سے پیسہ بھی کم ملتا ہے؟

یوں بھی سچ پوچھئے تو قادیان کی عنابی قادیانیت سے لاہور کی گلابی قادیانیت زیادہ مضرت رساں ہے، کہ یہ علت مشکل سے تشخیص میں آتی ہے اور ہلکے بخار کی طرح طبیعت میں بیٹھ جاتی ہے۔ چنانچہ کتنے بھولے مسلمان نادانستہ طور پر اس قادیانی دق میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔ بیشک قادیان کی جماعت اپنے معیار سے مسلمانوں کو کافر سمجھتی ہے۔ لیکن لاہور کی جماعت بھی کیا کمی کرتی ہے وہ بھی مرزا قادیانی صاحب کے انکار کی بنا پر مسلمانوں کو فاسق سمجھتی ہے، گویا لاہوری قادیانی مرزا قادیانی صاحب کو مان کر صالح ہو گئے اور مسلمان مرزا قادیانی صاحب کا انکار کر کے فاسق بن گئے۔ پس کفر ہو یا فسق، قادیانیوں کی باطل منافرت مسلمانوں کے حق میں فتنۂ عظیم ہے۔ لیکن شکر ہے کہ کفر و فسق کا بے اصل الزام خود الزام دینے والوں پر رجعت کرتا ہے؛

مومن محفوظ رہتا ہے۔

مسلمانوں پر سب سے زیادہ رعب لاہوری جماعت اپنی شائع کردہ کتابوں کا ڈالتی ہے۔ خواہ قرآن شریف کا ترجمہ ہو یا اسلام کے متعلق کوئی تالیف، اس میں جس حد تک قادیانیت کی آمیزش ہے، قابلِ احتیاط ہے، کہ عقیدہ کے فساد سے عمل بھی فاسد ہو جاتا ہے، اور اس فساد کا نتیجہ دین کی نعمتوں سے محرومی ہے، بریں ہم ع عیش گفتی ہنرش نیز بگو، جس حد تک بھی ایسی کتابوں میں قادیانیت کے ماسوا اسلام کی تعلیم پیش ہو، غنیمت ہے۔ تاہم مسلمانوں کو ہوشیار رہنا واجب ہے۔ جماعتِ لاہور قادیانیت کے ایک پھندے سے تو نکل بھاگی، کہ وہ مرزا قادیانی صاحب کو نبی نہیں مانتی، ان کو قرآن مجید کا احمد نہیں مانتی، مرزا صاحب کے منکر کو کافر نہیں جانتی۔ پھر بھی وہ مرزا صاحب کو مجدد، محدث، مہدی اور مسیح موعود ضرور مانتی ہے اور ان کے منکر کو فاسق سمجھتی ہے۔ حالانکہ فاسق کے احکام و آثار بھی قرآن میں بہت سخت ہیں۔ غرضکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ گو کو خواہ وہ کیسا ہی دیندار ہو، محض مرزا قادیانی صاحب کے انکار کی سزا میں کافر یا فاسق قرار دینا کیسا ظلم ہے، خاص کر جب کہ خود مرزا صاحب کے عقائد و اعمال خود توبہ و استغفار کے طالب ہوں۔ پس کیا عجب ہے کہ توفیق رفیقِ حال ہو اور لاہوری جماعت دوسرے پھندے سے بھی نکل کر مسلمانوں میں شامل ہو اور اس کو حسنِ انجام حاصل ہو۔

Marfat.com

مولوی محمد علی صاحب قادیانی جماعتِ لاہور کے امیر ہیں اور بڑی حد تک وہی اس جماعت کے روحِ رواں ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ مرزا قادیانی صاحب ان کے مربّی تھے۔ پیر و مُرشد تھے۔ پس وابستگی لابُدّ ہے۔ لیکن مرشد دین سے عزیز نہیں ہو سکتا۔ اگر مرشد نبوت کا مدّعی ہے اور اس کی نبوت سے مرید کو انکار ہے تو پھر جو تعلق باقی ہے وہ محض نمائشی اور تاویلی ہے۔ اس صورت میں مداہنت سے مراجعت بہتر ہے۔ مرزا قادیانی صاحب کی تائید میں کہا جائے کہ وہ اسلام کے تحفظ میں عیسائیوں اور آریوں سے مناظرے کرتے تھے۔ مناظروں کی حیثیت جو کچھ بھی ہو، کوئی وکیل کسی جائداد کے مقدمہ میں پیروی کرے اور محنتانہ کے نام سے اس جائداد پر قبضہ کرنا چاہے تو ایسی وکالت کو کیا سمجھا جائے گا۔ نفسِ اسلام اور نبوت کے متعلق جو گلفشانیاں کی گئی ہیں۔ بیشتر تخیلات کی بھول بھلیاں ہیں جن میں اچھے اچھے سرگرداں پھرتے ہیں۔ چنانچہ جماعت قادیان لاہور کے باہمی بحث و مباحثوں سے پیچیدگیوں کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

علیٰ ہذا جس طرح مرزا قادیانی صاحب اپنے مناظروں کا احسان رکھ کر مسلمانوں سے اپنی نبوت منوانا چاہتے تھے اسی طرح یہ دونوں جماعتیں بھی، بلا لحاظ اس امر کے کہ باطل عقائد کی تبلیغ کرتی ہیں، مسلمانوں پر اپنی تبلیغ کا احسان دھرتی ہیں اور اس کے معاوضہ میں مسلمانوں کا ایمان لینا چاہتی ہیں کہ گو یا وہ بھی مرزا صاحب کے حلقہ میں داخل ہو جائیں خواہ وہ حلقہ قادیان کا ہو یا لاہور کا۔

Marfat.com

۳۰- قادیانی جماعت قادیان کے عقائد

قادیانی جماعت قادیان جو مرزا قادیانی صاحب کے تمام دعووں پر ایمان رکھتی ہے اور جماعتِ لاہور کی طرح نبوت کے دعوؤں سے اعتراض و انکار نہیں کرتی اور تذبذب و تلوّن نہیں دکھاتی، قادیانی فرقہ میں بہت زیادہ مقبول ہے۔ جماعت لاہور اپنی دورخی کے طفیل میں اسلام کے نام پر قادیانیت کی تبلیغ کے واسطے مسلمانوں سے بھی امداد حاصل کرلیتی ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی صاحب کو مجدّد۔ محدّث مہدی اور مسیح موعود وہ بھی لازماً مانتی ہے۔ اور ان کو نہ ماننے کی بناء پر وہ بھی مسلمانوں کو فاسق جانتی ہے۔ اور لطف یہ کہ خود واویلا کرتی رہتی ہے کہ جماعت قادیانی نے مسلمانوں کو مرزا صاحب کے انکار کی بنا پر کافر قرار دے کر اسلام میں بڑا فتنہ پھیلا دیا۔ گویا خود را فضیحت دیگراں را نصیحت۔ بہر حال ذیل قادیانی جماعت قادیان کے عقائد بطور نمونہ باختصار درج کرتے ہیں۔ تفصیل کتاب میں موجود ہے، جو چاہے دیکھ لے۔

۳۱- مرزا قادیانی صاحب نبی اللہ رسول اللہ

قادیانی جماعت قادیان مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو پکا نبی اور رسول مانتی ہے اور بلا تکلّف اس کا اعلان کرتی ہے۔ چنانچہ چند اعلان ملاحظہ ہوں:-

(۱) "اسلام میں خدا نے ایک عظیم الشان نبی بھیجا ہے تا وہ اس زندہ خدا کا لوگوں کو پتہ دے جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ اور ان کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ جو قادیان

Marfat.com

(پنجاب) میں مبعوث ہوئے۔"

(قادیانی اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵، نمبر ۲۶۳ مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۳۷ء)

(۲) "ایک دفعہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور سوال کیا کہ قرآن کریم سے مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت پیش کریں۔ ایسے لوگ اکثر آتے رہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ سارا قرآن ہی آپ کی صداقت کا ثبوت ہے۔"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا بیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۶، نمبر ۳۱ مورخہ ۵ فروری ۱۹۳۸ء)

(۳) "ہم مرزا غلام احمد صاحب کو وہ امام مہدی اور وہ مسیح مانتے ہیں جس کی خبر تمام انبیاء سابقین نے اور بالآخر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین نے دی۔ ہم بغیر کسی فرق کے بہ لحاظ نبوت کے انہیں ایسا ہی رسول مانتے ہیں جیسے کہ پہلے رسول مبعوث ہوتے رہے۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۵، نمبر ۳۱ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

(۴) "لیکن کیا امتی کہلانے سے آپ کی نبوت، نبوت تامہ، کاملہ نہ رہی یا آپ نبوت کے لحاظ سے پہلے نبیوں سے شان میں کم رہے۔ ہرگز نہیں۔ آپ کا کسی پہلے نبی سے نبوت کے لحاظ سے کم رہنا تو الگ رہا، آپ تو اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی شان میں بہت بڑھ کر ہے۔

ملا اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کا باوجود امتی نبی ہونے کے وہ درجہ ہے کہ ایسے نبی سے جو امتی نہیں بہت بڑھا ہوا ہے۔ اور نہ صرف کسی ایک بات میں بلکہ تمام شان میں بہت بڑھا ہوا ہے۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد (۴) نمبر ۴۵ مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۱۶ء)

(۵) "اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیسری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے۔ اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ "هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ"

(مرزا قادیانی صاحب کی کتاب اعجاز احمدی صک، اخبار الفضل قادیان جلد (۲۹) نمبر ۲۸ مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۴۱ء)

(۶) "مکرمی جناب پیر سراج الحق صاحب نعمانی جمال احمدی کے نام نامی اور اسم گرامی سے ہماری جماعت کے بہت کم لوگ ناواقف ہوں گے۔ آپ ان خوش قسمت اور بخت رسا رکھنے والے اصحاب میں سے ایک ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیض صحبت سے مستفیض ہونے کا ایک عرصہ تک خاص موقع نصیب ہوا ہے۔ آپ اس وقت تک موجودہ اختلافات کا حسرت ناک نظارہ بڑے صبر و سکون سے دیکھ رہے تھے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے اب آپ کا کاسۂ صبر چھلک پڑا ہے اور آپ کی مُہر سکوت ٹوٹ چکی ہے، اس لئے آپ نے

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است ؛ وگر خاموش بنشینم گناہ است
کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بہت عمدہ طرز سے اپنے دردِ دل کا اظہار
ایک خط کے ذریعہ کیا ہے جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی
(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) کی خدمتِ اقدس میں بھیجا ہے
کاش ہمارے گم گشتہ راہ برادران اس سے فائدہ اٹھائیں۔

. . . .

"خبیث و طیب میں ضرور فرق ہوتا تھا۔ اور اسی لئے وہ
رسول مبعوث ہوا تھا۔ جب سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا ہے،
تب سے میں نے برابر آنحضرت علیہ السلام کو کبھی نبی اللہ اور
کبھی رسول اللہ لکھا۔ اور ہمیشہ اس وقت تک کہ آپ کی وفات
یا شہادت ہو، تین روز پہلے تک سوائے اس القاب کے کچھ
لکھا ہی نہیں کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اور
الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے کبھی بھی نہیں روکا کہ یہ القاب کیوں لکھتے ہو۔ میں نے خط کے اندر
بھی یہی لکھا اور لفافہ پر بھی یہی لکھا۔ اور بلکہ اس زمانہ میں جو کہ آغاز تھا
اور مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ اور خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ
یہ لکھنے میں جھجکتے تھے اور چند لوگوں نے مجھے اس سے منع بھی کیا
کہ لوگ اس سے بدکتے ہیں اور ان کو ابتلاء آتا ہے۔ مگر میں نے

نہ مانا۔ کیوں نہ مانا؟ اس لئے کہ حق سے بدکیں تو بدکیں اور رکیں تو رُک جائیں۔ جو ارواح سعیدہ ہوں گی وہ ضرور تسلّی اور اطمینان اور ایمان وایقان حاصل کر کے، قبول کریں گی اور پھر جب حضرت اقدس علیہ السلام بھی نہیں روکتے تو پھر یہ کون رد کرنے والے ہیں۔ میں نے چھوٹے چھوٹے پرچے بھی لکھے تو یہی پہلے لکھا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ، اور نبی اللّٰہ۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے بار بار فرمایا کہ سیر کے لئے ہمیں رقعہ کے ذریعہ یاد دلایا کرو۔ میں نے جب کبھی یاد دہانی رقعہ کے ذریعہ کی ہے تو اسی طرح لکھا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ اور یانبی اللّٰہ اگر حضور سیر کے لئے تشریف لے چلیں تو لوگ حاضر ہیں۔ بعض وقت جواب لکھ دیتے کہ اچھا آتا ہوں اور کبھی تحریر فرمادیتے کہ آج فرصت نہیں، لیکن یہ کبھی نہیں لکھا کہ یہ القاب مت لکھا کرو، میں رسول نہیں ہوں نبی نہیں ہوں۔

"شیخ غلام احمد صاحب کو یہ واقعہ ضرور یاد ہوگا کہ ایک بزرگ معمر کوٹلہ کے رہنے والے تھے۔ انھوں نے ایک روز گول کمرہ کے پاس آکر عرض کی کہ اے اللّٰہ کے رسول! میں اجازت چاہتا ہوں کہ چند روز کے لئے کوٹلہ ہو آؤں۔ اور حضرت نے فرمایا کہ جاکر کیا کروگے، زندگی کا کوئی اعتبار نہیں اور تم بیمار ہو،

یہیں پڑے رہو۔ اس بزرگ نے کئی بار باصرار تمام کہا ان الفاظ میں کہ تو اللہ کا رسول ہے اور سچا رسول ہے، تو اللہ کا نبی ہے اور سچا نبی ہے، میں تیرے رسول اور نبی ہونے پر ایمان لایا ہوں، اور بے شک تو سچا رسول اور نبی ہے، میں تیرے حکم کے بغیر نہیں جا سکتا ہوں۔ ایم۔ اے صاحب (محمد علی صاحب قادیانی لاہوری؟) بھی وہاں رونق افروز ہوئے اور کئی احباب اور مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے"
(اخبار الفضل قادیان جلد ۴، نمبر ۳۳ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۱۶ء)

۳۲۔ نبیوں کی شکل میں رسول اللہ کا ظہور!!!

قادیانی عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ہی دوسرے نبیوں کی شکل میں بار بار ظہور فرماتے رہیں گے اور سلسلہ نبوت جاری رہیگا چنانچہ دو ایک صراحتیں بطور نمونہ ملاحظہ ہوں:۔

(۱) "جہاں انھوں نے (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) اپنی اولاد کے متعلق عام دعا کی وہاں تو اُن میں بار بار رسول اور امام بھیجنے کی التجا کی، مگر جہاں مکے والوں کے متعلق خاص طور پر دعا کی تو وہاں صرف ایک رسول بھیجنے کی دعا کر دی۔

"اس اعتراض کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ دیا ہے کہ بیشک مکے والوں کے متعلق انھوں نے یہی دعا کی تھی کہ اُن میں ایک

رسول آئے، مگر اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ رسول ایسا کامل تھا کہ اس پر اس قسم کی موت آ ہی نہیں سکتی تھی کہ اس کی تعلیم کا اثر لوگوں کی طبائع پر سے کلیتہً جاتا رہے، بلکہ مقدر یہ تھا کہ جب بھی طبعی طور پر یہ اثر جاتا رہے گا، خدا اُسی رسول کو دوبارہ مبعوث کر دے گا، اور چونکہ اُس رسول کو اپنے متبع اظلال کے ذریعہ بار بار دنیا میں آنا تھا، اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہت سے رسول مانگنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

"غرض اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب یہ دعا کی تھی کہ "ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم" تو اس "رسولاً منھم" سے مراد خاتم النبیین تھا۔ اور چونکہ خاتم النبیین کی نبوت میں بعد میں آنے والے تمام نبیوں اور رسولوں کی نبوت شامل تھی، اس لئے یہ ضرورت ہی نہ تھی کہ "رسولاً منھم" کی بجائے "رسلاً منھم" کہا جاتا۔ پس ہمیں اس آیت سے یہ نکتہ معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اپنی ذات میں ہی بعد میں آنے والے اور اماموں کی خبر دیتی تھی۔ آپ کے علاوہ دنیا میں اور کوئی ایسا رسول نہیں جو اپنی ذات میں آنے والے انبیاء کی خبر دیتا ہو۔"

(میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۸، نمبر ۱۷۳، مورخہ یکم اگست ۱۹۴۰ء)

Marfat.com

(۲) "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ ہے۔ آپ کے صحابہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے مثیل ہیں اور آپ کے خلفاء رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کے مثیل ہیں۔ جو آپ سے محبت کرتا ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔ جو آپ سے دشمنی رکھتا ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے۔ جو آپ کے صحابہ اور آپ کے خلفاء اور آپ کی اولاد سے محبت کرتا ہے اور ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے، وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور آپ کے خلفاء اور آپ کی اولاد سے محبت کرتا ہے اور ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ لیکن جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلفاء کا دشمن ہے وہ یقیناً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کا دشمن ہے۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا خلیفہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پہلا خلیفہ حضرت مولوی حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ تھے۔ ان دونوں خلفاء کو آپس میں شدید مشابہت ہے۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ کتنی شاندار صداقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا ہے اور آپ کے

بعد خلیفہ اول یعنی حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ اول یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود ہے۔

(مضمون مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۶۲ جلد ۲۴ مورخہ ۱۴ر مارچ سنہ ۱۹۳۶ء)

۳۳۔ مرزا غلام احمد در اصل قرآنی احمدؑ ہے

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید میں جس احمدؑ کے آنے کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی ہے وہ احمد خود مرزا غلام احمد قادیانی ہیں، نہ کہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ چنانچہ اس قادیانی عقیدہ کی تفصیل کتاب میں موجود ہے۔ یہاں بھی مختصر حوالہ پیش ہے جو عبرت کے واسطے بہت کافی ہے:۔

(۱) "اگرچہ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیا باعتبار ذات اور کیا باعتبار وصف محمد و احمد ہیں، اور مسلمانوں میں سے آج تک کوئی ایسا فرقہ نہیں ہوا جس نے کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مصداق بشارت عیسوی (اسمہ احمد) ہونے کا انکار کیا ہو۔ البتہ نصاریٰ نے اس امر کا ہمیشہ انکار ہی کیا۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ ہمارے زمانہ کے مثیل نصاریٰ محمودی قادیانی بڑے زور۔ سے نصاریٰ کے قدم بقدم مار

رہے ہیں اور بلند آواز سے کہتے ہیں کہ حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم بشارت عیسوی (اسمہ احمد) کے مصداق نہیں ہیں، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم ذات احمد نہیں ہے۔ اِنّا لِلّٰہِ وانا الیہِ راجعون۔

"پھر یہ غالی لوگ کہتے ہیں کہ (اسمہ احمد) کی بشارت کا مصداق حضرت مرزا صاحب مجدد زماں ہیں، کیونکہ ان کا نام احمد ہے۔" (اور واقعہ یہ ہے کہ ان کا نام غلام احمد ہے۔ للمؤلف برنی)

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور نمبر ۲۸ جلد ۲۹، مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۴۱ء)

(۲) "احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے۔ میں اس کے ثبوت میں اپنے پاس خدا کے فضل سے دلائل رکھتا ہوں اور تمام دنیا کے عالموں اور فاضلوں کے سامنے بیان کرنے کے لئے تیار ہوں، حتّٰی کہ میں انعام رکھنے کے لئے بھی تیار ہوں۔ اور اگر کوئی میرے دلائل کو غلط ثابت کر دے، اور قرآن کریم سے اور احادیثِ صحیحہ سے یہ بات ثابت کر دے کہ احمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام تھا نہ کہ صفت، اور یہ کہ جو نشانات احمد کے قرآن کریم میں آتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں

Marfat.com

ہوتے ہیں اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشین گوئی اپنے اوپر چسپاں فرمائی ہے تو میں ایسے شخص کو ایک مقرر تاوان جو فریقین کو منظور ہو دینے کے لئے تیار رہوں۔"

(میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۱۵ء؛ منقول از اخبار الفضل قادیان جلد (۴) نمبر ۲۲ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۱۶ء)

(۳) "اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پیش کرنے سے قبل ایک اصولی امر کا ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ذاتی طور پر احمد نہ تھا، کیونکہ قرآن مجید اور کلمہ طیبہ میں آپ کا نام محمد آیا ہے، اور رشتہ داروں نے بھی آپ کا نام محمد ہی رکھا، نہ کہ احمد۔ ہاں احمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صفاتی نام ضرور ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذاتی نام بھی "احمد" ہے، کیونکہ الہامات میں خدا نے آپ کو "احمد" نام سے خطاب کیا، اور اسی نام پر آپ بیعت لیتے رہے اور اس نام کو متعدد کتب میں حضور علیہ السلام نے درج بھی فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر فرمایا ہے

احمدِ آخر زماں نامِ من است

آخریں جامے ہمیں جامِ من است

اور اس بارہ میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کو اپنے وجود پر چسپاں فرماتے

Marfat.com

ہوئے آپ کو احمد نام کا صریح مصداق قرار دیا ہے۔ صرف
اسی ایک آیت کو نہیں، بلکہ اس کے مابعد کی آیت کو بھی اپنے وجود
پر چسپاں فرمایا۔"

(قادیانی اخبار الفضل قادیان جلد ۳۲، نمبر ۲۸۶ مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۴۴ء)

۳۴۔ حلفیہ شہادتیں

چند حلف بھی ملاحظہ ہوں۔

(۱) "واللہ باللہ میں نے بارہا حضرت خلیفۃ المسیح (مولوی
نورالدین صاحب قادیانی) سے سنا ہے کہ حضرت مسیحؑ کی یہ بشارت
"مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد" حضرت
میرزا صاحب مسیح موعود کی دعا ہے اور آپ کا اصل نام احمد ہے"

(محمد سرور قادیانی)

(۲) "بیشک خلیفۃ المسیح رحمۃ اللہ علیہ "مبشرا برسول یأتی
من بعدی اسمہ احمد" سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام کو مراد لیتے تھے۔ (قاضی امیر حسین قادیانی)

(۳) "مجھے ایک دن یہ تمام سورہ صف بخصوصیت پڑھائی
تھی جس میں احمد والی پیش گوئی کا مصداق حضرت میرزا
غلام احمد مسیح موعود کو قرار دیا تھا، اور تمام آیتوں کو جو اس
پیش گوئی کے بعد ہیں اسی زمانہ پر چسپاں کیا تھا، اور میں بحیثیت
آپ کا شاگرد ہونے کے گواہی دیتا ہوں کہ آپ اس کا یہی مطلب

Marfat.com

بیان فرمایا کرتے تھے۔" (حافظ روشن علی صاحب قادیانی)

(۴) "میں نے مختلف موقعوں پر حضرت خلیفۃ المسیح سے سنا تھا کہ "مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد" والی پیش گوئی حضرت میرزا صاحب کے متعلق ہے، اور یہ کہ آپ کا اصل نام احمد ہے، غلام لفظ زائد ہے۔"

(میر محمد اسحاق صاحب قادیانی)

(۵) "میں نے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الرحمۃ کو اس بات پر زور دیتے ہوئے اور قرآن کریم سے اس بات کو ثابت کرتے ہوئے اپنے کانوں سے سنا ہے۔"

(محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۴ نمبر ۴۴ مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۱۶ء)

۳۵- نبوت میں رسول اللہ سے بڑھنا ممکن ہے

قادیانی عقیدہ ہے کہ گو فی الواقع ابتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نہیں بڑھا ہے۔ لیکن رسول اللہ سے بڑھ جانا ممکن ضرور ہے۔ کتاب میں اس کی بھی صراحت موجود ہے۔ یہاں بھی نمونہ ملاحظہ ہو۔

(۱) "تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ جناب خلیفہ صاحب کے معارف میں سے یہ نکتہ معرفت قادیان سے شائع ہوا کہ "انسان ترقی کرتے کرتے آنحضرت صلعم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ اور جب قادیانی حضرات

Marfat.com

کو اس کلمہ سے توبہ کرنے کو کہا گیا اور سمجھایا گیا کہ یہ کلمہ کسی طرح بھی صحیح نہیں، تو مقلدین نے یہ کہنا شروع کیا کہ جناب کبھی شاگرد بھی اُستاد سے بڑھ جایا کرتا ہے۔ اور جب یہ سمجھایا گیا کہ شاگرد تب ہی استاد سے بڑھ سکتا ہے جب کہ استاد ناقص ہو۔ ورنہ کامل استاد سے کوئی بڑھ سکتا ہی نہیں۔ اس لئے میاں صاحب کے منہ سے خدا جانے کس حالت میں یہ کلمہ نکل گیا ہے، اس کو آپ رد کر دیں، تو بھی حق کو قبول نہ کیا جو بہت ہی قابل افسوس بات ہے۔"

(مولوی عمرالدین صاحب قادیانی لاہوری کا مضمون مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور جلد (۲۴)، نمبر ۳۲ مورخہ ۸ راگست ۱۹۳۶ء)

(۲۱) "حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبۂ جمعہ مندرجہ "الفضل" مورخہ ۸ رنومبر ۱۹۳۹ء میں حسب ذیل سطور شائع ہوئی ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہیں اتنی غیر محدود ہیں کہ انہیں کلّی طور پر طے کرنے کا خیال کرنا بھی کفر ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سب طے نہیں کیں۔ بیشک اپنے مقام کی سب کیں اور آپ سب سے آگے ہیں۔ مگر یہ کہ خدا تعالیٰ کا احاطہ کر لیا ہو، یہ غلط ہے۔"

"اس پر ایک صاحب نے بعض اعتراضات کرتے ہوئے حضور سے اُن کے جواب طلب کئے ہیں۔ وہ سوال حضرت امیر المومنین

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جواب کے ساتھ ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:۔

"پہلا سوال - کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالیٰ کا کمل قرب حاصل نہیں ہوا؟

"جواب - اگر کمل سے مراد یہ ہے کہ سب انسانوں سے زیادہ" تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ قرب حاصل ہے - اور اگر مراد یہ ہے کہ اس سے آگے قرب کی راہیں بند ہیں، تو یہ غلط ہے۔

"دوسرا سوال - کیا کسی دوسرے انسان اس قرب سے جو آپ کو حاصل ہوا ہے، بڑھ کر قرب حاصل ہو سکتا ہے؟

جواب - اگر یہ مراد ہے کہ کوئی بندہ ایسا موجود ہے، تو جواب یہ ہے کہ ہرگز نہیں - اور اگر یہ مراد ہے کہ خدا نے دوسروں کے لئے زیادہ قرب کی راہ بند کر دی ہے، تو غلط ہے - (گویا دوسروں کو رسول اللہ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہونا ممکن ہے ناممکن نہیں ہے - شاید آئندہ خود میاں صاحب ہمت کریں، دنیا بامید قائم - للمؤلف برنی)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۷، نمبر ۲۸۳ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۹ء)

۳۹- نبی آئندہ بھی آتے رہیں گے

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ گو رسول اللہ خاتم النبیین ہیں، لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ نبوت کا دروازہ بند ہو گیا

بلکہ آئندہ بھی خاص حیثیت سے نبی آتے رہیں گے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نبی بن کر آئے۔ نبوت کا یہ فلسفہ مرزا قادیانی صاحب کا سب سے بڑا کشفی اور عملی کارنامہ مانا جاتا ہے۔ اور یہی مسئلہ قادیانیت کی بنیاد ہے۔ لیکن قادیانی جماعت لاہور اس مسئلہ سے کتراتی ہے، گھبراتی ہے، شرماتی ہے۔ پھر بھی قادیانیت کا برابر دم بھرتی ہے اور مرزا صاحب قادیانی کے نام پر اسلام کی تبلیغ کرتی ہے۔ اس ابتلاء کی وہی صورت ہے ع نے تاب وصل دارم، نے طاقتِ جدائی۔

بہر حال اجرائے نبوت کی تفصیل تو کتاب میں درج ہے، یہاں چند حوالے ملاحظہ ہوں:۔

(۱) "اگر کوئی شخص کسی نبی کی پیروی اور اطاعت کر کے نبی بن سکتا ہے تو پھر ہمیں کیا معلوم کہ اس وقت دنیا میں کوئی اور شخص بھی نبی نہیں بن چکا۔ آخر امت محمدیہ دنیا کے تمام حصص میں پھیلی ہوئی ہے اور ہر جگہ ہی ایسے بندگان خدا موجود ہیں جو کم و بیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرماں برداری میں منہمک ہیں۔ ہمارے پاس اس بات کا کوئی معیار ہی موجود نہیں کہ کس قدر اطاعت کرنے سے نبوت مل سکتی ہے۔ اور ہو بھی تو ہمیں ہر ایک کا پتہ ہی کہاں ہے؟ پھر کیا ایسے حالات میں یہ ممکن نہیں کہ افریقہ میں کوئی

Marfat.com

اطاعت گزاری میں اس حد تک پہنچ چکا ہو، جہاں پہنچ کر اُسے نبوت مل سکتی ہے۔ تو پس اپنے ایمانوں کا فکر کرو اور جاؤ اخباروں میں ڈھونڈھو، اشتہار شائع کرو کہ کہیں دنیا کے کسی کونے میں کوئی نبی تو نہیں بن گیا۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد (۴) نمبر ۴۰ مورخہ ۱۲ر نومبر ۱۹۱۶ء)

(۲) "بلا شبہ اسلام تا قیامت باقی رہے گا اور کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو اسلام کا شعشہ بھی مٹا سکے۔ لیکن جس طرح حضرت موسیٰؑ کے بعد شریعت موسوی کی تجدید اور حفاظت کے لئے انبیا آتے رہے، اسی طرح اسلام کی حفاظت کے لئے بھی انبیاء کا آنا ضروری ہے۔ اور اس سے اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا، بلکہ اس کی خوبی ظاہر ہوتی ہے کہ اس پر عمل کرتے ہوئے انسان روحانیت کے سب سے اعلیٰ درجۂ نبوت کو حاصل بھی کر سکتا ہے۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد (۱۲) نمبر ۱۳۱ مورخہ ۳۰ر مئی ۱۹۲۵ء)

(۳) "انبالہ کے ایک گیانی صاحب نے جو حضور سے (یعنی خلیفہ صاحب قادیان) شرف ملاقات کرنے کے لئے آئے تھے۔ ملاقات کر کے بڑی مسرت کا اظہار کیا۔ حضور نے انہیں خطاب کرتے ہوئے نہایت لطیف عقلی دلائل کے ساتھ یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ ہر قوم میں انبیاء آتے رہے

Marfat.com

ہیں اور آئندہ بھی ہمیشہ آتے رہیں گے۔ حضرت میرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام بھی ان رسولوں میں ایک برگزیدہ رسول تھے جنھیں خدا تعالیٰ لوگوں کی رہنمائی کے لئے وقتاً فوقتاً بھیجتا رہا ہے“ (خلیفہ صاحب قادیان بقول خود اللہ تعالیٰ کے ایما سے المصلح الموعود تو بن ہی گئے تھے۔ اس کے بعد نبوت چنداں بعید نہیں۔ کیا عجب ہے کبھی موقعہ پاکر میاں صاحب ہمت کریں اور آئندہ انبیاء کے منجملہ فی الحال میرزا قادیانی صاحب کے ساتھ ایک نبی کا اور اضافہ ہو جائے شاید کہ ہمیں بیضہ برآرد پر دبال۔ باقی نبی بعد کو آتے رہیں گے۔ للمؤلف برنی)

(رپورٹ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۳۴ نمبر ۲۹۸ مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۴۶ء)

(۴) ”خاتم النبیین کے بعد شریعت ذاتی اور براہ راست نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے، اب جو نبی ہو گا آپ کے ہی اتباع فیض سے ہو گا۔ یہ مطلب نہیں کہ نبوت اکتسابی ہو گی، یا محمد رسول کی وساطت سے یہ مراد ہے کہ وہاں کوئی دفتر ہے جہاں باقاعدہ دستخط ہو کر ترقی دی جاتی ہے۔ بلکہ صرف اس سے یہ مقصود ہے کہ آئندہ نبی آپ ؐ کی امت میں سے ہوں گے اور بس“

(اخبار الفضل قادیان جلد (۵) ع۳۱ مورخہ ۱۶ ر اکتوبر ۱۹۱۷ء)

(۵) "اگر کوئی شخص ایک بال بھر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے خلاف چلتا ہے، وہ اپنے ہاتھوں تباہی کی بنیاد رکھتا ہے اور وہ جواب دہ ہوگا، خدا تعالیٰ کے حضور اس تباہی اور بربادی کا، اور دوسرے نبی کے آنے تک جتنے گناہ ہوں گے، وہ ایسے لوگوں کی گردن پر ہوں گے۔"

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد (۱۲) نمبر ۴ مورخہ ۱۵ ر جولائی ۱۹۲۴ء)

(۶) "جون ۱۹۲۴ء کے خطبہ میں میاں محمود احمد صاحب نے فرمایا تھا کہ "کوئی نبی بغیر کتاب اور شریعت کے نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود نبی ہیں تو ضروری بات ہے کہ وہ بھی کتاب اور شریعت لاویں۔ پس اب جو قرآن ہے وہ حضرت مسیح موعودؑ کا ہے اور جو شریعت ہے وہ حضرت مرزا صاحب کی ہے۔ اور جس طرح نبی زمانہ کے آنے سے گزشتہ نبیوں کے سامنے ایک دیوار کھینچ دی ہے، اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت نے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی نبوت کے سامنے ایک دیوار کھینچ دی ہے اور حضرت مسیح موعودؑ بمنزلہ ایک سوراخ کے ہیں جس میں سے محمد رسول اللہ صلعم اور گزشتہ انبیاء نظر آتے ہیں، ورنہ قصہ ختم ہے۔

"یہیں تک نہیں۔ ایک مرتبہ کسی سائل کا جواب دیتے ہوئے میاں محمود احمد صاحب نے یہ بھی فرمایا تھا کہ " آئندہ جو بھی نبی آئے گا اسے حضرت مسیح موعودؑ کا متبع ہونا ضروری ہے" گویا دوسرے لفظوں میں خاتم النبین کے اگر محمودی معنی لئے جائیں کہ اپنی اتباع کی مہر سے نبی بنانے والا، تو نتیجہ یہ نکلا کہ اب ختم نبوت کی مہر حضرت مسیح موعودؑ کے پاس ہے۔ گویا محمد رسول اللہ صلعم کو خاتم الانبیاء ہونے سے بھی جواب ہے۔ جب انھیں نبی زمانہ کی کرسی سے اتار کر ان کی جگہ نئے نبی کو لا بٹھایا تو لازمی بات ہے کہ ختم نبوت کی مہر کا چارج بھی نئے نبی کو دیدیا جاتا، سو دے دیا گیا۔"

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۸ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۲ جون ۱۹۴۰ء)

(۷) "اے قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا ہے اور ظاہر ہوتا رہے گا، یہ فیصلہ جلد کر اور ڈوئی (پادری) کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے" (میرزا قادیانی صاحب کی کتاب حقیقت الوحی، تتمہ صـ۷۱)

(منقول از اخبار الفضل قادیان جلد ۲۹ نمبر ۱۱۲ مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۴۱ء)

(۸) "اس جگہ ہم اپنے غیر مبائع بھائیوں (قادیانی جماعت لاہور)

Marfat.com

کے سامنے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک صریح ارشاد پیش کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ الاول رضؓ سورہ القمر ع ۹ "کذبت ثمود بالنذر" کا درس دیتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی نے نہ آنا ہوتا تو پھر انبیاء اور ان کے مخالفین کے ذکر کی کیا ضرورت تھی؟ کوئی بھی سورہ خالی جاتی ہے جس میں انبیاءؑ اور ان کے مخالفین کی ہلاکت کا بیان نہ ہو؟ اس سے صاف ظاہر ہے کہ نبی اکرمؐ کے بعد یہ سلسلہ جاری ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ اب نبی آپؐ کی مہر سے بطور آپؐ کے ظِل کے آئے گا۔"

(درس القرآن حضرت خلیفہ اول رضؓ ص ۲۷۵)

"کس قدر واضح اور صاف بات ہے۔ قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام کے حالات بیان ہوئے ہیں۔ یہ محض گزشتہ زمانہ کا فسانہ نہیں اور نہ ہی واقعات ماضیہ کا اعادہ ہے بلکہ آئندہ کے لئے ان بیانات میں پیش گوئیاں مذکور رہیں، حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آئندہ کسی نبی نے نہ آنا ہوتا تو ان حالات کے بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ ان حالات کا اس طرح بیان کرنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ سلسلۂ نبوت جاری ہے اور انبیاء علیہم السلام

Marfat.com

وقتاً بعد وقت آنے والے ہیں۔ ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ اب کوئی نبی براہ راست یا مستقل طور پر نہیں آسکتا۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کی برکت سے اور شریعت محمدیہ کی پیروی میں اس فیضان کو پاسکتا ہے۔

"اس فرق کے علاوہ باقی ہر پہلو سے سلسلۂ انبیاء علیہم السلام جاری ہے۔ اور ان کا ماننا ویسا ہی فرض ہے جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ اور ان انبیاء کے مکذبین کا وہی انجام ہوگا جو قرآن پاک میں مذکورہ انبیاء ؑ کے مکذبین کا ہوا۔"

(رسالہ فرقان قادیان جلد (۱) نمبر ۱ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

۳- مرزا قادیانی صاحب نبی اللہ رسول اللہ کی فضیلت

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نبی رسول ہیں۔ بلکہ بڑے عظیم الشان نبی رسول ہیں اور اکثر انبیاء سے بلکہ رسول کریم کے سوا تمام انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں۔ جب یہ رتبہ حاصل تھا تو پھر حضرت امام حسین علیہ السلام سید الشہداء سے الجھنے کی کیا ضرورت تھی کہ فقرہ کس دیا،

کربلا ئیست سیر ہر آنم ٭ صد حسین است در گریبانم

علی ہذا امام المتقین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ پر، حضرت غوث الاعظم غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اور اکابر ملت پر مرزا صاحب نے اپنی

فضیلت جتائی، نوبت یہ پہنچی کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی فضیلت جتائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلال اور اپنے آپ کو نبوت کے ظہور میں بدر قرار دیا۔ چنانچہ کتاب میں سب تفصیل موجود ہے۔ یہاں بھی چند نمونے ملاحظہ ہوں۔ ایسے ابتلاء سے جس قدر توبہ استغفار کی جائے کم ہے۔ قادیانی جماعت قادیان سے توشکوہ نہیں کہ وہ مضبوطی سے قادیانیت پر قائم ہے۔ لیکن جماعت لاہور سے شکوہ ضرور ہے کہ وہ اسلام کا دم بھرتی ہے اور مرزا قادیانی صاحب کے نام پر بھی مرتی ہے۔ پس اپنے معیار پر قادیانیت کی تبلیغ کرتی ہے چنانچہ جو مسلمان مرزا قادیانی صاحب کو مجدد، محدث، مہدی معہود اور مسیح موعود نہ مانے، اس کو فاسق سمجھتی ہے۔ مسلمانوں میں گمراہی پھیلانا چاہتی ہے اور لطف یہ کہ ان سے امداد کی بھی طالب رہتی ہے:۔

(۱) "میں ایسے شخص کا سخت دشمن ہوں کہ جو کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہو کر پھر خیال کرتا ہے کہ میں خدا ہوں۔ گو میں مسیح ابن مریم کو اس تہمت سے پاک قرار دیتا ہوں کہ اس نے کبھی خدائی کا دعویٰ کیا، تاہم میں دعویٰ کرنے والے کو تمام گناہ گاروں سے بدتر سمجھتا ہوں۔ میں جانتا ہوں اور مجھے دکھایا گیا ہے کہ مسیح ابن مریم اس تہمت سے بری اور راست باز ہے۔ اور اس نے کئی دفعہ مجھ سے ملاقات کی۔ لیکن ہر دفعہ اپنی عاجزی اور عبودیت ظاہر کی۔ ایک دفعہ میں نے اور اس نے عالم کشف میں جو گویا بیداری کا

Marfat.com

عالم تھا ایک جگہ بیٹھ کر ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا اور اس نے فروتنی اور محبت سے میرے پر ظاہر کیا کہ وہ میرا بھائی ہے۔ اور میں نے بھی محسوس کیا کہ وہ میرا بھائی ہے۔ تب سے میں اس کو اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں۔ سو جو کچھ میں نے دیکھا ہے اس کے موافق میرا یہی عقیدہ ہے کہ وہ میرا بھائی ہے گو مجھے حکمت مصلحت الہی نے اس کی نسبت زیادہ کام سپرد کیا ہے اور اس کی نسبت زیادہ فضل و کرم کے وعدے دئیے ہیں، مگر پھر بھی میں اور وہ روحانیت کی رو سے ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اسی بنا پر میرا آنا اسی کا آنا ہے۔ جو مجھ سے انکار کرتا ہے وہ اس سے بھی انکار کرتا ہے۔ اس نے مجھے دیکھا اور خوش ہوا۔ پس وہ جو مجھے دیکھتا اور ناخوش ہوتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے نہ مجھ میں سے اور نہ مسیح ابن مریم میں سے۔ اور مسیح ابن مریم مجھ میں سے اور میں خدا سے ہوں۔ (یہ جدید قادیانی تثلیث تو عیسوی تثلیث سے بھی بڑھ گئی۔ (المؤلف برنی) مبارک وہ جو مجھے پہچانتا ہے اور بدقسمت وہ جس کی آنکھوں سے میں پوشیدہ ہوں۔"

(قادیانی رسالہ ریویو آف ریلجنز بابت ۱۹۰۲ء جلد (۱، نمبر ۹ مضمون از مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اور ایڈیٹر رسالہ مولوی محمد علی صاحب قادیانی، فی الحال امیر قادیانی جماعت لاہور)

(۲)، "خدا کا سچا مسیح وہ بزرگ ہستی ہے جس کے متعلق عرش سے

ذوالجلال خدا نے اِنی جاعلک للناس اماماً (تذکرہ ص۲۷۹) کہ میں تجھے تمام لوگوں کا امام بناؤں گا۔ نیز فرمایا "فحان ان تعان و تعرف بین الناس" (تذکرہ ص۲۲) وہ وقت آگیا ہے کہ تیری مدد کی جائے اور تجھے لوگوں میں معروف و مشہور کیا جائے۔ نیز فرمایا "تقیم الشریعۃ و تحی الدین" کہ تو شریعت کو قائم کرے گا، اور دین کو زندہ کرے گا۔ اور فرمایا "تو جہاں کا نور ہے، تو خدا کا وقار ہے، پس وہ تجھے ترک نہیں کرے گا تو کلمۃ لا انزل ہے۔ پس مٹایا نہیں جائے گا۔ (تذکرہ ص۳۰۳) "تو مسیح موعود ہے۔ تیرے ساتھ ایک نورانی حربہ ہے، جو ظلمت کو پاش پاش کر دے گا اور یکسر الصلیب کا مصداق ہو گا۔" (تذکرہ ص۲۲۵)

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں، "خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا، وہ کاٹا جائے گا، بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ" (تذکرہ ص۲۹۴) نیز حضور فرماتے ہیں، "اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیش گوئی ہے، جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلائے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ

Marfat.com

دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رکھے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔" (تذکرہ صـ ۲۶۲)

"خدا نے مجھے بار ہا خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا، اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا، اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائے گا، اور سب فرقوں پر میرے فرقے کو غالب کرے گا، اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی، اور سلسلہ زور سے بڑھے گا، اور پھولے گا، یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے، مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدے کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا، کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا، یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ عالم کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے، اور کہا گیا کہ یہ ہیں جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت کا جوا اٹھائیں گے اور

Marfat.com

خدا انھیں برکت دے گا۔" (تذکرہ ص۵۴۶)

(اخبار الفضل قادیان جلد (۲۷)، عدد ۸۰ مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۳۹ء)

(۳) "میں اپنے ذوق اور تحقیقات کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُتر کر باقی تمام انبیاء سے افضل یقین کرتا ہوں۔ اور اس کے ثبوت کے لئے بفضل خدا تعالیٰ اپنے پاس نہایت قوی دلائل رکھتا ہوں۔"

(صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا مضمون مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد (۴)، عدد ۱۷ مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۱۶ء)

(۴) "اب ہماری جماعت دنیا میں اسلام کا علم بلند کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے اور ہماری جماعت وہ ہے جسے ایک نبی پر ایمان لانا نصیب ہوا۔ بیشک تابع اور ظلی نبی ہے، لیکن بہرحال وہ خدا تعالیٰ کا متکلم نبی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بولتا ہے۔ اور اس سے وسیع انعامات کے وعدے فرماتا تھا، جیسا کہ وہ پہلے نبیوں سے فرماتا رہا۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مستثنیٰ کرتے ہوئے گزشتہ تمام نبیوں پر اس کو اللہ تعالیٰ نے فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اور اتنی فضیلت تو ظاہر ہی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا آنا اپنا آنا قرار دیا ہے۔ ایسے عظیم الشان نبی کی جماعت جس قسم کے انعامات کی امیدوار ہو سکتی ہے، وہ ظاہر ہیں، اور

Marfat.com

ان انعامات کے لئے جس قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہے وہ بھی ظاہر ہے۔"

(میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبۂ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد (۳۳) نمبر ۲۹۴ مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۴۵ء)

(۵) "خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھیرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں میں عیسیٰ ہوں، (مشہور انبیاء میں حضرت سلیمان یاد نہیں رہے یا کچھ خوف ہوا ہو کہ جن ان کے مطیع تھے للمؤلف برلی) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا میں مظہر اتم ہوں، یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔"

(میرزا قادیانی صاحب کی کتاب حقیقت الوحی ص ۷۲ حاشیہ)

(اقتباس مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد (۳۴) نمبر ۶ مورخہ ۷ جنوری ۱۹۴۶ء)

(۶) "۱۹،۱۰ اور ۱۲ ستمبر ۱۹۱۵ء کے اخبار الفضل میں حضرت میر محمد سعید صاحب حیدرآبادی کا خطبۂ جمعہ چھپ چکا ہے جس میں انہوں نے آیت "واذ اخذ اللّٰہ میثاق النّبیین لما

آتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ" کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا "النبیین" میں سب انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام شریک ہیں، کوئی نبی بھی مستثنیٰ نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس "النبیین" کے لفظ میں داخل ہیں۔ پھر "ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم" کی تشریح میں فرمایا کہ وہ رسول موعود مسیح جو قرآن وحدیث کی تصدیق کرنے والا ہے اور وہ صاحب شریعت جدیدہ نہیں۔ .... جب تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مجملاً حضرت مسیح موعود پر ایمان لانا اور اس کی نصرت کرنا فرض ہوا، تو ہم کون ہیں جو نہ مانیں۔"

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور، ۷ اگست ۱۹۴۰ء)

اس استدلال کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:۔ "یہ مضمون بڑے طمطراق سے اخبار "الفضل" کا لیڈر شائع کیا گیا اور اس میں خاص طور سے اس بات پر زور دیا گیا اور اپنی طرف سے دلیلیں بھی دی گئیں کہ جن نبیوں سے اس موعود رسول پر ایمان لانے کا اور اس کی مدد کرنے کا عہد لیا گیا تھا، ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل تھے۔" ....

Marfat.com

"پیغام صلح اسی سلسلہ میں کچھ اور رنگ آمیزی کرتے ہوئے لکھتا ہے :- "دیکھ لیجیئے کیسی الٹی گنگا بہائی ہے - یہی نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت کبریٰ کو جو آپ سے مخصوص تھی اور جو آپ کو تمام رسولوں میں ممتاز بنا رہی تھی، آپ سے چھین کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دے دی - بلکہ "بہ یک گردشِ چرخ نیلوفری، آقا کو غلام بنا دیا اور غلام کو آقا بنا دیا - کیونکر ؟ اس طرح کہ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہوتے تو آپ حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرتے اور ان کی مدد کرتے" (قادیانی تحریک میں بڑا فریب یہی ہے کہ اپنے بچاؤ کی خاطر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوڑی بہت تعریف کر کے میرزا قادیانی صاحب کے حق میں بے تحاشہ مبالغے کرتے ہیں، لیکن بہت کم لوگ اس پیچ کو سمجھتے ہیں - للمؤلف برنی)

(اخبار الفضل قادیان نمبر ۱۹۵ جلد ۲۸، مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۴۰ء)

(۷) "یہی نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان نشانات کی وجہ سے ایک معمولی نبی اور رسول ہیں، بلکہ آپ خدا تعالیٰ کے عظیم الشان موعود نبی ہیں - چنانچہ فرماتے ہیں کہ "خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لیئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔"

Marfat.com

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۱۷)

۳ "پھر حضور فرماتے ہیں کہ "خدا تعالیٰ نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے۔ اور خدا نے اپنی حجت پوری کر دی ہے۔ اب چاہے کوئی قبول کرے یا نہ کرے" (تتمہ حقیقت الوحی صفحہ نمبر ۱۳۶)

"مندرجہ بالا دلیل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہ صرف یہ کہ لازمی طور پر نبی ثابت ہوتے ہیں، بلکہ ایک بلند پایہ نبی قرار پاتے ہیں۔

۴ "کس قدر ظلم ہے کہ خدا تعالیٰ تو اتنے نشان آپ کی صداقت کے لئے ظاہر کرے کہ جن سے ہزار نبی کی نبوت ثابت ہو جائے۔ مگر بعض لوگوں کے خیال میں (یعنی قادیانی جماعت لاہور کے خیال میں) ان نشانات کے ہوتے ہوئے آپ کی اپنی نبوت ثابت نہ ہو سکے۔" (اس غلط فہمی کا خاص باعث خود مرزا قادیانی صاحب کی پیچ در پیچ تاویلات ہیں جو

Marfat.com

وہ اپنی تحریرات میں اختیار کرتے تھے تاکہ لوگ چکر میں آئیں اور وہ خود گرفت میں نہ آسکیں۔ للمؤلف برنی)

(مضمون مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۸۲، جلد ۲۹ مورخہ ۱۲ر اگست ۱۹۴۱ء)

(۸) "اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا غلام احمد قادیانی) کا جو بلند تر روحانی مقام قرار دیا ہے، اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ خطبۂ الہامیہ میں فرماتے ہیں:-

"میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ اور میرا قدم ایک ایسے منار پر ہے جس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے (ص ۳۵)

نیز فرماتے ہیں:- ؎

آنچہ داداست ہر نبی را جام ؛ داد آں جام را مرا بہ تمام

کہ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ کے وصل اور عرفان کا جو جام پلایا گیا، وہ تمام جام اپنے کمال کے ساتھ مجھے پلایا گیا۔ گویا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مستثنیٰ کرتے ہوئے (اس استثناء میں بھی خود اپنی ہی حفاظت اور مصلحت ہے۔ للمؤلف برنی) دنیا کا کوئی نبی ایسا نہیں جس کے عرفان سے آپ کا عرفان کم ہو۔ آپ خود فرماتے ہیں ؎

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے ؛ من بہ عرفاں نہ کمترم ز کسے

۸۸ ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات درج کرکے بتایا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک آپ کا منصب اور مقام کیا ہے :۔

یٰسٓ و القرآن الحکیم انک لمن المرسلین

اے کامل سردار (میرزا غلام احمد قادیانی) ہم قرآن کریم کو اس بات کی شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ تو ہمارے رسولوں میں سے ہے۔ (اللہ رے جسارت! المؤلف برنی)

اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (میرزا غلام احمد قادیانی) کو مخاطب کرکے فرماتا ہے :۔ "فضلتک علی ما سواک" کہ تیرے سوا جس قدر انبیاء اولیاء ہیں (باستثناء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) ان سب پر ہم نے فضیلت دی"۔ (اللہ رے تعلی! المؤلف برنی)

(اخبار الفضل قادیان جلد (۲۸) نمبر ۱۱۸ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۴۰ء)

۸۹ "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر ہے ؎

کربلائیست سیر ہر آنم ✤ صد حسین است در گریبانم

کہ امام حسینؓ کو تو ایک دفعہ کربلا کا واقعہ پیش آیا، مگر مجھے ہر آن نئی سے نئی کربلا میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اور میری یہ حالت ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے دین کے احیاء کے لئے قربانیوں کے میدان میں امام حسینؓ سے بڑھ کر ہوں اور

Marfat.com

ان سے سو گنے زیادہ دشمنوں کے ظلم وستم کا نشانہ بنا ہوا ہوں،

"ہاں آپ نے اس شعر میں اس حقیقت کا بھی اظہار فرمادیا کہ میں امام حسین رضؓ سے بڑھ کر ہوں۔ کیونکہ مجھے دشمنوں کی طرف سے خدمت دین کے سلسلہ میں جو تکالیف پہنچائی جارہی ہیں، وہ بھی امام حسینؓ کی تکالیف سے بدرجہ زیادہ ہیں۔ امام حسین رضؓ تو شہید ہو کر اپنے مولیٰ سے جا ملے اور دنیوی تکالیف کا زمانہ ان کے لئے ختم ہو گیا۔ مگر میں وہ ہوں جو ہر روز اور ہر لحہ ایک نئی مصیبت سے دوچار ہوں اور مجھے اپنی زندگی ہر گھڑی دشمنوں کا مقابلہ کرنے میں گزارنی پڑتی ہے، پس میری تکالیف امام حسینؓ کی تکالیف سے زیادہ ہیں اور میرا درجہ امام حسین رضؓ کے درجہ سے بڑا ہے۔ یہ ایک امر واقعہ کا اظہار تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا۔ مگر دشمنان سلسلہ نے کہنا شروع کر دیا کہ دیکھو حضرت میرزا صاحب امام حسین رضؓ کی ہتک کرتے ہیں، آپ کہتے ہیں کہ "سو حسین میرے گریبان میں پڑے ہوئے ہیں۔" (واقعی میرزا قادیانی صاحب نے نبی اور رسول بن کر اللہ کے واسطے دین کی راہ میں بڑی بڑی مصیبتیں اٹھائیں جن کے مقابل حضرت امام حسین علیہ السلام کے معرکے ان کو ہیچ نظر آنے لگے۔ مثلاً میرزا صاحب صحت کی خاطر مشک

Marfat.com

وعنبر ومرواریداور نیز افیون کے مرکبات کھاتے تھے، ٹانک وائن پیتے تھے، پھر بھی کثرتِ بول، کثرتِ اسہال، ضعفِ مردمی اور دورانِ سر جیسے امراض میں مبتلا رہتے تھے، پھر انگریزوں کی خوشنودی کی فکر لگی رہتی تھی جو اسلامی جہاد بالسیف منسوخ کرنے سے خوب پختہ ہو گئی۔ پھر مسلمانوں کو اپنی نبوت کے چکر میں ڈالنا کچھ آسان کام نہ تھا۔ بڑی تاویلیں اور تدبیریں کرنی پڑیں۔ پھر مریدوں کی طرف سے اپنے مال و دولت میں جو اضافہ شروع ہوا وہ بھی دردِ سر ہی تھا۔ غرض کہ مصائب کا سلسلہ عمر بھر بندھا رہا حتیٰ کہ مرض ہیضہ میں زندگی یکایک ختم ہو گئی۔ ع این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔ للمؤلف برنی)

(مضمون مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۱۸۵ جلد (۲۸) مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۴۰ء)

قادیان کے متعلق قادیانیوں کا جو عقیدہ ہے اس کی صراحت ذیل میں ملاحظہ طلب ہے

۳۸۔ قادیان کی فضیلتیں۔ بیت الحرام، مسجد اقصیٰ، مکہ مدینہ، حج، سب میں شامل

خلاصہ یہ کہ بیت الحرام، مسجد اقصیٰ، مکہ، مدینہ، حج سب میں قادیان شامل ہے۔ بلکہ قادیان کا حج مکہ کے نفلی حج سے افضل ہے

Marfat.com

نتیجہ یہ کہ خود ہندوستان میں قادیانی اسلام کا ایک ایسا مرکز قائم ہو جائے کہ حرمین شریفین کی چنداں ضرورت باقی نہ رہے حتّٰی کہ قادیانی اسلام کو ہندوستان میں حق خود ارادیت حاصل ہو جائے۔ چنانچہ اس تنظیم کو انگریزی سرکار بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتی تھی کہ اس سے اسلام کی عالمگیر وحدت شکست ہوتی تھی۔ بہرحال مختصراً منصوبہ ملاحظہ ہو:۔

(۱) "سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قادیان کے مقام کو جو عزّت و رفعت بخشی ہے، وہ کسی توضیح اور تشریح کی محتاج نہیں۔ یہ وہ مبارک اور مقدس بستی ہے جسے خدا تعالیٰ نے برکت دی ہے اور اسے اس زمانہ کے رسول کا تخت گاہ قرار دیا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جسے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی تجلیات اور انوار کے نزول کا مرکز قرار دیا ہے، اور قوموں کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ اور کوئی شخص احمدی کہلاتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستگی کا دعویٰ کرتے ہوئے قادیان کی اس عظمت اور بزرگی سے انکار نہیں کر سکتا۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۹، نمبر ۱۲۲ مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۴۱ء)

Marfat.com

(۷) "جماعت احمدیہ کے لئے جس طرح مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مقدس مقامات ہیں، اسی طرح قادیان اُن کے لئے مقامات مقدسہ اور شعائر اللہ میں سے ہے، جیسا حضور (میرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"مکہ وہ مقدس مقام ہے جس میں وہ گھر ہے جسے خدا نے اپنا گھر قرار دیا، اور مدینہ وہ بابرکت مقام ہے جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری گھر بنا، جس کی گلیوں میں آپ چلے پھرے اور جس کی مسجد میں اس مقدس نبی نے جو سب نبیوں سے کامل تھا اور سب نبیوں سے زیادہ خدا کا محبوب تھا، نمازیں پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں کیں۔

"قادیان وہ مقدس مقام ہے جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات مقدسہ کا خدا تعالیٰ نے دوبارہ حضرت میرزا صاحب کی صورت میں نزول فرمایا۔ یہ مقدس ہے باقی سب دنیا سے، مگر تابع ہے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے" (ایں ہم غنیمت است۔ للمؤلف برنی)

(ناظر بیت المال قادیان کا اعلان مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۵ جلد (۳۵) مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۴۷ء)

Marfat.com

(۳۹) "مسجد اقصیٰ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"پس اس پہلو کی رو سے جو اسلام کے انتہاء زمانہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر کشفی ہے، مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے، جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے:۔ "مبارک مبارک یجعل فیہ" اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا، قرآن شریف کی آیت "بارکنا حولہ" کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ۔

(اشتہار چندہ منارۃ المسیح صح حاشیہ) اخبار الفضل کا غلافت جوبلی نمبر جلد (۲۷)، نمبر ۲۹۸ مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء)

(۴۰) "اسی سال میاں صاحب (محمود احمد خلیفہ قادیان) کا ایک خطبہ شائع ہوا ہے جس میں آپ نے اعلان کیا ہے کہ قادیانی مسجد اقصیٰ قرآن کریم والی مسجد اقصیٰ ہی ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔ اور یہ مسجد دنیا کے تیسرے درجہ کی مسجد ہے۔ یعنی کعبۃ اللہ اور مسجد نبوی کے بعد (معاذ اللہ)

اور آپ دیکھیں گے کہ تھوڑے سے عرصہ تک یہ اعلان بھی ہوجائیگا کہ ظلی اور بروزی کعبۃ اللہ بھی ہے (نعوذ باللہ)"

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۷، نمبر ۵ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۳۹ء)

(۵) "۱۹۲۵ء میں جلسہ سالانہ کے معاً بعد عید الفطر آئی تھی، اور اب جلسۂ سالانہ کے ساتھ عید الاضحیہ آرہی ہے جس سے پہلا دن یوم الحج ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک طرف قادیان کو ارض حرم قرار دیا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں :۔

زمین قادیاں اب محترم ہے ؛ ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

اور دوسری طرف قادیان میں آنے کو نفلی حج سے زیادہ ثواب کا مستحق ٹھہرایا ہے، جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے :۔ "لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں، مگر اس جگہ (یعنی قادیان میں) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے۔ کیونکہ سلسلۂ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔" (آئینہ کمالات اسلام، ص ۳۵۲)

"پس ان مبارک ایام میں جو خوش قسمت احباب قادیان آئیں گے وہ نہ صرف حرم میں آکر نفلی حج کا ثواب حاصل کریں گے، بلکہ جس طرح مکہ کے میدان میں حاجی قربانیوں کے جانور ذبح کرتے ہیں، اسی طرح قادیان میں

Marfat.com

عیدِ قربان کے روز قربانیاں کر کے اللہ تعالیٰ کی خاص رضا حاصل کریں گے۔

"گویا اب جلسہ سالانہ میں شمولیت دوہری عظیم الشان برکات کے حصول کا موجب ہو گی۔ انھیں وہ برکات بھی حاصل ہوں گے جو اس اجتماع سے وابستہ ہیں۔ اور وہ بھی یوم الحج اور عید سے وابستہ ہیں۔ پس احباب کو اس جلسہ میں شمولیت کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہ عید کی نماز قادیان میں پڑھیں اور قربانیاں کریں۔"

(مضمون مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد (۲۹ نمبر ۲-۳ مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۱ء)

(جب مرزا قادیانی صاحب نبی اور رسول ٹھہرے تو پھر قادیان بھی ارض حرم کیوں نہ بنے۔ اور ارضِ حرم بنے تو وہاں حج کا نقشہ کیوں نہ بنے، چنانچہ مرزا قادیانی صاحب نے بڑی ترکیب سے چکر ڈالا کہ قادیان کو مکہ معظمہ کا بدل اور جانشین بنا یا جائے کہ لوگ صرف فرض حج ادا کرنے کے لئے مکہ معظمہ جائیں تو جائیں، ورنہ قادیان آئیں اور حج نفل سے زیادہ ثواب کمائیں، رہا مدینہ منورہ تو جب مسلمان مکہ معظمہ کم جائیں گے تو مدینہ منورہ اور بھی کم جائیں گے۔ اور اس ترکیب سے قادیان بتدریج حرمین

شریفین کا قائم مقام بن جائے گا۔ بالفاظ دیگر ہندوستان میں قادیان ایک ایسا مذہبی مرکز بن جائے گا جس سے حجاز میں حرمین شریفین کی عالمگیر مرکزیت شکستہ ہو جائیگی، (للمؤلف برنی)

(ملّتِ اسلامیہ میں ایسا تفرقہ ڈالنے کی جو سیاسی اہمیت ہوسکتی ہے، انگریز اس کو بخوبی سمجھتے تھے۔ چنانچہ قادیانیت کو انگریزوں کی جو تائید اور تقویت حاصل رہی، وہ رسوائی کی حد تک ظاہر ہو چکی ہے کہ خود میرزا قادیانی صاحب اپنی قادیانی جاعت کو انگریزی حکومت کا خود کاشتہ پودا بتاتے تھے۔ اور اس سرکاری پرورش پر ناز کرتے تھے۔ لیکن مسلمان قادیانی نبوت کے حیلوں حوالوں کو بالآخر سمجھ گئے اور قادیانیت کے فتنہ سے متنبہ اور محفوظ ہو گئے۔ عام خیال ہے کہ "کتاب قادیانی مذہب کی اشاعت اس عام بیداری کا خاص باعث ہوئی۔ (للمؤلف برنی)

(۲) "سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) نے ۲۵ر دسمبر ۱۹۴۲ء کے خطبۂ جمعہ میں جلسہ سالانہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان کو

Marfat.com

بھی اس حج کا ایک ظلی قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ بھی حج کا خدا نے ایک رنگ میں ظہور بنایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ع ہجوم خلق سے ارض حرم ہے۔

"اور حضور نے اس ظلی حج کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ .... جب قادیان میں تمہاری آنکھوں کے سامنے خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان ظاہر ہو رہا ہے تب تمہیں ماننا پڑے گا کہ ایسا ہی بلکہ اس سے بہت بڑا نشان مکہ مکرمہ میں دکھایا گیا تھا۔ پس ہمارا جلسہ حج کا ایک ظلی ہے اور اس ظل نے ثابت کر دیا ہے کہ مکہ میں ہر سال لوگوں کا جمع ہونا عادتاً نہیں بلکہ بہت بڑی جد وجہد اور خدائی نشان کا نتیجہ ہے"

(اخبار الفضل قادیان ۲۴ جنوری ۱۹۴۳ء)

(۷) "سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جس حوالہ سے جلسہ سالانہ کو حج کا ایک ظلی قرار دینا بیان کیا ہے، اُس کا ایک ثبوت تو اوپر والا شعر ہے کہ

زمیں قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

لیکن چونکہ اس سے اخبار پیغام صلح (لاہور) کی تسلی نہیں ہوتی

Marfat.com

اس لئے تین مزید حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

(۱) "لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں، مگر اس جگہ (یعنی قادیان میں) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر۔ کیونکہ سلسلۂ آسمانی ہے اور حکم ربانی ہے"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ نمبر ۳۵۲)

(۲) "اصل میں جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں ان کی خدمت میں دین سیکھنے کے واسطے جانا بھی ایک طرح کا حج ہی ہے۔ حج بھی خدا تعالیٰ کے حکم کی پابندی ہے اور ہم بھی تو اسی کے دین اور اس کے گھر یعنی خانہ کعبہ کی حفاظت کے واسطے آئے ہیں۔"

(اخبار الحکم قادیان ۳ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲)

(۳) "اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی سلسلہ قائم ہوتا ہے تو وہ بھی ایک حج کی جگہ ہوتا ہے"

(اخبار بدر قادیان ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر اور ان تینوں حوالوں سے ظاہر ہے کہ حضرت امیر المومنین (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) نے جو کچھ بیان فرمایا ہے" وہ بالکل صحیح

Marfat.com

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے عین مطابق"
(اعتراض کا جواب مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۳۱ جلد ۳۱
مورخہ ۵ر فروری ۱۹۴۳ء)

(کس ترکیب سے حج کے ذریعہ مکہ معظمہ کی اسلامی مرکزیت توڑ کر قادیان میں نیا مرکز جمایا جا رہا ہے۔ یہ قادیانی ترکیبوں کا خاص نمونہ ہے۔ ایسی ہی مرکز گریز ترکیبوں سے انگریز خوش ہوتے تھے کہ اسلام میں رخنہ پڑے۔ للمؤلف عفی)

(۸) "ایک مدت ہوئی جناب محمود احمد صاحب نے قادیان کے جلسہ سالانہ کو ظلی حج قرار دیا تھا اور یہاں تک کہہ دیا تھا کہ مکہ معظمہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو چکا ہے، ہماری طرف سے اسی وقت اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی اور یہ لکھا گیا کہ یہ محمد رسول اللہ صلعم کے دین کو بدلنے اور آپ کی غلامی سے نکلنے کا ایک اور قدم ہے، پہلے ظلی نبی کو اصلی نبی بنایا گیا اور لفظ ظل کا مفہوم محض ذریعہ حصول نبوت (اتباعِ رسول) تک محدود قرار دے کر نفس نبوت میں مسیح موعود اور دوسرے انبیاء کی نبوتوں کو ایک قرار دیا گیا۔ بلکہ یہاں تک کہہ دیا گیا کہ ظل، بروز وغیرہ الفاظ حضرت مسیح موعود نے محض کسر نفسی سے استعمال کئے ہیں، خدا کے الہام میں ایسے الفاظ موجود نہیں، اور وہاں

Marfat.com

آپ کو صرف نبی کہہ کر پکارا گیا ہے۔ تو جب نفس نبوت کے لحاظ سے ظل اور اصل میں کوئی فرق نہیں رہا، تو قادیان کے جلسۂ سالانہ کو ظلی حج کہنے والے کل کو کیوں اسے اصلی حج قرار نہ دیں گے۔ بالخصوص جب ان کے نزدیک مکّہ معظمہ کی چھاتیوں کا دودھ بھی خشک ہو چکا ہے، تو اُس کی طرف جانے کی ضرورت ہی انہیں کیا ہوگی۔

"ہمارے اس احتجاج پر ایک مدت تک قادیان سے کوئی آواز نہ اٹھی۔ اب پھر میاں محمود احمد صاحب نے سالہا سال کے بعد اپنی اسی پرانی لَے کو دہرایا ہے اور قادیان کے جلسۂ سالانہ کو حج کا ایک ظل قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"غیر معمولی طور پر یہ جلسہ جمعہ سے شروع ہوا ہے۔ مجھے اس میں ایک بڑی فال نیک نظر آتی ہے۔ اور وہ یہ کہ اس دفعہ حج بھی جمعہ کے دن ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان کو بھی اس حج کا ایک ظل قرار دیا ہے کہ یہ بھی اس کا خدا نے ایک رنگ میں ظہور بنایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

Marfat.com

"نادانوں نے اس کی حکمت کو نہ سمجھتے ہوئے کہہ دیا کہ قادیانی لوگ اپنے جلسہ کو حج کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ پاگل پن کی بات ہے۔ نہ ہم اسے حج کہتے ہیں اور نہ جسے خدا نے حج قرار دیا، اسے کوئی اور شخص منسوخ کر سکتا ہے .... جو کچھ ہم کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہمارا جلسہ حج کا ایک ظل ہے اور کسی چیز کو ظل قرار دینے سے اصل کی شان بڑھا کرتی ہے، کم نہیں ہوا کرتی۔"

"بجا ارشاد فرمایا۔ لیکن یہ بھی فرما دیجئے کہ آیا یہاں بھی ظل وہی مفہوم ہے جو حضرت مسیح موعود کی ظلی نبوت کا مفہوم ہے، یا کچھ اور۔ اگر وہی مفہوم ہے تو آپ لاکھ دفعہ کہیں کہ ہم حج کو منسوخ نہیں کرتے اور ظل سے اصل کی شان بڑھتی ہے، عملاً اور مفہوم کے لحاظ سے آپ قادیان کے جلسے اور مکہ معظمہ کے حج کو ایک ہی چیز قرار دے رہے ہیں۔ یوں کہہ لیجئے کہ قادیان کا جلسہ مکہ معظمہ کی متابعت کا نتیجہ ہے۔ لیکن حج وہ بھی ہے اور حج یہ بھی۔ مکہ معظمہ کا حج منسوخ نہ سہی، لیکن قادیان جلسہ کو حج ماننے والے اور مکہ معظمہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک سمجھنے والے، اس کی طرف جانے اور مکہ کے حج کا عزم کیوں کرنے لگے۔ قادیان نزدیک ہے۔ آسانی سے وہاں تین دن جلسہ سالانہ میں شریک ہو کر

Marfat.com

حج کا ثواب حاصل کیا جا سکتا ہے۔" (قرآن ہو، نبوت ہو، حج ہو، قادیانیت کا منشاء اور نتیجہ ہی یہ ہے کہ اسلام کی وحدت اور مرکزیت کو شکست کیا جائے۔ اور اس کی یہی خصوصیت انگریزوں کی نظر میں خاص سیاسی اہمیت رکھتی تھی، جس کی خاطر وہ قادیانیت کی تائید اور سرپرستی کرتے تھے، اور قادیانی بھی انگریزوں کا کلمہ پڑھتے تھے۔ للمؤلف برنی)

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد نمبر ۳۱، نمبر ۴ مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۴۳ء)

۳۹- قادیان کی آبادی اور بربادی

مرزا قادیانی صاحب کو بشارت ہوئی تھی کہ قادیانیت کی برکت سے قادیان کو بڑا فروغ حاصل ہوگا۔ وہ ایک بہت وسیع، خوشحال اور پررونق شہر بن جائے گا۔ لیکن فی الحال ایسا ویران ہوا کہ بہت سے قادیانی بلکہ خود خلیفہ صاحب قادیان مع اہل وعیال وہاں سے رخصت ہو گئے۔ اول لاہور میں نازل ہوئے اور اب ایک قادیانی آبادی ربوہ کے نام سے بسائی جا رہی ہے، جس کی تفصیل آئندہ بیان ہوگی۔ ذیل میں قادیان کے متعلق مختصر کیفیت ملاحظہ طلب ہے:۔

(۱) "اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کو خبر دی کہ میں تیرے ذریعہ قادیان کو بڑھانے اور ترقی دینے والا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشف میں دیکھا کہ "قادیان ایک عظیم الشان شہر بن گیا ہے۔ اور انتہائی نظر سے بھی پرے تک بازار نکل گئے۔ اونچی اونچی دو منزلی یا چو منزلی یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چبوتروں والی دوکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں۔ اور موٹے موٹے سیٹھ بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے، بیٹھے ہیں اور ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں اور روپیوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں۔ اور قسما قسم کی دوکانیں خوب صورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔ یکہ، بگھیاں، ٹم ٹم، فٹن، پالکیاں، گھوڑے، شکرمیں اس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑ کر چلتا ہے اور راستہ بمشکل ملتا ہے" (کتاب تذکرہ صفحہ ۲۹۲)

(میرزا قادیانی صاحب کے زمانہ میں موٹروں، لاریوں اور ہوائی جہازوں کا رواج نہ تھا۔ ورنہ کہیں میرزا صاحب ان کو دیکھ پاتے تو وہ بھی ضرور کشف میں نظر آتے۔ افسوس ہے اس کمی کے سبب سے قادیان انتہائی ترقی کرنے کے بعد بھی پرانا ہی شہر رہے گا کہ لوگ پالکیوں میں بیٹھ کر پھریں گے

Marfat.com

اور شکر میں چلائیں گے جن سے راستے رکیں گے۔ کم ازکم سائیکلیں ہوتیں، کچھ تو کام چلتا۔ مگر وہ بھی مرزا صاحب کے خیال اور کشف میں نہیں آئیں۔ للمؤلف برنی)

۵۔ نیز آپ کو بتایا گیا کہ قادیان بڑھتے بڑھتے بیاس دریا تک پہنچ جائے گا۔ یہ ایسی نرالی پیش گوئی ہے جس کی موجودہ زمانے میں کوئی مثال پیش نہیں کر سکتا۔ اس کی ایک ہی مثال ہے جو پہلے زمانے کی ہے۔ اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مدینہ کی ترقی ہے۔ پھر اس سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ مکہ کی وادی کا بڑھنا ہے جو غیر ذی زرع تھی۔ ان دو کے سوا اور کوئی مثال نہیں ملتی۔" (جب کہ قادیان کو نبی کا تخت گاہ بنا کر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی صف میں رکھا جائے تو طبعاً یہی دو مثالیں سوجھیں گی اور سوجھیں۔ منشاء یہ کہ حرمین شریفین سے مشابہت، بلکہ مساوات لوگوں کے دلوں میں بیٹھے۔ لیکن عجب نہیں کہ قادیان کا بھی وہی حشر ہو جو جھوٹے مدعیان نبوت کی بستیوں کا ہوتا رہا ہے۔ تاریخ شاہد ہے۔ چنانچہ کچھ آثار نمودار معلوم ہوتے ہیں۔ للمؤلف برنی)

(میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا ارشاد قادیان کی غیر معمولی ترقی کے متعلق مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۱۵۶

جلد ۳۴ مورخہ ۵ جولائی ۱۹۴۶ء)

(۲) " ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء منگل کا دن تھا، آسمانِ قادیان پر غم و آلام کے بادل چھائے ہیں (اسی دن میرزا قادیانی صاحب کا لاہور میں انتقال ہوا۔ للمؤلف برنی) یہاں تک کہ قریباً چالیس ۴۰ سال کا لمبا عرصہ گزر گیا اور اگست ۱۹۴۷ء آیا۔ سرزمین ہندوستان دو حصوں میں تقسیم کر دی گئی۔ یقین تھا کہ قادیان مسلم اکثریت کے ضلع گورداس پور میں واقع ہونے کے باعث پاکستان میں آئے گا۔ مگر فیصلہ اس کے بالکل خلاف ہوا اور گورداسپور انڈین یونین میں شامل کر دیا گیا۔ فرقہ وارانہ تعصب حد سے زیادہ بڑھ گیا تھا اور ہندو مسلم سوال بہت زور پکڑ چکا تھا۔ اس لئے مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کو بے دریغ قتل کیا گیا اور اس کے مقابل مغربی پنجاب میں بھی ہندوؤں اور سکھوں کا قتل شروع ہوا۔ اور حالات اس قدر بگڑ گئے کہ ظاہری صورت میں مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کا اور مغربی پنجاب میں ہندوؤں اور سکھوں کا رہنا ناممکن ہو گیا۔

" جماعت احمدیہ چونکہ ایک مذہبی جماعت ہے اور سیاست سے بالکل الگ رہتی ہے (حالانکہ انگریزی سیاست ہی قادیانیت کی جان تھی۔ للمؤلف برنی) اور اپنے اصولوں کے ماتحت جس حکومت کے ماتحت بھی اس کے افراد ہوں، وہ اس کے

Marfat.com

فرماں بردار ہو کر رہتے ہیں ۔ اس لئے ہم نے انڈین یونین کو اپنی پرانی روایات یاد دلاتے ہوئے کہا کہ قادیان ہمارا مذہبی مرکز ہے، ہم اسے چھوڑنا نہیں چاہتے اور عہد کرتے ہیں کہ ہم حکومت کے پورے پورے فرماں بردار رہیں گے مگر چند لاکھ کی چھوٹی سی مذہبی جماعت کی کون سنتا تھا۔ (یہی وہ چھوٹی سی جماعت ہے جس کی انگریز خوب سنتے تھے اور اس کو اپنے سیاسی رسوخ پر فخر اور گھمنڈ تھا۔ للمؤلف برنی)

"ہمارے یقین دلانے اور عہد کرنے کے باوجود ملٹری اور پولس نے قادیان کے نواحی محلوں پر حملے شروع کردیئے اور مسلمانوں کو قتل کیا جانے لگا۔ حکومت کو بار بار توجہ دلائی گئی، مگر بے سود۔ یہاں تک کہ حالات اس قدر نازک صورت اختیار کر گئے کہ عاشقان احمد کو ہجرت پر مجبور کر دیا گیا۔ اور نہ صرف دوسرے شعائر اللہ، بلکہ ان کے پیارے اور محبوب آقا کے مدفن مبارک سے بھی محروم کر دیئے گئے۔ وہ تو پہلے ہی اس محبوب کی جدائی کے صدمہ کے باعث ماہی بے آب کی طرح زندگی گزار رہے تھے۔ اب آپ کے مزار مبارک کی جدائی کے خیال سے ان پر غم و آلام کے پہاڑ ٹوٹ پڑے اور اس قدر انہیں صدمہ ہوا کہ ہجرت کے بعد سلسلہ کے بزرگ اور حضرت مسیح موعود

Marfat.com

علیہ السلام کے بعض صحابہ اس دار فانی سے کوچ کر کے اپنے مولی حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون .... اے کاش انڈین یونین میری بات کو سمجھے کہ احمدیوں نے قادیان اور قادیان والے کی خاطر ساری دنیا کو چھوڑا تھا۔ اب وہ ان کو چھوڑ کر کیسے زندہ رہ سکتے ہیں۔ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و علی عبدہ المسیح الموعود وبارک وسلم انک حمید مجید۔"

(مضمون مندرجہ اخبار الفضل لاہور نمبر ۱۱۸ جلد ۲، مورخہ ۲۶ مئی سنہ ۱۹۴۸ء)

(۳) "پس قادیان اور باہر کی اینٹوں میں فرق ہے۔ اس مقام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں اسے عزت دیتا ہوں جس طرح بیت الحرام، بیت المقدس یا مدینہ و مکہ کو برکت دی ہے۔ اور اب اگر ہماری غفلت کی وجہ سے اس کی تقدیس میں فرق آئے تو یہ امانت میں خیانت ہوگی۔ اس لئے یہاں کی اینٹیں بھی انسانی جانوں سے زیادہ قیمتی ہیں۔ اور یہاں کے مقدس مقامات کی حفاظت کے لئے اگر ہزار دس احمدیوں کی جانیں بھی چلی جائیں تو پھر ان کی اتنی حیثیت بھی نہ ہوگی جتنی ایک کروڑ پتی کے لئے ایک پیسہ کی ہوتی ہے۔ پس قادیان اور قادیان کے دفار

Marfat.com

کی حفاظت زیادہ سے زیادہ ذرائع سے کرنا ہمارا فرض ہے۔"
(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان ۳۱ر دسمبر ۱۹۳۴ء)

(۴) "افسوس ہے قادیان کے حالات دن بدن زیادہ ابتر ہوتے جا رہے ہیں۔ تازہ اطلاع سے یہ معلوم کرنا حد درجہ افسوسناک ہے کہ جناب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا مکان بیت الحمد اور چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کی کوٹھی لوٹ لی گئی۔ محلہ دار الرحمت اور دار الانوار میں قتل و غارت کا بازار گرم کیا گیا جس میں کہا جاتا ہے کہ ڈیڑھ دو سو آدمی شہید ہوئے۔ مسجد میں گرد و نواح کے ہندو مکانات سے بم پھینکے گئے جس سے دو آدمی شہید ہوئے۔"
(لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد (۳۵) نمبر ۳۶ مورخہ ۸ر اکتوبر ۱۹۴۷ء)

(۵) "ہمارے اکثر احباب قادیان کے حالات دریافت کرتے رہتے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ جس دن سے قادیان کو مشرقی پنجاب میں شامل کیا گیا ہے وہاں کے حالات دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ پہلے تو سکھوں نے فوج کی مدد سے ارد گرد کے دیہات پر حملے کر کے مسلمانوں کو مار بھگایا اور ان کے مال و متاع کو لوٹ کر مکانات

Marfat.com

کو جلا دیا۔ پھر قادیان کا رُخ کیا اور حکومت کی مدد سے رسل و رسائل کے تمام اسباب منقطع کرا دیئے، یہاں تک کہ قادیان کے وہ ہوائی جہاز جو گردونواح کے حالات کی خبر لے آتے تھے اور مصیبت زدہ مسلمانوں کی کچھ نہ کچھ امداد کر دیتے تھے، ان کی پرواز بھی ممنوع قرار دے دی گئی۔

"اس کے بعد قادیان کے دوسر گروہ آدمیوں —— چودھری فتح محمد سیال اور سید ولی اللہ شاہ کو دفعہ (۳۰۲) کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔ قادیان میں کرفیو نافذ کر دیا گیا اور خلیفہ صاحب قادیان کے مکان اور کئی دوسرے مکانات کی تلاشیاں لی گئیں اور لائسنس والے اسلحہ پر بھی قبضہ کر لیا گیا اور یہ مطالبہ کیا گیا کہ بغیر لائسنس کے جو اسلحہ کسی کے پاس ہوں، وہ دے دے، ورنہ حکومت کے پاس ایسے آلات ہیں جن کے ذریعہ سے مدفون اسلحہ کا پتہ لگ سکتا ہے۔

"اسی اثناء میں سکھوں نے مختلف محلوں میں لوٹ مار شروع کر دی اور جن مکانات سے عورتوں اور بچوں کو نکال کر محفوظ مقامات پر پہنچا دیا گیا تھا، ان پر قبضہ کر لیا۔ خان بہادر نواب محمد دین صاحب سابق ڈپٹی کمشنر و سابق وزیر جو دھپور اسٹیٹ کا گھر لوٹ لیا گیا۔ اور بھی کئی گھروں سے ہزاروں روپیئے کی مالیت کے زیورات نکال لئے گئے۔ ہندوؤں اور

سکھوں کے مکانوں پر چاک سے نشان کر دئیے گئے تاکہ پہچانے جاسکیں - غرض اس قسم کی اندھی نگری اور سکھا شاہی مچی ہوئی ہے جس کو رد کنے والا کوئی نہیں -

"ان حالات کے پیش نظر خلیفہ صاحب قادیان نے اپنا مرکز جود ھامل بلڈنگ لاہور میں تبدیل کر لیا ہے اور اس کا نام احمدیہ پاکستان مرکز رکھا ہے - اس جگہ قادیان سے آئے ہوئے پناہ گزین فروکش ہیں اور الفضل اخبار یہیں سے شائع ہو رہا ہے ....

"جہاں تک احمدیہ مرکز پاکستان اور معاصر الفضل کی شائع کردہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے" (قادیان میں) حالات رو بہ اصلاح ہونے کی بجائے دن بدن اور لحظہ بہ لحظہ خراب ہو رہے ہیں جو بہت ہی تشویشناک امر ہے - اللہ تعالیٰ رحم کرے ہمیں قادیان کے ساتھ بوجہ حضرت مسیح موعود کا مولد و مدفن ہونے اور بہت سے نیک لوگوں کی آرام گاہ ہونے اور اُس نور کا سرچشمہ ہونے کے جو خدا کے مامور نے دنیا میں پھیلایا اور اسلام کو دنیا کا غالب مذہب ثابت کیا، دلی محبت ہے - اور ہم خلیفہ صاحب قادیان اور دوسرے تمام لوگوں سے جو مسیح موعود کے نام لیوا ہیں، دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس مقام کی حفاظت

Marfat.com

میں ان کی ہمتوں اور کوششوں میں برکت دے اور اسے ظالموں اور درندوں کی دست برد سے بچائے۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۳۵ نمبر ۳۵ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۴۷ء)

۴۰۔ قادیان کا بدل ربوہ

قادیان پر کس طرح کیسی تباہی و بربادی آئی کہ خود خلیفہ صاحب ترک قادیان پر مجبور ہوئے۔ اس کی مختصر کیفیت اوپر بیان ہو چکی ہے۔ لوگوں کو تو ان پیشگوئیوں کے ظہور کا انتظار اور اشتیاق تھا جو مرزا قادیانی صاحب نے قادیان کی آئندہ ترقی کے متعلق کی تھیں لیکن ع من درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال۔

یہ جو قادیان پر سانحہ گزرا، تعجب ہے۔ مرزا صاحب کی پیشگوئیوں میں اس کی کوئی اطلاع نہیں۔ شاید تلاش سے نکل آئے، مگر تخصیص اور توضیح کے ساتھ۔ ورنہ عام مبہم پیش گوئیوں کی تو کوئی کمی نہیں۔ جو پیش گوئی چاہو حسب موقع چسپاں کر دو۔

بہر حال قادیان چھوڑ کر خلیفہ صاحب قادیان نے ایک نئی قادیانی بستی کی بنیاد ڈالی ہے جس کا نام ربوہ قرار پایا ہے۔ معلوم ہوتا ہے آئندہ اس کو قادیانیت کا مرکز بنانا مقصود ہے۔ چنانچہ ابھی سے اس میں قادیان پر فضیلت کی جھلک نظر آتی ہے کہ گویا ربوہ میں مکہ مدینہ کی مماثلت قادیان کے مقابل زیادہ نمایاں ہے۔ نبوت کا سلسلہ

تو جاری ہے اور بقول مرزا قادیانی صاحب تیرہ سو سال بعد جاری ہوا ہے۔ پس کیا تعجب ہے کہ بطور تلافی مافات یہ سلسلہ تیز تر ہو جائے کہ خلیفہ صاحب قادیان خود بھی اس منصب نبوت پر فائز ہو جائیں اور وہ کمال دکھائیں کہ گویا ع اگر پدر نہ تواند پسر تمام کند۔ تو ایسی صورت میں ربوہ کو لازماً قادیان پر فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ اور یوں بھی فضیلت کا اشارہ شروع ہو چکا ہے جو کسی دور اندیشی کی خبر دیتا ہے۔ بہر حال دنیا بامید قائم ہے۔

(۱) ؎ جماعت احمدیہ کا نیا مرکز پاکستان کے ضلع جھنگ میں چنیوٹ سے پانچ(۵) میل کے فاصلہ پر دریائے چناب کے پار ربوہ کے نام سے آباد کیا جا رہا ہے، ربوہ کے معنی بلند مقام یا پہاڑی مقام کے ہیں۔ یہ نام اس نیک فال کے طور پر رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مقام کو حق و صداقت اور روحانیت کی بلندیوں تک پہنچنے کا ذریعہ بنا دے۔ آبادی کے لئے اس جگہ سرد ست دس سو چونتیس (۱۰۳۴) ایکڑ زمین قیمتاً خریدی گئی ہے۔ چنیوٹ سے جانے والی لائن اس زمین میں سے گزرتی ہے۔ یہ جگہ لائل پور اور سرگودھا کے عین وسط میں واقع ہے؎ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء بروز دوشنبہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) نے

Marfat.com

اس سرزمین میں آبادی کا افتتاح فرمایا۔ حضور لاہور سے بذریعہ کار روانہ ہو کر ربوہ پہنچے۔ حضور نے ایک بڑے مجمع کے ساتھ نماز ظہر ادا فرمائی اور پھر ایک مؤثر اور درد سے بھری ہوئی تقریر کے بعد لمبی دعا فرمائی.....

.....اس موقع پر ربوہ کی سرزمین کے چاروں کونوں میں ایک ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا اور ایک بکرا زمین کے وسط میں حضور نے مسنون دعائیہ الفاظ پڑھتے ہوئے اپنے دست مبارک سے ذبح فرمایا۔ چار[۴] بج کر چالیس[۴۰] منٹ پر حضور واپس لاہور روانہ ہو گئے۔

۲۵؍ مارچ ۱۹۴۹ء کے الفضل میں اعلان ہوا کہ ربوہ کے لئے ہالٹنگ ریلوے اسٹیشن منظور ہو گیا ہے۔ چنانچہ یکم اپریل ۱۹۴۹ء کو صبح سات[۷] بجے سب سے پہلی گاڑی اس اسٹیشن پر ٹھہری۔ اس موقع پر مکرم جناب قاضی محمد عبداللہ صاحب نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین سو تیرہ[۳۱۳] صحابہ میں سے ہیں، جملہ احباب سمیت لمبی دعا فرمائی۔ ربوہ کے سب سے پہلے اسٹیشن ماسٹر ایک احمدی دوست مقرر ہوئے ہیں۔

۱۵، ۱۶، ۱۷؍ اپریل ۱۹۴۹ء کو ربوہ میں جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا جس کا افتتاح حضرت امیرالمومنین

ایدہ اللہ تعالیٰ نے پندرہ اپریل کو نو بجے صبح لمبی دعاؤں کے ساتھ فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ہمیں یہ دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ربوہ کو اسلام کی اشاعت کا مرکز بنائے (جس طرح پہلے اشاعت کا مرکز قادیان تھا۔ للمؤلف برنی) جلسہ میں دس ہزار (۱۰۰۰۰) مہمانوں کی شرکت کی توقع تھی، لیکن سولہ ہزار (۱۶۰۰۰) سے بھی زیادہ احباب تشریف لائے۔

"۱۱ اگست ۱۹۴۹ء کو ربوہ میں تار لگ گئی۔ اور تاروں کی آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ۱۴ ستمبر ۱۹۴۹ء کو ربوہ میں ڈاکخانہ بھی باقاعدہ کھل گیا۔ ڈاکخانہ کے پہلے انچارج ایک احمدی دوست مقرر ہوئے ہیں۔

"۱۹ ستمبر ۱۹۴۹ء بروز دو شنبہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ربوہ میں مستقل سکونت اختیار کرنے کے لئے مع حضرت ام المومنین مدظلہا العالی و دیگر اہل بیت رتن باغ لاہور سے بذریعہ کار ربوہ تشریف لے گئے۔ راستے میں حضور مع دیگر اہل قافلہ خصوصیت سے قرآنی دعا رب ادخلنی مدخل صدق و اخرجنی مخرج صدق و اجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا۔ پڑھتے رہے۔ جب ربوہ کی سرزمین شروع ہوئی تو حضور نے اٹھ کر یہ دعا پڑھی ....

ربوہ پہنچ کر حضور نے سب سے پہلے نماز ظہر ادا فرمائی اور پھر تقریر فرمائی۔

"اس وقت ربوہ کی آبادی ایک ہزار (۱۰۰۰) نفوس تک پہنچ چکی ہے۔ صدر انجمن اور تحریک جدید کے دفاتر کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہائش گاہ، لنگر خانہ، مہمان خانہ، اور نور اسپتال کی عارضی عمارتیں تیار ہو چکی ہیں اور بازار بن چکے ہیں اور ایک مسجد تعمیر ہو چکی ہے"

(ربوہ کی روداد مندرجہ قادیانی اخبار الرحمت لاہور جلد ۱، نمبر ۱، مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۴۹ء)

(۲) "جب حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے مکہ بنوایا تو اس وقت اس نے یہی کہا کہ یہاں توکل سے رہنا اور خدا تعالیٰ سے روٹی مانگنا، بندوں سے نہ مانگنا۔ اسی نیت اور ارادہ کے ساتھ ہمیں قادیان میں بھی رہنا چاہیے تھا۔ (گویا وہاں قادیانی اس طرح نہیں رہے کہ توکل کرتے اور شاید اسی لئے قادیان ویران ہوا۔ عاقل را اشارہ کافیست۔ للمؤلف برنی) مگر وہ احمدیت سے پہلے کی بنی ہوئی بستی تھی اور اس میں بہت سے لوگ اس سبق سے ناآشنا تھے۔ (یعنی توکل کے سبق سے ناآشنا تھے) اور بہت سے قادیانی صاحبان ناآشنا تھے، حالانکہ قادیان

Marfat.com

بقول خود رسول کا تخت گاہ تھا، اور قادیانی رسول کو وہاں خوب تمول اور خوشحالی حاصل ہوئی۔ بہر حال قادیان میں نقص رہ گیا تھا جو ربوہ میں رفع ہو جائے گا اصلیت تو جو کچھ ہے ظاہر ہے لیکن قادیانی تاویل کا فن ضرور قابل داد ہے۔ (المؤلف برنی)

"لیکن یہ نئی بستی یعنی ربوہ جہاں ایک طرف مدینہ سے مشابہت رکھتی ہے، اس لحاظ سے کہ ہم قادیان سے ہجرت کے بعد یہاں آئے، وہاں دوسری طرف یہ مکہ سے بھی مشابہت رکھتی ہے، کیونکہ یہ نئے سرے سے بنائی جا رہی ہے۔ اور محض احمدیت کے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ بنوایا۔ وہاں بھی خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السّلام کی نسل سے یہی کہا تھا کہ تم اپنی روٹی کا ذمہ دار مجھے سمجھنا، کسی بندے کو نہ سمجھنا۔ پھر میں تم کو دوں گا، اس طرح دوں گا کہ دنیا کے لئے حیرت کا موجب ہو گا۔ چنانچہ دیکھ لو ایسا ہی ہوا۔ مکہ والے بیشک محنت مزدوری بھی کرنے لگ گئے ہیں، لیکن میں سمجھتا ہوں اگر وہ محنت مزدوری چھوڑ دیں، تب بھی جس طرح بنی اسرائیل کے لئے خدا تعالیٰ نے جنگل میں من و سلویٰ نازل کیا تھا، اسی طرح

مکہ والوں کے لئے بھی من وسلویٰ اترنے لگے؟ کیونکہ وہاں پر رہنے والوں کی رزق کا اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ لیا ہے۔

عہ اسی طرح ہم کو بھی اس جنگل میں جس جگہ کوئی آبادی نہیں تھی، جس جگہ رزق کا کوئی سامان نہیں تھا، جو مکہ کی طرح ایک وادی غیر ذی زرع تھی۔ (گرچہ قرب وجوار میں خوب زراعت اور رزق کی فراوانی ہے اور جنگل جو آباد ہوا وہاں ہر طرح کی آسانی ہے۔ چنانچہ سب پہلو دیکھ کر ہوشیاری سے نئی آبادی کا مقام انتخاب ہوا اور پھر بھی مکہ معظمہ سے بے سروسامانی میں مماثلت قائم رہی کہ قادیانی ذہنیت ہے۔ للمؤلف برنی) اور جہاں مکہ کی طرح کھاری پانی ملتا ہے، اور جو اس لحاظ سے بھی مکہ سے ایک مشابہت رکھتا ہے کہ مکہ کی طرح یہاں کوئی سبزہ وغیرہ نہیں۔ اور مکہ کے گرد جس طرح پہاڑیاں ہیں اسی طرح اس مقام کے ارد گرد پہاڑیاں ہیں (ان تشبیہات سے قادیانی شاعری کا زور ظاہر ہے کہ کس طرح ربوہ مکہ کے مشابہ نظر آنے لگا۔ للمؤلف برنی) اللہ تعالیٰ نے موقع دیا ہے کہ ہم ایک نئی بستی اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کے لئے بسائیں، (خاص کر جب کہ قادیان چھوٹ چکا ہو اور وہ بمقابل ربوہ ناقص بھی ہو کہ وہ احمدیت سے پہلے کی بنی ہوئی

بستی تھی اور یہ نئے سرے سے بنائی جا رہی ہے اور محض احمدیت کے ہاتھوں سے بنائی جا رہی ہے۔ نتیجہ یہ کہ رسول کی تخت گاہ سے خلیفہ کی تخت گاہ سبقت لے گئی۔ مگر کیا مضائقہ ہے۔ گھر کی بات ہے ع اگر پدر نہ تواند پسر تمام کند۔ واقعی میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کا یہ کارنامہ بھی یادگار رہے گا کہ قادیان سے بہتر بستی آباد کی۔ برلائف برنی!

(میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کا خطبہ جمعہ قادیانی اخبار الرحمت لاہور جلد (۱) نمبر ۱، مورخہ ۱۲ر نومبر ۱۹۴۹ء)

۴۱۔ اختتامِ مقدمہ

قادیانی مذہب کے اڈیشن ششم کا مقدمہ پورا ہو گیا۔ مقصد یہ تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا مذہب قادیانی فرقہ کا پس منظر اور ہر دو قادیانی جماعتوں کا یعنی جماعت قادیان و جماعت لاہور کا مسلک اجمال مگر وضاحت کے ساتھ پیش ہو جائے تاکہ جن لوگوں کو تفصیل میں جانے کی فرصت یا خواہش نہ ہو، وہ بھی قادیانی تحریک کے مالۂ وما علیہ سے باخبر ہو جائیں اور ہوشیار رہیں، چنانچہ اسی خیال سے مقدمہ جداگانہ بھی شائع ہوا، حالانکہ وہ اڈیشن ششم کا جزء ہے، اور اڈیشن ششم میں جدید اقتباسات بہ تعداد کثیر شریک ہونے کا نتیجہ یہ کہ اب وہ دو حصوں میں

Marfat.com

شائع ہو گی، اور اس کا مجموعی حجم تقطیع کلاں پر تخمیناً سولہ سو (۱۶۰۰) صفحات ہو جائے گا، حالانکہ موجودہ اڈیشن نہم کا حجم صرف بارہ سو (۱۲۰۰) صفحات ہے۔ توقع ہے کہ قادیانیت کی تحقیق میں یہ کتاب آئندہ ایک قاموس کا کام دے گی اور مذہب کی تاریخ میں یادگار بن جائے گی۔ چنانچہ اس خیال سے جامعیت کی پوری کوشش کی گئی کہ آئندہ اس مواد کا فراہم ہونا دشوار ہوتا جب کہ بہت سے اہم ماخذ کمیاب بلکہ نایاب ہو جاتے۔ ابتداء میں متعدد ماخذ ہم کو بھی بہت دشواری سے حاصل ہوئے۔ دشواری کی صورتیں اپنے محل پر بیان ہو چکی ہیں۔ یہاں اعادہ کی ضرورت نہیں، اور اب تو حالات کی ابتری سے دشواریوں میں یوں بھی اضافہ ہو گیا، اور خدا جانے آئندہ کیا ہو۔

قادیانی مذہب تو خیر مرکزی کتاب ہے، لیکن اس کے سوا ایک خلاصہ بھی قابل دید ہے، یعنی کتاب "قادیانی قول و فعل" جو چھوٹی تقطیع کے چار سو (۴۰۰) صفحات پر ۱۳۵۶ھ میں شائع ہوئی اور اب کمیاب ہے۔ ممکن ہے آئندہ اس کا بھی جدید اڈیشن شائع ہو۔

۴۲۔ اپنے رفیق کار اور ان کا شکریہ

جب حیدر آباد کے مقامی قادیانی صاحبان کے چیلنج پر ہم نے کتاب "قادیانی مذہب" کی تالیف کا کام شروع کیا، جس کی ضروری

Marfat.com

کیفیت تمہید اوّل میں درج ہے تو اچھے اچھوں نے ہمیں روکا، سمجھایا بلکہ بعض نے تو خوف دلایا کہ قادیانیوں سے الجھنا اچھا نہیں۔ یہ بڑا اولو العزم، منظم فرقہ ہے۔ ان کے پاس پیسہ ہے، رسوخ ہیں، ان کے اخبار ہیں، رسالے ہیں، مبلغ ہیں، مقرر ہیں، ان کے قلم اور ان کی زبان میں بڑا زور ہے۔ اللہ ان کے پروپیگنڈے سے بچائے۔ آپ بھلا ان کا کیا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ آپ تابِ مقاومت نہ لا سکیں گے تو خواہ مخواہ جگ ہنسائی ہوگی۔ گویا ع چرا کارے کند کہ باز آید پشیمانی۔

لیکن دل میں جو ولولہ اور عزم پیدا ہو چکا تھا، وہ ان نصیحتوں اور مصلحتوں سے فرو نہ ہو سکا، بلکہ اور شدت بڑھنے لگی، اور نفسیات کا بھی یہ ہی قانون ہے کہ رکاوٹ سے زور بڑھتا ہے، بشرطیکہ جذبہ میں جان ہو ؎

تیری نصیحتوں سے ہوا شوقِ دل دوچند
ناصح خدا کرے تجھے دونا ثواب ہو

جب کام روکے نہ رکا تو یہ مشورہ دیا گیا کہ کوئی کمیٹی بنائی جائے تاکہ کام میں قوت پیدا ہو، لیکن یہ ناچیز کمیٹیوں کا چنداں قائل نہیں، اور عادی بھی نہیں۔ بس اپنے سے جو بن پڑے وہی غنیمت ہے۔ پھر جب کام چل نکلا اور رنگ بدلتا نظر آیا تو پھر دوسری طرف سے مصالحت کے پیام سلام شروع ہوئے، لیکن دین میں سمجھوتہ ہو تو وہ

Marfat.com

مداہنت کے سوا کیا ہو سکتا ہے۔ خاص کر جب کہ باطل کا علم ہو چکا ہو اور باطل زوروں پر ہو، چیلنج دے چکا ہو، چنانچہ مصالحت سے عذر کر دیا گیا کہ اس نوبت پر احقاقِ حق ہی مناسب بلکہ لازم ہے، جماعت لاہور نے بھی بہت چاہا کہ ان کو بحث میں نہ لایا جائے، جماعتِ قادیان جس سے جھگڑا شروع ہوا اسی کو مخاطب رکھا جائے بلکہ اس صورت میں جماعت قادیان کے مقابل قلمی مدد کی امید بھی دلائی گئی، لیکن اپنے پیش نظر تو قادیانیت تھی، اور قادیانیت میں دونوں جماعتیں شامل ہیں۔ صرف استقامت اور مداہنت کا فرق ہے۔ جماعت قادیان کے عقیدہ اور عقیدت میں قوت ہے جماعتِ لاہور میں تاویل و تزلزل ہے۔ بہرحال دونوں جماعتیں احمدی کے نام سے قادیانی شمار ہوتی ہیں۔ پس دونوں جماعتوں کے مقابل قادیانیت کی تحقیق میں معرکہ آن پڑا، اور جو نتیجہ نکلا محتاج بیان نہیں، آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔

پس کمیٹی و میٹی تو کچھ نہیں بنی۔ البتہ چند مخلص طالب علم شریک کار ہو گئے۔ کتابوں، رسالوں، اخباروں کا مطالعہ تو لامحالہ اس ناچیز کے ذمہ رہا۔ البتہ اقتباسات نقل کرنا، مبیضہ کرنا، طباعت کے کام میں مدد دینا، متفرقات میں ہاتھ بٹانا، ان امور میں ان طالب علموں کا تعاون رہا، اور قابل داد تعاون رہا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ چنانچہ تمہید چہارم کے آخر میں ایسے خاص معاونین کا

ذکر آچکا ہے۔ صرف میری بڑی لڑکی کا ذکر ترک ہوگیا تھا کہ گرچہ اس نے اقتباسات کی نقل میں بہت کچھ مدد دی! لیکن اس کی خوشی تھی کہ تمہید میں اس کا ذکر نہ آئے تو بہتر ہے۔ تاہم اس کو صبا کہ اب میں نے ذکر کردیا کہ تعاون کی یادگار رہے۔

اڈیشن ششم میں جو کثیر اقتباسات شریک ہوتے ان میں سے کچھ تو پہلے سے لکھے رکھے تھے جو بشیر میاں عبدالخالق خاں سلمہٗ کے لکھے تھے، اور ان سے کہیں زیادہ بعد کو لکھنے پڑے، اور اتنے اقتباسات جمع ہوگئے کہ اڈیشن ششم سے بھی بچ رہے۔ اس کام میں عجب لطیفہ رہا۔ حلقۂ احباب واعزہ میں ہم کو ایسے طالب علم کی تلاش تھی جو اس کام میں مستقلاً ہاتھ بٹائے، اور تعطیلات کے ایام میں جم کر کام کرتا رہے۔ توفیق الہی کے بھی کیا کرشمے ہیں۔ جب اس ضرورت کا عزیزوں دوستوں میں تذکرہ ہونے لگا تو ہمارے برادر مکرم مولوی محمد انوارالدین صاحب صدیقی کے ایک چھوٹے فرزند میاں محمد عتیق الدین صدیقی سلمہٗ عرف مصطفےٰ پاشا، جو یوں بھی دیکھنے میں دبلے پتلے ہیں، انہوں نے ہمت کرکے اپنے آپ کو اس خدمت کے واسطے پیش کر دیا بھلا اسکول میں چھٹی جماعت کی کیا قابلیت، اور ابھی ان کی عمر ہی کیا۔ مگر ان کا اصرار ہوا کہ ان کے کام کا تجربہ کرلیا جائے اگرچہ بظاہر توقع نہ تھی کہ کامیابی ہوگی، لیکن مبادا دل شکنی ہو، ان کو کام کا موقع دیا گیا اور خدا کی قدرت کہ دو چار روز میں ہی چل نکلے۔ اور پھر تو ایسا جم کر کام کیا کہ

Marfat.com

سب قائل ہو گئے۔ خط صاف ستھرا، رفتار تیز، املا صحیح، سمجھ باریک اور پھر گھنٹوں مسلسل لکھنا کہ اسی میں دن تمام ہو جاتے۔ کھیلنے پر ان کو مجبور کیا جاتا تھا تو کھیلتے تھے، منشاء یہ کہ صحت اچھی رہے۔ طبیعت شگفتہ رہے۔ کام کے بارے مضمحل نہ ہو جائے۔ خلاصہ یہ کہ میاں مصطفےٰ باشا سلمہٗ بڑی بڑی تعطیلات میں آ آ کر کام کرتے رہے۔ دو سال یہ سلسلہ رہا۔ اور ان کے قلم کے اکثر اقتباسات اڈیشن ششم میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عمر، علم، اور اقبال عطا فرمائے۔ آمین۔

جو طالب علم سابق میں رفیق کار تھے اب وہ ماشاء اللہ عہدیدار ہیں۔ صاحب آل و عیال ہیں۔ تاہم ان میں سے بعض نے اس موقع پر بھی مسودہ کی تبیض میں، اور مباحث کی تنقید میں قابل قدر مدد دی جس سے کام میں بہت سہولت اور خوبی پیدا ہو گئی۔ چنانچہ مولوی عبد الخالق خاں سلمہٗ، پروفیسر غلام دستگیر رشید سلمہٗ، اور جدید رفیق کار پروفیسر احمد حسین خاں سلمہٗ کا شکریہ واجب ہے، اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کو دین دنیا میں شاد و آباد رکھے، اور خدمت دین و ملت کی روز افزوں توفیق عطا فرمائے کہ اللہ، رسول کی خوشنودی حاصل ہو۔

یوں تو مسلمانوں میں طباعت و اشاعت کتب کے متعدد بڑے کاروبار موجود ہیں اور اپنی اپنی جگہ علم و تعلیم کی بڑی خدمت کر رہے ہیں، لیکن لاہور کے مولوی محمد اشرف صاحب کو اس کاروبار میں بڑا اعتبار و امتیاز حاصل ہے۔ اللّٰھم زد فزد، اور علامہ یوسف علی

Marfat.com

کا انگریزی ترجمہ قرآن مع متن کو اس پایہ کا طبع کیا ہے کہ اس سے ملک کی طباعت کا دیگر ممالک میں وقار بڑھ گیا، اور دوسروں کے واسطے اعلیٰ معیار بن گیا۔

موجودہ حالات میں قادیانی مذہب کے اڈیشن ششم طبع کرنے کا ہمارے پاس یہاں تشفی بخش انتظام نہ تھا، اور پھر یہاں سے اشاعت بھی طوالت طلب تھی۔ پس شدید مانگ کے مدنظر مولوی محمد اشرف صاحب نے آمادگی ظاہر کی کہ وہ طباعت و اشاعت کا سب انتظام اپنے ذمہ لیں گے۔ بناء برآں ان کو اجازت لکھ دی گئی اور بسہولت طباعت و اشاعت کا انتظام ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ احسانہٖ۔

بیت السلام۔ سیف آباد۔ حیدرآباد دکن ماہ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ	معروضہ خادم محمد الیاس برنی

Marfat.com

تالیفات وتراجم

پروفیسر محمد الیاس برنی

سابق صدر شعبۂ معاشیات و ناظم سررشتۂ تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

(الف) شعبۂ دینیات

(۱) **اسرارِ حق** ۔ حقائق و معارفِ قرآنیہ، جو بہ اصطلاح قرآن صدق اور عام اسلامی اصطلاح میں تصوف کہلاتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن مدت سے نایاب ہے جدید اڈیشن باضافہ مضامین طباعت طلب ہے۔

(۲) **تسہیل الترتیل** ۔ فنِ قرأت کی تعلیم بہ ترتیب و تفہیم جدید۔ قرآن کی تقریباً تمام آیات متعلقہ اپنے اپنے محل پر بطور مثال درج ہیں۔

(۳) **حزب اللہ** ۔ دنیا کی اور بالخصوص عالمِ اسلام کی سیاسیات پر حالیہ تبصرہ، مع اوراد قرآنی۔

(۴) **مالکُ الملک** ۔ اسلامی حکمرانی کے اصول و ضوابط از روئے قرآن کریم (زیر تالیف)

(۵) **مشکوٰۃ الصلوات** ۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام ۔ ماخوذ از قرآن و حدیث و کلام اولیاء کرامؒ ۔ جملہ سات (۷) حزبوں کا مجموعہ ۔

(۶) **تحفۂ محمدی** ۔ نعتوں اور سلاموں کا مجموعہ بزبان اردو، فارسی، چار حصے ۔

(۷) **معروضہ** ۔ الیاس برنی کا نعتیہ کلام، جملہ ۹۰ نظموں کا مجموعہ ۔

(۸) **ہدایت الاسلام** ۔ اسلامی عبادات و اخلاقیات بموجب قرآن و حدیث (زیر تالیف)

(۹) **فتوح الحکم** ۔ حضرت غوث اعظمؓ کے ارشادات شریف بہ تنقیح و ترتیب خاص ۔

(۱۰) **فتوحاتِ قادریہ** ۔ حضرت غوث اعظمؓ کے اوراد شریف بہ تنقیح و ترتیب خاص (زیر طبع)

Marfat.com

(۱۱) سلطان مبین حضرت غوث اعظمؓ کے حالات شریف بہ تنقیح و ترتیب خاص (زیر تالیف)
(۱۲) مکاتیب المعارف - حضرت مرشدی مولانا شاہ محمد حسین قبلہ قدس سرہ قادری، چشتی، نقشبندی کے مکتوبات شریف کا مجموعہ (طباعت طلب)۔
(۱۳) صراط الحمید (جلد اوّل)۔ عراق، شام، فلسطین، حجاز، مقامات مقدسہ اور حرمین شریفین کا سفر نامہ۔ با تصویر۔
(۱۴) صراط الحمید (جلد دوم) دوسرے حج کا سفر نامہ بابت حرمین شریفین و حجاز۔
(۱۵) قادیانی مذہب - قادیانی فرقہ کے عقاید و اعمال کی تفصیل خود قادیانی کتابوں سے پیش کی گئی ہے۔ یہ کتاب قادیانی تاریخ کی قاموس مانی جاتی ہے۔ چنانچہ پانچواں اڈیشن (حجم بارہ سو صفحات، تقطیع کلاں) مدت سے نایاب تھا۔ اڈیشن ششم باضافہ مضامین دو حصوں میں انشاء اللہ عنقریب شائع ہوگا۔ مجموعی حجم تخمیناً پندرہ سو صفحات (زیر طبع)
(۱۶) مقدمہ - قادیانی مذہب - اڈیشن ششم کا مبسوط مقدمہ جو بجائے خود ایک تالیف ہے، جداگانہ بھی شائع ہوا ہے۔ (حجم ۲۷۶ صفحات)
(۱۷) قادیانی قول و فعل - اس میں بھی قادیانی تحریک کے خاص پہلو پیش ہوئے ہیں۔ پہلا اڈیشن نایاب ہے۔ دوسرا اڈیشن اضافۂ مضامین کے ساتھ پیش ہوگا (زیر نظر ثانی)۔
(۱۸) اسلام - اسلام کی تشریح و توضیح از روئے قرآن بزبان انگریزی پہلا اڈیشن نایاب ہے۔ جدید اڈیشن طباعت طلب ہے۔

(ب) شعبۂ ادبیات

سلسلہ منتخبات نظم اردو - بارہ جلدیں بہ تفصیل ذیل:-
(۱) معارف ملت ۔ ۴ جلد۔ (۲) مناظر قدرت ۔ ۴ جلد
(۳) جذبات فطرت ۔ ۴ ،،۔

Marfat.com

(۱۳) جواہر سخن۔ فارسی شاعری کا انتخاب (زیر تالیف)
(۱۴) اردو ہندی رسم الخط۔ بلحاظ تلفظ و تحریر و ترکیب اردو ہندی حروف کا مطالعہ اور مقابلہ مع امثلہ۔
(۱۵) اردو ہندی لپی۔ رسم الخط کی بحث بزبان ہندی (تالیف طلب)۔
(۱۶) اردو ہندی اسکرپٹ۔ رسم الخط کی بحث بزبان انگریزی (تالیف طلب)

(ج) شعبۂ معاشیات

(۱) علم المعیشت۔ اکنامکس یا معاشیات کے اصول کی تفصیلی بحث، عام مطالعہ کے واسطے۔ حجم ۸۰۰ صفحات۔
(۲) اصول معاشیات۔ معاشی مسائل کی بحث درس جامعات کے واسطے۔ یہ کتاب جامعہ عثمانیہ کے نصاب میں شریک ہے۔ حجم ۶۰۰ صفحات۔
(۳) معیشت الہند۔ معاشی مسائل کا مطالعہ بحوالۂ ہندستان۔ یہ کتاب بھی جامعہ عثمانیہ کے نصاب میں داخل ہے۔ حجم ۷۰۰ صفحات۔
(۴) مالیات۔ پبلک فینانس میں سلطنتوں کے مداخل و مخارج کی فنی بحث (زیر تالیف)
(۵ - ۷) مقدمۃ المعاشیات، معاشیاتِ ہند اور برطانوی حکومت ہند تینوں انگریزی کتابوں کا ترجمہ۔ جامعہ عثمانیہ کے نصاب میں داخل ہے۔

الحمد للہ۔ حسب صراحتِ بالا اکتالیس (۴۱) کتابوں کے منجملہ جو تالیف یا ترجمہ ہوئیں یا ہو رہی ہیں، شعبہ جاتِ دینیات و ادبیات و معاشیات میں کل بتیس (۳۲) کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ جو باقی ہیں، اللہ مالک ہے۔ ان کے سوا بھی بعض علمی کام جاری ہیں جن کا اعلان متعاقب ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

Marfat.com

1

31

قادیانی مذہب

(اڈیشن ششم)

کا

مقدمہ

مؤلفہ

پروفیسر محمد الیاس برنی

سابق صدر شعبۂ معاشیات جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن

پبلشر

شیخ محمد اشرف تاجر کتب کشمیری بازار۔ لاہور

بار اول	تعداد ایک ہزار	قیمت دو روپے

Marfat.com